

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ  
مباحثات

بروز جمعرات مورخہ 10 دسمبر 1998  
(بمطابق 20 شعبان المعظم 1419 ہجری)

شمارہ 10

جلد 13



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

1

1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

2

2۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

34

3۔ اراکین اسمبلی کی رخصت

44

4۔ تحریک التوا

64

5۔ توجہ دلاؤ نوٹس

99

6۔ قراردادیں

Handwritten title in Arabic script, likely the name of the book or manuscript.

Handwritten text, possibly a subtitle or author's name.

1987

(1987)

101

101



1987

Handwritten text in Persian script, possibly a list of contents or a table of contents.

Handwritten text in Persian script, possibly a list of contents or a table of contents.

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی پیپمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 10 دسمبر

1998 بمطابق 20 شبان 1419ھ صبح دس بجکر چوالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، ہدایت اللہ خان پیمکنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم -

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ۚ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي  
أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۚ قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى ۚ وَكَذَلِكَ  
تَجْزَى مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى ۚ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا  
قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْجِدِهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَى ۚ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

پارہ ۱۶ سورۃ طہ آیات ۱۲۴ تا ۱۲۸

(ترجمہ) او چہ غوک زما د نصیحت نہ مخ واروی نو د هغه ژوند به لند تنگ وی او د  
قیامت په ورخ به هغه د قبر نه په تپو روند را پاسوؤ۔ هغه به وائی چه اے زما پروردگار،  
دا تا زه ولے روند را پاسولم، زه خو سم دم دسترکو خاوند ووم۔ اللہ به ورته او وائی چه  
دغے تا ته زما نخښے در رسیدلے وے خو تا د هغه پرواه او نه مسا تلہ او دغے به نن ته  
هم هیر کړے شے او مونږ دغے هر هغه سپری له سزا ورکوو چه هغه د حد نه وړاندے  
تیر شی او د خپل پروردگار آیتونه او نه منی او د آخرت عذاب خو دیر سخت او باقی  
پاتے کیدونکے دے۔ ښه گنی ددے نه هم سبق وانه غستو چه مونږ تر اوسه ددوی نه  
رومې غومره دیر ټولی تباہ کړی دی چه د هغوی په کورونو کښی اوس هم دوی  
گرخی را گرخی۔ په شکه په دے کښی د پوهے خاوندانو له دیرے دیرے ښه پرتے دی۔  
و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

## نشازدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Honourable Javed Akbar Khan, MPA, to please ask his Question No. 735. Not present. Honourable Malik Sarangzeb Khan, MPA, to please ask his Question No. 472. Not present. Honourable Iftikharuddin Khatak, MPA, to please ask his Question No. 771.

\* 771 - جناب افتخار الدین، کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

- (1) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں دروینہ سہ ماہی ڈیم کافی عرصہ سے مکمل ہو چکا ہے،  
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی کافی رقم خرچ ہونے کے باوجود مذکورہ ڈیم سے کوئی بھی زمین سیراب نہیں ہوتی،  
 (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈیم پر کافی عملہ کام کر رہا ہے،  
 (د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ ڈیم پر مزید کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب غنی الرحمان (وزیر آبپاشی)، (ا) جی ہاں، یہ ڈیم سال 1975-76ء میں مکمل ہوا ہے اور تب سے یہ آبپاشی کیلئے باقاعدگی کے ساتھ پانی مہیا کر رہا ہے۔  
 (ب) جی نہیں، مذکورہ ڈیم سے تقریباً 1450 ایکڑ زمین باقاعدہ سیراب ہو رہی ہے۔  
 (ج) جی ہاں، ڈیم پر مندرجہ ذیل عملہ کام کر رہا ہے،

چوکیدار،	2 عدد،
میٹ،	1 عدد
بیلہ دار،	1 عدد

(د) مذکورہ ڈیم کی مرمتی کے کام پر سالانہ تقریباً چالیس، پچاس ہزار روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔ فی الحال مزید کام کی نہ تو ضرورت محسوس کی جا رہی ہے اور نہ کوئی منصوبہ زیر غور ہے۔

جناب افتخار الدین، خما خیال دے جی چہ منسٹر صاحب بتولو سرہ خبرہ لکہ بہر و بہر کرے دہ، نو بہر کیف دا سوال چہ کوم مقصد لہ ما راستولے وو جی، دوی خو جواب غہ داسے قسم را کرے دے چہ زہ پرے سوچ کوم چہ ضمنی سوال پرے غہ او کریم؟ خو زہ صرف منسٹر صاحب نہ دا پوئنتنہ کول غواہم ولے چہ الحمد للہ دے ہم د ہغے سیمے اوسیدونکے سرے دے، دا جی پہ سن 1975-76 کئیں یو دیم جو رہ شوے دے چہ سوا د ماہیانو نہ او سوا د شکاریانو نہ چہ خپل شوق پورا کوی، نن ورخے پورے دے نہ — چہ کوم غہ دا لیکلی دی، اوس کال نیم کیری چہ واٹر مینیجمنٹ والا یوہ نالہ جو رہ کرے دہ خو د ہغے باوجود ہلتہ نہ غہ خاص فائدہ نشہ او جز (د) کئیں دے مونر تہ لیکلی چہ پچاس ہزار سالانہ مونرہ دا مرمتی کوو، زہ یقین سرہ دا وایم جناب سپیکر صاحب، چہ د 1975-76 نہ پہ دے ہیخ خرخ نہ دے کرے کہ کاغذونو کئیں شوے وی نوزہ د خپل دلیر منسٹر صاحب نہ دا یقین لرم چہ اوسہ پورے چہ غہ شوی دی خو دے ہم د ہغے خاورے بچے دے، پکار دی چہ دا دومرہ پیسے پرے ضائع شوے چہ د دیم نہ مخکنے غہ فائدہ واغستے شی او چانسز نے دیر دی۔ نو دا م ضمنی سوال دے پہ ہغے، دے د یقین دھانی را کری۔

جناب سپیکر، آئریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! افتخار الدین خان چہ کوم کونسچن کرے دے، ہفہ جوابات خو دیر صحیح وو، ہفہ شوی دی۔ خو بہرحال د ہفہ علاقے خلق زما خیال دے، دہیم نہ فائدہ اغسل نہ غواہی او چونکہ ہلتہ زمیندارہ نہ کوی، دوی د واٹر مینیجمنٹ خبرہ اوکرلہ نو دے دہیم کین او بہ ہم شتہ جی او د ہفہ نہ ہفہ زمکے ہم آبادے نہ شی؟ نو اوس مزید کار د زمیندار دے چہ ہفہ علاقے کین د دغہ دہیم نہ فائدہ واخلی۔ نو ما او دے، دوانرہ بہ خو کہ خیر وی، ہفہ خلق بہ را جمع کوو او ہغوی تہ بہ خواست کوو چہ دہیم نہ فائدہ واخلی۔ او پچاس ہزار روپے سالانہ خرچہ خو پہ یو دہیم باندے خامخا کیری۔ معمولی کہ د دے کانری مانری ہم اچوی، پنخوس زرہ روپے خرچہ پہ ہفہ کیری۔ خو بہرحال افتخار الدین خان سرہ یو تاتم زہ مقررہ وم، د ہفہ علاقے خلقو تہ بہ مونر خواست اوکر و چہ زمیندارہ کوی، دغمو دیر لوئے تکلیف دے چہ دا علاقہ خود کفیلہ شی کاشت کنے۔

جناب افتخار الدین، جناب سپیکر صاحب! زما خو دے خپل وزیر رورنہ دا توقع نہ وہ چہ محکمے والا بہ نے داسے زر خطا کوی، خو زہ دیر افسوس کوم چہ دہ غوندے سرے د ایریگیشن محکمے خطا کرو۔ زمیندار د ہفہ نہ فائدہ اخلی خو چہ زمیندار تہ خو غہ د فائدے لار جو رہ شی جی کنہ۔ یو دہیم جو رہ دے، ولہ ترے نہ راتے جی، واٹر مینیجمنٹ والا چہ کومہ ولہ جو رہ کرے دہ، ہفہ صرف یو مخصوص کس د پارہ جو رہ کرے دہ خو ہفہ نوم زہ خو حکہ نہ اخلم چہ ہفہ م دیر خو رہ رور دے۔ نو زہ دا وایم چہ کوم شی د پارہ چہ تاسو جو رہ کرے دہ، د دے لاندے تقریباً، چہ چار سو پچاس ایکر لیکلی کنہ کہ دوی پہ موقع باندے ہلتہ کین دس ایکر ہم صحیح

اوخولہ چہ دا زمکہ ترے نہ سیراب کوی نو بیا زہ ورسره Agree یم، کمال جی ایریگیشن والا دا کرے دے چہ ہمیشہ خلق ڊیم پہ اوچتہ جو روی، زمکہ ترے نہ لاندے راولی، دوی زمکے پاسہ راوستے دی، ڊیم نے لاندے راوستے دے، نو اوس ہغہ نہ جی زمیندار پہ بالٹی اوبہ اوباسی او ہغے بیا واستی پتی تہ، واپری نو خکھہ ما جی دا خبرہ اوکرہ چہ زما د خپل رورنہ دایقین نہ ووخون ما تہ پتہ او لگیہ چہ بیوروکریٹو کنس چل شتہ۔

جناب سپیکر، نہ، ہسے غنی الرحمان خان، یو منٹ، خما خیال دے چہ دا آنریبل ممبر چہ کومہ خبرہ کوی، ڊیرہ ضروری خبرہ دہ۔ تاسو دوی سرہ ٲانم کیردی او پخپلہ لارشی، دوی ہم خان سرہ بوخی، دوی بہ نے درتہ پہ موقع باندے پوائنٹ آؤٹ کوی۔ ستاسو نن سبا ڊیر بنہ سیکرتری ہم دے د ایریگیشن، ہغہ ہم خان سرہ بوخی او پہ موقع اوگوری کہ واقعی داسے حالات وی نو بیا خو ہسے پیسے تباہ کول دی چہ بیا پچاس ہزار روپے پرے لگی، د کال دا فالتو بوجھ دے پہ قوم باندے۔۔۔۔۔

وزیر آبپاشی، دا پچاس ہزار دی جی۔

جناب سپیکر، دا پچاس ہزار ما ہم وے۔ پچاس ہزار د کال بیا چہ فضول لگی نو دا خو ہم کتل پکار دی۔ خما خیال دے پہ موقع باندے دوی سرہ ٲانم کیردی او لارشی او ہغہ اوگوری چہ کہ واقعی داسے حالات وی نو د دوی مشکلات حل کریں۔

وزیر آبپاشی، زہ ٲانم ایرڊم، لار بہ شو، حالات بہ اوگورو۔

جناب محمد اورنگزیب خان، زہ دوی تہ Request کوم چہ مونڊ ہم خان سرہ بوخی، زہ ہم د کوہاٲ یم جی۔

جناب سپیکر، بالکل نے بوختی جی - Honourable Said Ahmad, MPA, to

please ask his Question No. 796. Said Ahmad Khan, please.

\* 796 - جناب سید احمد خان، کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ —

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال کی تحصیل مولکوہ (Molkoh) کی لاکھوں ایکڑ اراضی آبپاشی کیلئے پانی نہ ہونے کی وجہ سے بنجر پڑی ہوئی ہے جسکی وجہ سے لوگوں کو درآمدی گندم پر گزارہ کرنا پڑ رہا ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت نے علاقے میں آبپاشی کا مسئلہ حل کرنے کیلئے نہر بنانے کا پروگرام بنایا تھا۔ مذکورہ نہر کی Feasibility report بھی تیار ہوئی تھی لیکن تا حال اس پر عملدرآمد نہیں ہوا،

(ج) اگر (ا) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ سکیم پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب غنی الرحمان (وزیر آبپاشی)، (ا) جی ہاں، ضلع چترال کی تحصیل مولکوہ (Molkoh) میں کافی اراضی آبپاشی کیلئے پانی نہ ہونے کی وجہ سے بنجر پڑی ہے اور زیادہ تر لوگ درآمدی گندم پر گزارا کرتے ہیں۔

(ب) صوبائی حکومت نے اپر چترال میں آبپاشی کا مسئلہ حل کرنے کیلئے تھریچن تا اتاہ (Thrichan to Attah) ایریگیشن سکیم کی Feasibility study اور PC-1 مکمل کر لیا ہے۔ اس سکیم پر مبلغ تیس کروڑ، بیستیس لاکھ، ساٹھ ہزار روپے لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

(ج) منصوبے کو اگلے مالی سال 1999-2000ء کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی تجویز پیش کی جائے گی اور فنڈز مہیا ہونے پر اس سکیم پر عملدرآمد کیا جائیگا۔

جناب سید احمد خان، میں تھوڑا عرض کروں جی، انہوں نے بالکل میرے سوال کا جواب "ہاں" میں دیا ہے لیکن 1985 میں جب میں اسمبلی کا ممبر تھا تو یہ پراجیکٹ ہم نے سپیشل فنڈ سے، ایم پی اے فنڈ، ایم این اے فنڈ اور سینئر فنڈز سے شروع کیا تھا، میرے خیال میں اٹھارہ لاکھ روپے اس پر خرچ بھی ہو چکے تھے اور اس پر کام بھی کافی ہو چکا تھا مگر درمیان میں اسمبلیاں ٹوٹ گئیں۔ اگر ایک دو سال مزید ہوتے تو ہم یہ سکیم Complete کر رہے تھے لیکن عجیب بات ہے، اس کے بعد ایریگیشن وائے پیلے گئے اور تنیس کروڑ سے بھی اس کا زیادہ Estimate لگایا ہوا ہے، تو میں اس Feasibility اور PC-1، جس کا مقصد یہی ہے جی کہ یہ کام نہ ہو، میرے خیال میں جس طرح خنک صاحب نے بتایا کہ ان کا یہ پروگرام تھا کہ یہ کام ہی نہ ہو، تو دراصل مجھے اسی Estimate پر بھی اعتراض ہے۔ تو میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ اگلے سال کے اے ڈی پی سے پہلے پہلے اس کا صحیح Estimate بنوائیں اور اگلے سال کے اے ڈی پی میں اس کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اس بارے میں منسٹر صاحب مجھے کچھ تسلی دیں۔

وزیر آبپاشی، انشاء اللہ د معزز ممبر پہ نگرانی کتبہ یو تیکنیکل کمیٹی جو رہ کرے۔ ہغوی بہ د دے سرہ لاریشی او جائزہ بہ واخلی او چہ محومرہ Estimate کمیلے شی، انشاء اللہ ہغہ بہ مونر او کرے۔

جناب سید احمد خان، میں درخواست کروں گا کہ اگلے سال کے اے ڈی پی میں اسے شامل کرنے کی کوشش کی جائے، اس سے پہلے کام ہو جائے۔

وزیر آبپاشی، Estimate او Feasibility چہ اوشی، انشاء اللہ کوشش بہ کوفہ چہ دا شامل شی۔

Mr. Speaker: Syed Manzoor Hussain Bacha, MPA, to please ask

his Question No. 767.

\* 767 - سید منظور حسین، کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ —

(ا) آیا یہ درست ہے کہ کامرس کالجز کے جونیئر انٹرکٹرز کیلئے سلیکشن گریڈ 16 کی سفارش کی گئی تھی جس پر محکمہ خزانہ نے تقریباً ڈیڑھ سال گزرنے کے باوجود عملدرآمد نہیں کیا ہے۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے دو سال قبل ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے جونیئر انٹرکٹرز کیلئے سلیکشن گریڈ 16 کی منظوری دی تھی۔

(ج) اگر (ا) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت محکمہ تعلیم کی سفارشات کو عملی جامہ پہنا کر صوبہ سرحد کے جونیئر انٹرکٹرز کیلئے % 33 سلیکشن گریڈ 16 دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خزانہ، (ا) جی ہاں، مگر جہاں تک متعلقہ سفارش کا تعلق ہے تو محکمہ خزانہ میں عملدرآمد نہ ہونا خلاف حقائق ہے۔ کامرس کالجز میں ہمہ انٹرکٹرز کو سلیکشن گریڈ 16 کا معاملہ محکمہ تعلیم اور محکمہ خزانہ کے مابین زیر غور رہا ہے اور اس پر محکمہ تعلیم کے ساتھ ابھی خاصی خط و کتابت ہو چکی ہے۔ دراصل مذکورہ ملازمین 1-1-1994 تک بندی سکیں 11 میں تھے، 1-1-1994 سے ان کو 14 سکیں دیا گیا اور ساتھ یہ شرط بھی لگائی گئی تھی کہ آئندہ کیلئے جونیئر انٹرکٹرز کی آسامی کیلئے تعلیمی قابلیت سیکنڈ کلاس بی کام یا بی اے بمقام بیٹڈ اور ٹائپ رائٹنگ میں ڈپلومہ ہوگا۔ اس کے ساتھ یہ بھی ہدایت کی گئی تھی کہ متعلقہ ملازمین کے ریکورڈز میں مذکورہ بالا خطوط پر ترمیم کی جانے جو کہ سروس رولز کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ 11 نومبر 1998 میں منظور کر لی ہے اور ترمیم کا مسودہ محکمہ قانون کو 21 نومبر کو برائے درستی بھیج دیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) کامرس کالجوں کے جوینئر انٹرکٹرز کے سروس رولز میں مجوزہ ترمیم، جس کا جز (ا) کے جواب میں ذکر کیا گیا ہے، کے نوٹیفیکیشن کے اجراء کے بعد اس پر عملدرآمد صوبائی حکومت کی مقرر کردہ پالیسی کے تحت کیا جائے گا۔

سید منظور حسین، شکریہ۔ محترم سپیکر صاحب، زہ ستاسو پہ وساطت د ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ او د ایجوکیشن منسٹر صاحب شکریہ ادا کوم چہ کومہ خبرہ ما ہغوی تہ پواننت آوت کرے وہ، ہغوی پہ بنہ طریقہ منلے دہ او دہغے دحل طریقہ نے ہم واضح کرے دہ۔ مہربانی جناب۔

Mr. Speaker: Honourable Said Ahmad Khan, MPA, to please ask his Question No. 794.

\* 794 - جناب سید احمد خان، کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ —

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں گزشتہ سال زبردست سیلاب آنے کی وجہ سے زیت، چرون اور کوراع دیہات بہت ہی زیادہ متاثر ہوئے تھے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت نے گاؤں زیت کو آفت زدہ بھی قرار دیا تھا،

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اجابت میں ہوں تو حکومت مذکورہ دیہات کے لوگوں کو امداد دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب پیر محمد خان (وزیر مال)، (ا) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلعی انتظامیہ کی طرف سے متاثرین کو مفت راشن اور اشیائے خوردنی فراہم کی گئی

ہیں۔ نیز صوبائی حکومت نے مالی سال 1997-98 میں کمشنر ملاکنڈ ڈویژن کو مبلغ سینتیس لاکھ روپے کی خطیر رقم فراہم کی تھی جن میں سے ڈیپٹی کمشنر چترال کو ایک لاکھ نوے ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔ بمطابق رپورٹ مراسلہ ڈیپٹی کمشنر چترال، گاؤں زیٹ وغیرہ میں سیلاب کی وجہ سے ہلاک شدگان کو ریلیف ایکٹ 1958 کے تحت نقد معاوضہ مبلغ ایک لاکھ نوے ہزار روپے ادا کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سید احمد خان، محترم جناب سپیکر صاحب! میں سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ پچھلے سال چترال میں زیادہ بارشوں کی وجہ سے ایک علاقہ زیٹ پورا اس کی زد میں آیا تھا، کافی بربادی ہوئی تھی، نقصانات ہوئے تھے۔ پھر صوبائی گورنمنٹ نے اسے متاثرہ علاقہ بھی قرار دیا تھا لیکن ابھی تک ان لوگوں کو کچھ ملا نہیں ہے، تو میں درخواست کروں گا کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ پتہ چلے کہ ان کو کتنی امداد دی گئی تھی اور یہ جو Affected علاقہ قرار دیا گیا تھا، اس کا کیا مقصد تھا؟ Affected علاقہ قرار دینے پر وہ بیچارے لوگ خوش تھے لیکن ان کی فوری امداد نہیں کی گئی لہذا میری درخواست ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

وزیر مال، جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے اگر کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ ویسے جس علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے تو زیادہ سے زیادہ آبیانہ وغیرہ میں Delay ہوتا ہے، اس سے زیادہ کچھ اور نہیں ہوتا۔ جو پیسے وہاں کیئے منظور ہوئے تھے، وہ وہاں پر تقسیم بھی ہوئے ہیں۔ اگر ان کو تسلی نہیں ہے تو پھر کمیٹی میں جانے پر ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 794, asked by Mr Said Ahmad Khan, MPA, may be referred to the Standing Committee on Revenue? Those who are in favour of it,

may say 'yes' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is accordingly referred to the Standing Committee on Revenue.

جناب سید احمد خان، بڑی مہربانی جناب۔ میں ہاؤس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Honourable Akram Khan Durrani, MPA, to please ask his Question No. 301.

\* 301 - جناب اکرم خان درانی، کیا وزیر جیلخانہ جات از راہ کرم ارشاد فرمائیں

گے کہ۔

(ا) صوبہ سرحد میں کل کتنی جیلیں ہیں،

(ب) ہر جیل میں قیدیوں کی کل کتنی گنجائش ہے،

(ج) ہر جیل میں فی قیدی کھانے کا روزانہ کتنا کوٹ مقرر ہے اور اس پر کل کتنا خرچہ آتا ہے،

(د) مذکورہ قیدیوں کیلئے روزانہ مقرر کردہ خوراک میں کیا کیا شامل ہے؟ آیا ایک ہی خوراک روزانہ دی جاتی ہے یا پھر ہر روز الگ کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہدایت اللہ خان (وزیر جیلخانہ جات)، (ا) صوبہ سرحد میں کل اکیس جیلیں ہیں۔

(ب) مکمل تفصیل منسلک ہے۔

(ج) جیل رولز کے مطابق مندرجہ ذیل کوٹ عام قیدیوں کیلئے مقرر کیا گیا ہے،

صبح کا ناشتہ، (1) چائے پتی — 23 گرام (2) دودھ — 58 گرام (3) چینی — 15 گرام

(4) گندم آٹا — 58 گرام فی نفر

سکیل برائے دوپہر اور شام کے کھانے کیلئے (فی ٹائم)

(1) گندم آٹا برائے حوالاتی — 203 گرام فی نفر (2) گندم آٹا برائے قیدی — 262

گرام فی نفر (3) دال — 43 گرام فی نفر (4) گوشت — 58 گرام فی نفر (5) سبزی —

58 گرام فی نفر (6) نمک — 7 گرام فی نفر (7) گھی — 12 گرام فی نفر (8) مرچ

— 1.16 گرام فی نفر (9) ہلدی — 0.58 گرام فی نفر (10) پیاز — 1.16 گرام فی نفر۔

تخمینہ ایک قیدی کی خوراک پر روزانہ 12.20 روپے خرچ آتا ہے۔

(د) صوبہ سرحد کی جیلوں میں ہر روز مختلف قسم کے کھانے قیدیوں کو دیے جاتے ہیں

جن میں چار قسم کی دال، سبزی اور گوشت دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خاص کر عید اور

دوسرے اہم دنوں کے موقع پر قیدیوں کو سپیشل کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! پہ جز (ب) کسب ما غوبنتی وو

چہ "ہر جیل میں قیدیوں کی کل کتنی گنجائش ہے؟" پہ دے کسب جواب راکوی

چہ "مکمل تفصیل منسلک ہے۔" خوشہ دے نہ جی۔ (مداخلت)

خما سرہ خو نشتہ دے، وزیر صاحب سرہ بہ وی۔ بنہ بس تہیک

شوه جی، غلطی سرہ بہ نہ وی راغلے۔ بل دا دے چہ پہ جز (ج) کسب ما

غوبنتی وو چہ ہر یو قیدی تہ چانے، چینی، گندم آٹا غومرہ ورکوی نو

دونی تعداد لیکلے دے او بیا نے ورسرہ مختلف دال، گوشت، سبزی، نمک

ہم ونیلی دی چونکہ ہدایت اللہ خان صاحب، حقیقت دا دے چہ زمونہ یو

دیر قابل احترام او خورہ منسٹر دے۔ (شور)

— داد زہ نہ وایم، ہفہ دغہ خبرہ نہ دہ۔ حاجی صاحب، صرف ددونی

پہ نوٹس کسب دا راولو چہ حقیقت دا دے، دونی خو دا تفصیل لیکلے دے

چه دومره مونږ ورته سبزی وركوو، دومره غوښه وركوو، دومره چانه وركوو، دومره غه وركوو، خو په جيلونو ڪښن اڪثر خلق مالداره خلق وي هغه د جيل والا غه نه خوري. تقريباً دهغوي خپل هر قسم — او تاسو به هم خما خيال دے جي چرته ڪيدے شي چه جيل ته تلي يئڻ ڪه نه يئڻ تلي، خير مونږ غواړو نه چه تاسو لارشي خو مونږ

(قطع ڪلامی)

خو مونږ خو غو خله هسے لارو نو په هغه ڪښن اڪثر د خلقو خپل هر غه پخلے وي. تقريباً په جيل ڪښن يو دريمه حصه خلق چه وي هغه به چه جيل غه وركوي، هغه به خوري. خما جي گزارش دا دے، حقيقت دا دے، خمونږ د منسٽر صاحب نه ڊير توقعات دي چه په جيل ڪښن به دوي ڊيره بهتري راولي خو صرف دا دے چه ڪوم قيديان لکه د جيل غه نه اخلي نو دا مهرباني د اوکري چه دوي ڊڍ مختلفو جيلونو دورے اوکري او قيديان هلته نه شي وٺيلے، دا ڊير بے بسه خلق دي، هغه ڊير عاجز خلق دي. په جيل ڪښن دننه هغه چرته هم دا نه شي وٺيلي چه ما ته غوښه نه ده ملاو شوے، ما ته دال نه دے ملاو شوے او ڪه چرته يو قيدي هم داسے اوواتي نو چه ڪله يا زه لارشم يا تاسو لارشي يا د دے معزز ايوان بل غوک لارشي او هغه را اوخي بيا هغه ڪس ته مختلف قسم سزاگانے شروع شي چه تا جرأت غنگه اوکرو چه تا خبره اوکړه؟ نو خمونږ به جي دا گزارش وي چه دوي به پخپله بانډے د ټولو جيلونو دوره اوکري او ورسره ورسره دا اوکري، په هغه ڪښن خو ڊير غه پاتي ڪيري، هغه چه دا نور قيديان دي دهغوي د پاره د لږه کوټه پکښن زياته کړي خکه چه د ټولو جيليانو انتظام د پاره وي نو په هغه ڪښن دريمه حصه خلق نے واخلی نو خما به د منسٽر صاحب نه دا

گزارش وی چہ لہ دوئی د جیل د بہتری د پارہ او د غریبو خلقو د پارہ سخہ  
داسے انتظامات او کپی چہ مونہ نہ یاد ساتو۔

جناب محمد اورنگزیب خان، شکرہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ جز (ب) کے جواب میں انہوں  
نے تفصیل دی ہے جیلخانوں کی اس میں میرا ایک اعتراض تو یہ ہے کہ ہنگو کا جوڈیشل  
لاک اپ انہوں نے نہیں لکھا اور دوسرا میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ تین سنٹرل  
جیل ہیں 1139، 1597، 1506 قیدی پشاور، ہری پور اور ڈی آئی خان میں ہیں، تو یہ  
مجھے بتادیں کہ پشاور، ہری پور اور ڈی آئی خان میں یہ جیلیں کتنے قیدیوں کیلئے بنائی  
گئی ہیں اور اگر ان میں گنجائش سے زیادہ قیدی ہیں تو ان کیلئے کوئی الگ بندوبست کیا  
گیا ہے یا نہیں؟

جناب محمد طارق خان سواتی، سر! اس سلسلے میں میری ایک عرض ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر، طارق صاحب! ایک منٹ آپ صبر کریں، عبدالرحمان خان پہلے اٹھے تھے  
تو آپ ان کے بعد بات کریں۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر! پہ دے سلسلہ کتب ضمنی سوال خما دا  
دے چہ یو خود دوئی "گندم آنا برائے حوالاتی" — 203 گرام۔۔۔۔

جناب سپیکر، 203 نہ دے، 2.3 دے۔

حاجی عبدالرحمان خان، 2.3، بنہ جی، دلتہ ما تہ 203 غوندے بنکاری بہرحال او  
بل 2.62، دا بہ ہم داسے او وایو نو، د دے حوالاتی او قیدی پہ مینخ کتب دا  
فرق ولے دے، یو، بلہ دا چہ دوئی دا لیکلی وو چہ زمونہ پہ یو قیدی باندے  
روزانہ تقریباً بارہ روپی، بیس پیسے خرچ دے نو کہ یو قیدی دا خواہش  
اولری چہ دا بارہ روپی، بیس پیسے پہ ما خرچ کیڑی دا صحیح خرچ نہ  
دے، آیا ہفتہ قیدی لہ بہ دوئی دا خرچ نقد شکل کتب ورکری؟

جناب سپیکر، دا یوہ خبرہ زہ تاسو تہ Clear کریم چہ پہ حوالاتی او قیدی کنب  
فرق دا وی چہ حوالاتی باندے مشقت نہ وی او پہ قیدی باندے مشقت وی،  
نو Naturally چہ کوم سرے زیات کار کوی ----

حاجی عبدالرحمان خان، نہ جی، خوراک کنب جی مخنگہ فرق راخی؟

جناب سپیکر، نہ چہ کوم سرے ----

حاجی عبدالرحمان خان، اوس دا قیدی دے جی ----

جناب سپیکر، بہر کیف پہ قانون کنب دا شے دے، پہ قانون کنب دا Distinction  
شہ ----

حاجی عبدالرحمان خان، نیک عمل خان، تہ پاسہ، تہ د خپل قید خبرہ اوکرہ --  
کپیپ

جناب سپیکر، جی، طارق خان!

جناب محمد طارق خان سواتی، سر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر جیلخانہ جات یہ بتائیں  
کہ پچھلے چار پانچ سالوں سے جو کنٹریکٹرز جیلوں کو راشن سپلائی کر رہے ہیں، طریقہ کار یہ  
ہے کہ کوئی کنٹریکٹر ہوتا ہے جو جیل میں خوراک کا بندوبست کرتا ہے، سر! یہ مانسہرہ  
تشریف لے گئے، مانسہرہ میں چار سال سے اس آدمی کو Payment نہیں ہوئی، اب آپ  
ایک آدمی کو چار سال Payment نہیں کریں گے تو وہ کس طرح آپ کو ٹھیک خوراک  
دے گا اور کس طرح اپنا کام کرے گا؟ میں جناب، ان کا مشکور بھی ہوں کہ وہ مانسہرہ  
تشریف لے گئے، میں بھی ان کے ساتھ جیل کے اندر گیا، دوسری جیل کا بھی ہم نے  
Visit کیا لیکن آج تک ٹھیکیداروں کا وہ پرابلم موجود ہے، ان کے پیسے بند ہیں۔ اب  
ایک ٹھیکیدار کو چار چار، پانچ پانچ سال پیسے نہیں ملیں گے تو وہ کس طرح ان کا کام  
چلانے گا؟

جناب سپیکر، جی، نیک عمل خان!

جناب نیک عمل خان، سپیکر صاحب! دا وزیر صاحب خو دیر بنہ سرے دے او بنہ کارونہ کوی خو دویٰ چہ ورسره دا غومره لست ورکړے دے نو پہ دے کینں خمونږ د ملاکنډ د دسترکت جیل یا د ملاکنډ ایجنسی د جیل هدو څخه ذکر نشته او هغه د انگریزانو د زمانے نه جور دے او سمه عقوبت خانه ده، جیل هم نه دے۔ اکثر مونږه په هغه کینں یو کله نه کله، نو دوی د دومره مهربانی اوکړی چہ دوی د نورو جیلونو کله دوره کوی، نو هغه جیل د هم اوگوری او د هغه د پاره د مونږ له څخه غم اوکړی۔ عبدالرحمان خان چہ کومه خبره کړے ده نو دوی د هم څخه خبره اوکړی چہ یره څنگه چل دے؟

جناب محمد ایوب خان آفریدی، سر! میرا بھی-----

جناب سپیکر، پہلے وہ ہیں جی۔

جناب عاشق رضا سواتی، مهربانی، سپیکر صاحب۔ څما خوږ رور طارق خان خود مانسهرے خبره اوکړه خو یو شے نه پکینں هیر شو چہ کومه خمونږه دیره لویه مسئله ده۔ دلته سیریل نمبر 11 کینں "سب جیل مانسره ایک سو چالیس" یعنی Authorized accomodation چہ کوم نے ښائیلے دے "ایک سو چالیس" او وزیر صاحب هلته پخپله به نفس نفیس تلے وو او هغوی دوره کړے ده، هغوی کتلی دی نو کم از کم دا وخت هلته پونے چار سو او تقریباً چار سو قیدیان د گډو بیزو او د چرگانو په شان نے راغونډه کړی دی۔ د دے د پاره د هم مهربانی اوکړی چہ هغه نوے جیل چہ کوم جور شوے دے، هغه د زر تر زره ستارت کړی چہ خمونږ دا مسئله حل شی۔ مهربانی۔

جناب افتخار الدین، جناب سپیکر صاحب! دا اکرم خان خو خما خیال دے، چرتہ جیل تہ لارنہ دے خو معلومات نے دیر بنہ کری دی او دا د دعا نہ کوی چہ ہدایت اللہ خان دلارشی۔ عرض م دا وو چہ زہ خو دے تہ حیران شوم چہ دوی قیدیانو لہ حق غواری کہ تہیکیدارانو لہ غواری؟ او دا کوم شخہ چہ قیدیانو تہ ملاویری آیا دا ہم صحیح ورخی؟ ولے چہ کوم د قیدیانو پوزیشن دے چہ کوم د لنکر خرچہ جیل تہ خی نوزہ بہ د جیل منسٹر صاحب تہ دا درخواست اوکرم چہ یوہ ورخ سحر وختی د پشاور جیل چیک کری چہ غومرہ پنی ورتہ پہ ریہ کنس راخی او ہغہ غومرہ پنی جیل تہ دننہ خی او غومرہ پنی پہ سپرنٹنڈنٹانو تقسیمیری؟

جناب سپیکر، ایوب آفریدی صاحب۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، شکر یہ، سپیکر صاحب۔ سر! یہ تین سنٹرل جیل ہیں جن میں سب سے بڑی جیل ہری پور کی ہے، تو میری یہ گزارش ہے کہ وہاں ایک بہت بڑی پرابلم ہے، جب بھی کسی Female کو سزا ہو جاتی ہے تو ہری پور جیل میں اس کو رکھنے کی جگہ نہیں ہے، اسے پھر پشاور بھیجا جاتا ہے۔ تو یہ ایک بڑی تکلیف ہے اور اس کیلئے اگر ہری پور میں کوئی بندوبست نہیں ہو سکتا تو ایٹ آباد میں کیا جانے اور جتنی Female قیدی ہیں، ان کو ایٹ آباد لایا جائے ورنہ ہزارہ ڈویژن کی قیدی کم از کم اس ڈویژن میں ہو تاکہ لوگوں کو آنے جانے اور ملاقات میں سہولت ہو اور دوسرا یہ کہ ہری پور سنٹرل جیل میں ایک پرابلم ضرور ہے کہ وہ جس لیڈی نے Donate کیا تھا، یوسف ایوب خان شاید یہی بات کہنا چاہتے تھے کہ اس نے یہ Condition لگائی تھی کہ یہاں Female قیدیوں کو نہیں رکھا جائے گا۔ اس نے اپنی بہت زمین دی تھی اور وہ اب بھی پڑی ہوئی ہے لیکن وہاں ایٹ آباد میں اپنی ٹیمیل شاید Proposed ہے، بنائی

جاری ہے، تو اس میں یہ Provision رکھی جائے کہ ہزارہ ڈویژن کی جو بھی Female ہوں، ان کیلئے وہاں کوئی جگہ ضرور بنائی جائے۔ دوسرا سر، ہری پور سنٹرل جیل کا ہسپتال جو ہے، وہ سب سے بڑا ہسپتال ہے حالانکہ ہری پور کا جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے، وہ اس سے بھی بڑا ہے۔ تو اس میں سپیشلسٹ جو آتے ہیں، اگر وزیر صاحب یہ مہربانی کریں، کوئی ایسا بندوبست کیا جائے کہ وہاں ہسپتال کے سپیشلسٹ وہاں چلے جایا کریں اور قیدیوں کو وہاں دیکھ لیا کریں، جو نہیں بھیجے جاتے۔ یہ ان کا دیرینہ مطالبہ ہے اور ہم جب جیل میں تھے تو اس وقت بھی ان کا یہی مطالبہ تھا۔ ہم مشکور ہیں بیگم نسیم ولی صاحبہ کے کہ ان کی سربراہی میں کمیٹی نے (جیلخانہ جات کیلئے) بڑی اصلاحات کی ہیں تاہم اس کے باوجود ان کا یہ مطالبہ ابھی تک ہے کہ ہری پور جیل کو اگر پورے سلیٹے سے نہیں چلایا جاتا تو کم از کم سپیشلسٹ اس جیل میں آئیں اور قیدیوں کو دیکھا کریں۔

شکریہ سر۔

جناب نجم الدین، تہ کلہ جیل تہ تلے یے، ماخو نہ تے لیدلے؟

جناب سپیکر، میاں افتخار حسین، جی!

میاں افتخار حسین، جناب سپیکر صاحب! ستاسو پہ وساطت د دوئی پہ علم کنیں دا راوستل غواہم چہ د دے ملاقا تونو سلسلہ چہ خننگہ وی پہ دے جیل کنیں، نو پہ ہغے کنیں د زنانہ او د سرو د بیلتون بندوبست نہ وی۔ عموماً چہ بنغے او سہری پہ شریکہ ورخی نو مجبوری وی چہ بنغے د خپل سہری ملاقات لہ راغلی وی نو دیرہ بے حرمتی کیڑی۔ پہ یو جیل کنیں ہم داسے بندوبست نشتہ دے چہ گنی د یو قیدی ملاقات لہ بنغے او سہری راغلی وی نو ہغہ پہ شریکہ ورخوشی کری نو دیرہ بے حرمتی نے کیڑی۔ نو بس دھمرہ د دوئی پہ علم کنیں راولم چہ پہ تولو جیلونو کنیں کم از کم چہ کوم

قیدی له زبانه راخی چه هغوی له خصوصی بندوبست اوکری او دا سپری او  
بنخه بیل بیل ملاقات لایخی۔

جناب سپیکر، هغه Mover خود وخته Satisfied شوے دے نو خما خیال دے  
چه بس دا۔۔۔۔

جناب ہایون سیف اللہ خان، بتولو پہ جیلونو باندے خبرہ اوکری، سر، ما  
ونیل چه زہ به ہم ستاسو پہ اجازت یوہ خبرہ اوکری۔ سر! خمونزہ د لکی  
جیل کہ اوگوری نو توبہ به اوباسی۔ خما پہ خیال د رنجیت سنگھ د زمانے  
جور دے، دومرہ زور دے چه چتونه نے غورزیدلی دی، دیوالونہ نے  
غورزیری نو بالکل د گمیلے بیلت کنس راخی۔ نو منسٹر صاحب ته مو  
Request دے ستاسو پہ وساطت چه غه خیال اوکری، غه فنڈ د پارہ  
اولیکی، غه کوشش اوکری چه جیل خو سم شی کنه جی۔

جناب سپیکر، آئریبل منسٹر، پلیز!

جناب ہدایت اللہ خان (وزیر جیلخانہ جات)، سر! زہ خو پرے پوہہ نہ شم چه زہ  
اوس چه دے۔۔۔۔ هغه خو Satisfied دے۔ ایوب آفریدی پرے تقریر اوکری،  
بتولو پکنس خپلے خپلے خبرے اوکری، غه تجاویز نے راکرل، پہ هغه  
باندے مونزہ۔۔۔۔

جناب سپیکر، بنہ In nutshell زہ تاسو ته دا اووایم، جی Nutshell دا دے چه  
Mover چه کوم وو، هغه خو Satisfy شو، د نورو بتولو دا Grievances  
دی، نمبرایک دا ده چه هغوی وائی چه تاسو پخپلہ یوہ ورخ د بتولو جیلونو  
ملاحظہ اوکری۔۔۔۔

وزیر جیلخانہ جات، سر! مادہ %85 جیلونو معانہ اوکری۔۔۔۔

ٹاب سپیکر، او دا چیک کرنی چہ ہغوی تہ خوراک واقعی پہ دے طریقہ سی نمبر ایک۔ دوئیمہ خبرہ دا دہ چہ ہفہ کوم خلق چہ خوراک پہ خپلو یسو باندے خوری چہ دہغوی ہفہ خوراک ہم دوئی تہ دغہ شی۔۔۔۔۔

زیر جیلخانہ جات، دا بالکل تہیک دہ سر۔۔۔۔۔

ٹاب سپیکر، دریمہ خبرہ دا دہ چہ بعضے جیلونہ، وائی چہ پریوتو والا دی، ہفہ باندے توجہ اوکری۔ بعضے داسے دی چہ تاسو تہ وائی چہ غلط نداد نے درکری دے، پکنیں کسان غلورسوہ پراتہ وی او۔۔۔۔۔

زیر جیلخانہ جات، سر! Over-crowdedness ہیر دے جی۔ زہ جی، بی بی۔

ترمرہ بیگم نسیم ولی خان، محترم سپیکر صاحب! تاسو تہ پتہ دہ چرتہ مے ضمنی سوال نہ دے کرے، یو سوال مے زہہ کنیں اوہی را اوہی۔ یوہ رجیل کمیٹی جوہ شوی وہ دے ہاؤس او د ہفے Recommendations راغلی و او ہغوی د جیل مینول بتول تقریباً سردوبارہ کرے وو او سب کمیٹی جوہ شوہ چونکہ خمونہ د صوبے جیل مینول وو نہ، نو ہغوی د پنجاب نہ جیل مینول راوغوبنتو او د ہغوی د جیل مینول پہ رنرا کنیں نے د خپلے صوبے د پارہ د خپلو حالاتو، واقعاتو مطابق یو باقاعدہ کتاب جوہ کرو او ہفہ کتاب نے راورو دے ہاؤس تہ، دلته کنیں پیش شو او دے ہاؤس، تاسو تہ بہ یاد شی متفقہ طور ہفہ Recommendations د ہفہ کمیٹی منظور کرل۔ خما یو سوال دے د وزیر صاحب نہ، نو کہ اوکرمہ نے خو نہ بوہیزم چہ وزیر صاحب بہ نے جواب را کرے شی کہ نہ؟ چہ آیا د ہفہ کمیٹی پہ ہفہ متفقہ Recommendations چہ دے اسمبلی پاس کری دی، مخہ

عملدرآمد اوشو کہ عملدرآمد پرے او نہ شو؟ ہغہ پروگرام چہ کوم ورکرے  
 دے، دا د گرامونو خبرے چہ دی، دا د پیسو خبرے چہ دی، د قیدیانو یا دا  
 غومزہ سوالونہ چہ دی، د دے تولو-سوالونو جواب پہ ہغے یو رپورٹ  
 کینں راغلے دے او د قیدیانو د بہترین د پارہ، د ہغوی د پارہ د سہولیاتو چہ  
 غومرہ خبرے وے، ہغہ بتول، ہغہ تقریباً یو روغ کتاب دے۔ دومرہ  
 خواری ہغہ ممبرانو کرے وہ، زہ نے دیرہ مشکورہ یم، نو دا تپوس ترے  
 کوم چہ آیا پہ ہغے سغہ عمل چا اوکرو کہ او نے نہ کرو، کہ ہغہ دغہ شان  
 سردخانے تہ ہغہ رپورٹ غورزیدلے دے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر ہدایات)، شکرہ، سپیکر۔ سر! بیگم صاحبہ نے جو بات کی  
 ہے، پیمپلی حکومت میں ایک کمیٹی بنی تھی، جس کی بی بی چیئر پرسن تھیں، ہم بھی  
 اس کے ممبرز تھے اور حاجی عدیل صاحب تھے اور اس وقت قمر عباس صاحب منسٹر تھے

اور بڑا Intensive کام ہوا تھا۔ And then it was unanimously adopted.

منسٹر صاحب سے ہماری یہی گزارش ہوگی کہ In spirit that should be

implemented because، یہ جتنے Problems ابھی یہ لوگ بتا رہے ہیں، یہ سارے  
 پرائنٹز اس میں Reflected ہیں اور نئی نئی تحریک نجات شروع ہوئی تھی اور سب لوگ  
 نئے نئے جیلوں سے آئے ہوئے تھے اور جیلوں کے پرائنٹز کا تب ہی صحیح پتہ چلتا ہے،  
 جب کوئی آدمی خود اس جیل میں دو، تین مہینے گزارے۔ تو اپنے اس سارے

Experience کو مد نظر رکھ کر۔ Every thing is reflected in that report.

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! لکہ کلہ بہ عمل شروع شی؟  
 چہ کمیٹی او اسمبلی ہغہ کرے دے جی، ہغہ عملی کار بہ پہ دے کلہ شروع

کیزی؟

وزیر جیلخانہ جات، دے کنس سر، دا خبرہ دہ چہ بی بی کومہ خبرہ اوکرہ جی، ہفہ رپورٹ د پارہ د کیسنت کمیٹی جو رہ شوے وہ، یوہ جی، چہ پہ نومبر کنس نے میتنگ شوے دے او ہفہ رپورٹ بہ بیا دوبارہ کیسنت تہ پیش کیڑی، انشاء اللہ ہفہ بہ Approve شی او ہفہ کنس چہ کوم سفارشات دی، ہفہ بہ Implement کیڑی جی۔ Next Cabinet meeting میں انشاء اللہ Try کریں گے کہ وہ اس میں جائے اور اس کے بعد اس کو Implement کریں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر، ما تہ دا دوہ چٹونہ راغلل بی بی صاحبہ، "باہر گیٹ پر عورت فاؤنڈیشن کا جلوس پہنچ چکا ہے حاجی عدیل صاحب اور آفتاب شیرپاؤ صاحب کی قیادت میں "بل راغے چہ "سر، عورت فاؤنڈیشن کا وفد گیٹ پر پہنچ چکا ہے جس میں مرد بھی شامل ہیں اور تقریباً چار، پانچ سو افراد ہیں۔ جناب شیرپاؤ صاحب نے فرمایا کہ سپیکر صاحب اور تمام پارلیمانی لیڈران صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ گیٹ پر آجائیں، تو اچھا ہوگا۔" دلته ستاسو دا کارروائی ہم دہ، عورت فاؤنڈیشن د لہ غوندے انتظار خو کرے وے چہ دوئی ما تہ رومے۔۔۔۔

جناب طارق خان سواتی، سر! اگر خواتین گیٹ پہ آئی ہیں تو میرے خیال میں یہ اچھی بات ہے کہ خواتین کو وہاں پر دیکھا جائے۔

بیگم نسیم ولی خان، سپیکر صاحب! ستاسو پہ اجازت، زما دا خیال دے چہ د ہغوی مطالبہ نشتہ۔ چونکہ اسمبلی دلته د وومن سیٹ د بحالی د پارہ قرارداد منظور کرے دے، ہغوی زما خیال دے چہ د اسمبلی د ممبرانو شکرے لہ راغلی دی۔ مخومرہ چہ ما تہ علم دے، ہم داسے خبرہ دہ خو کہ ستاسو، د ہاوس اجازت وی نو زہ بہ ورلہ ورشمہ او ورثہ بہ اووایمہ چہ

سیشن روان دے او کہ ماسرہ وزیرانو کسب یو کس نیم لارشی نو بنہ بہ  
وی، یو Good gesture بہ وی۔

جناب سپیکر، فتح محمد خان صاحب، عورت فاؤنڈیشن دے، نو محوک بہ  
تاسو سلیکٹ کوئی؟

وزیر بلدیات، جناب سپیکر! ہماری طرف سے حاجی عدیل صاحب وہاں  
Representation کر رہے ہیں اگر اور کوئی جانا چاہتا ہے تو بے شک چلا جائے۔

بیگم نسیم ولی خان، حاجی عدیل صاحب کینٹ میں تو نہیں ہیں جی۔

جناب سپیکر، زما خیال دے چہ نن زہ تاسو تہ دا پوزیشن زہ لہ کلینر کریم --

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! دا طاوس خان ہم ناست دے جی  
کہ ہفتہ راسرہ لارشی ----

جناب سپیکر، اودریبی جی، دا، پوزیشن تاسو تہ زہ لہ کلینر کریم، چہ تر  
غو پورے چہ د شکرے تعلق دے نو پہ دے سلسلہ کنیں خو ہغوی صبا لہ د  
شپے دتر کرے دے تاسو تہ لو د پارہ، نن ہغوی پہ بنخو باندے د تشدد خلاف  
د عالمی دن پہ سلسلہ کنیں راغلی دی او ہغوی بہ ----

بیگم نسیم ولی خان، کہ یو وزیر ورسرہ لارشی نو بنہ بہ وی کنہ۔

جناب سپیکر، اسفندیار خان، زما خیال دے تاسو ورسرہ لارشی جی۔

Minister for Local Government: Mr. Speaker Sir, thank you for  
selecting the right person for this job.

Mr. Speaker: Honourable Said Ahmad Khan, MPA, to please ask

his Question No. 581.

\* 581 - جناب سعید احمد خان، کیا وزیر جیلخانہ جات ازسراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ پترال میں جیل کی عمارت گزشتہ کئی سالوں سے تیار ہے لیکن تاحال استعمال میں نہیں لائی گئی،

(ب) اگر (ا) کا جواب اجابت میں ہو تو بتایا جائے کہ،

1 - مذکورہ عمارت پر کتنی لاگت آئی ہے،

2 - آیا مذکورہ عمارت استعمال نہ ہونے کے باعث خراب ہو رہی ہے؟

جناب ہدایت اللہ خان افریدی (وزیر جیلخانہ جات)، (ا) جی نہیں، محکمہ جیلخانہ جات نے نئی تعمیر شدہ پترال جیل مورخہ 19-10-1998 کو اپنی عملداری میں لے لی ہے اور قیدیوں اور عملے کو باقاعدہ طور پر وہاں منتقل کر دیا ہے۔

(ب) 1 - نئی تعمیر شدہ پترال جیل پر 22321 ملین روپے لاگت آئی ہے اور باقی ماندہ تعمیری کام مکمل کرنے کیلئے مزید مبلغ 107 ملین رقم کی ضرورت ہے جس کیلئے محکمہ خزانہ سے درخواست کی گئی ہے۔

2 - جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

جناب سید احمد خان، سر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں اور منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کافی کوشش کی۔ بارہ سال سے یہ بلڈنگ ایسے ہی پڑی تھی اور اس کے گرنے کا خطرہ تھا لیکن ایک درخواست کروں گا کہ میں ان لوگوں کا مشکور ہوں جنہوں نے یہ ڈیزائن بنایا ہے اور ایسی جگہ میں یہ جیل بنائی ہے کہ اگر آپ کسی کو جیل میں اندر کر دیں تو سامنے سے ترچ میر ہوگا اور اس سے آگے ایک علاقہ ہے پترال

گول اور درمیان میں آپ وہاں ہرن اور Ibex بھی آپ کو نظر آئیں گے۔ تو میں Request کروں گا کہ وہاں اے کلاس کا بھی کوئی کوارٹر ہو تاکہ سجان صاحب، حاجی عدیل صاحب اور فرید طوفان جیسے لوگ، کسی وقت سجان بھی اس میں شامل ہوں گے  
سر --- (تہتے)

Mr. Speaker: Honourable Baz Muhammad Khan, MPA, to please ask his Question No. 783. Honourable Baz Muhammad Khan, MPA, please.

\* 783 - جناب باز محمد خان، کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں کے سرکی خیل، وزیر، ڈوگر عمرزئی، کونکہ ملک سلیم خان (سر داوئی) اور خواجہ خیل میں ٹیوب ویل تعمیر ہوئے ہیں،

(ب) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مذکورہ سکیموں پر کثیر رقم خرچ کی ہے،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال مذکورہ سکیموں سے پانی کی سپلائی نہیں ہو رہی ہے،

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو،

1 - حکومت نے مذکورہ سکیموں سے عوام کی بہبود کیلئے پانی کیوں جاری نہیں کیا،

2 - مذکورہ سکیموں پر حکومت کی کل کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

حاجی محمد یوسف خان (وزیر آبپاشی)، (ا) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ سکیموں پر درج ذیل رقومات خرچ ہوئی ہیں،

1 - سرکی خیل 23,00,281 روپے

2 - ڈوگر عمرزئی (ویال عمرزئی) 6,52,445 روپے

3 - کونکہ ملک سلیم (مراوٹھر) (سر داوئی) 4,85,000 روپے

(ج) مذکورہ سکیموں سے تاحال پانی کی سپلائی نہ ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں،  
 ٹیوب ویل سرکی خلیل، ٹیوب ویل مذکورہ "تعمیر و ترقی تھل وزیر ایریا" کے تحت مکمل  
 ہوا۔ علاقہ کی کچھ آبادی کے لوگ اپنے لئے چار، پانچ کلومیٹر پر مشتمل علیحدہ لائنیں مانگ  
 رہے تھے لہذا سکیم متنازعہ ہونے کی وجہ سے چالو نہ ہو سکی۔ اب جناب وزیر اعلیٰ سرحد کی  
 ہدایت کے تحت نان اے ڈی پی سکیم کا اسٹیٹ مبلغ 19,65,000 روپے بنایا گیا ہے  
 جس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ لائنیں ڈال کر سکیم چالو کر دی جائیگی۔

ڈوگر عمرزئی (دوویال عمرزئی)، ڈوگر عمرزئی کی سکیم چالو ہے جبکہ ویال عمرزئی سکیم پر  
 دستیاب شدہ فنڈز کے مطابق کام ہو چکا ہے اور صرف لائنیں بچھانا باقی ہے۔ اب اضافی  
 پینے کے پانی کے پروگرام کے تحت سکیم کے بقیہ حصہ کو نظر ثانی اسٹیٹ میں ڈالا گیا  
 ہے جس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ لائنیں ڈال کر سکیم چالو کر دی جائیگی۔

کوٹکہ ملک سلیم خان (مراونز) (سراونی)، اس سکیم پر سید پیر عباس شاہ سینئر کے تعمیر  
 وطن پروگرام کے فنڈز کے مطابق ٹیوب ویل، کمرہ اور بجلی کی سپلائی کا کام مکمل ہو چکا  
 ہے۔ فنڈز کی دستیابی کیلئے بقیہ کام کا اسٹیٹ تیار کیا گیا ہے جس کی منظوری اور فنڈز  
 کی دستیابی پر بھٹایا کام مکمل کر کے سکیم چالو کر دی جائے گی۔

خواجہ خلیل، اس سکیم پر سینئر انور سیف اللہ خان کے دستیاب شدہ فنڈز کے مطابق ٹیوب  
 ویل مشینری کی سپلائی اور بجلی کا کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ لائنیں بچھانے کا کام فنڈز نہ  
 ہونے کی وجہ سے باقی ہے۔ اس کیلئے مبلغ 9,75,000 روپے کا اسٹیٹ تیار کیا گیا ہے  
 جس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی کے بعد بھٹایا کام مکمل کر کے سکیم چالو کر دی  
 جائیگی۔

(د) 1- جیسا کہ جواب جز (ج) میں بیان کیا گیا ہے۔

2- جیسا کہ جواب جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! کہ تاسو اوگورنی جی د جز (ب) پہ جواب کئیں دوی لیکلے دی چه په سکیمونو باندے غومره پیسے لکیدلے دی۔ کہ تاسو جی فکر اوکری، دومره غتے پیسے لکیدلے دی خو هلته خلقو ته هغه فائده نشته، پانپ لائن نشته۔ او د سرکی خیل سکیم جی د 92-1991 سکیم دے او اوس 1998 دے جی، تقریباً سات سال او شو جی او اوسه پورے چه دوی هغه خپله فیصله Implement کولے نه شی نو دا گورنمنٹ هغه د پاره وی۔ زما خو دا Request دے وزیر صاحب ته چه دا ټول سکیمونه، هغه خو د سینیٹرز سکیم نه شوی دی، انور سیف الله خان مهربانی کرے وه، زما په حلقه کئیں کری وو او یو زمونږه پیر عباس شاه صاحب کرے وو او دا دوه سکیمونه هغه وخت کئیں پخپله اے دی پی نه وو کری زما دا Request دے چه دومره پیسے لکیدلے دی او مزید خو به دومره زیاتے پیسے نه لگی جی، صرف هغه د گورنمنٹ د توجه ضرورت دے۔ مهربانی د اوکری چه دے کئیں د مونږ ته هغه پانپ لائن اولگوی چه کوم خائے کئیں نشته او چه کوم خائے کئیں پانپ لائن شته نو د اوبو هغه انتظام د راته اوکری چه هغه شروع شی جی۔

جناب سپیکر، آئریبل منسٹر، پلینر۔

وزیر آبپاشی، جناب سپیکر! هغو پورے د دے اوبو د سکیمونو خبره ده، د دے په خپل خائے خپل یو وزن دے، اهمیت دے خو د دے نه علاوه د باز محمد خان خپل یو وزن دے او د دوی خپل یو اهمیت دے۔ حقیقت دا دے چه باز

محمد خان یو داسے سرے دے چه د دوی د خوش اخلاقی نه یا د دوی د شرافت نه هیخ غوک انکار نه شی کولے۔ حقیقت دا دے جی چه دا مسئله لکه غنگه چه دوی وانی، خو که تاسو اوگوری، زمونږ په دے ملک کښ هیخ غه یو پلاننگ سره نه کیری او د هغه بیا دغه نتیجه راوخی چه هغه شه پایه تکمیل په خانے باندے نیمگرے پاتے شی۔ غو پوره د پبلک هیلتھ انجینیرنگ سوال دے، هغوی دے ضمن کښ خپل فرائض پوره کرے دی، استیمیتونه نه جوړ کری دی، Revised استیمیتونه نه جوړ کری دی۔ دے کښ ټول مفصل جواب دے او هغه هغوی مخکښ پی اینډ ډی او فنانس، لکه غنگه چه طریقہ کار دے، ته لیری دی، غه داسے سٹیج کښ دی۔ زه ستاسو په وساطت باندے خپل محترم رورته دا یقین دهانی ورکوم چه غو پوره زما یا د ډیپارټمنټ سوال دے، مونږ به په دے کښ پوره دلچسپی آخلو، اغسته مو هم ده او نوره به هم اخلو۔ مخکښ د فنډ خبره ده جی، تاسو پخپله په دے باندے ښه پوهیری، دوی هم پوهیری چه هغه یو سسټم دے، د هغه سسټم لاندے پی اینډ ډی او فنانس او د فنډز Involvement پکښ راخی او زه ورته بیا دا یقین دهانی ورکوم چه غو پوره زما سوال دے As a Minister یا د ډیپارټمنټ سوال دے، مونږ به په دے کښ انشاء الله پوره دلچسپی اخلو او زمونږ به دا کوشش وی چه دے ته فنډز ملادو شی او دا سکیمونه پایه تکمیل ته اورسی۔

جناب باز محمد خان، جناب سپیکر صاحب! زه د وزیر صاحب ډیره شکریه ادا کومه او دا توقع لرم چه غو پوره دوی وزیر وی نو د دوی په وزارت کښ به زما دا سکیمونه Complete شی۔ زه ډیره شکریه ادا کومه۔

Mr. Speaker: Honourable Baz Muhammad Khan, MPA, to please ask his Question No. 787.

\* 787 - جناب باز محمد خان، کیا وزیر برائے آبپاشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ —

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں علاقہ ایل خیل میں دو سکیمیں، ایل خان نمبر 1 اور ایل خان نمبر 2 بنائی گئی ہیں،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دونوں سکیمیں کافی عرصہ سے مکمل ہیں،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایل خیل نمبر 2 سے پانی کی سپلائی جاری ہے جس کیلئے والوین، چوکیدار اور آپریٹر کی ضرورت ہوتی ہے،

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اجابت میں ہوں تو مذکورہ ٹیوب ویل سے بغیر آپریٹر اور چوکیدار اور والوین کے کس طرح پانی کی سپلائی جاری ہے اور حادثے یا چوری کی صورت میں ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟

حاجی محمد یوسف خان (وزیر برائے آبپاشی)، (ا) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، مگر ایک سکیم کو واپڈانے بجلی کا کنکشن ادائیگی کے باوجود نہیں دیا۔

(ج) جی ہاں، پانی کی سپلائی مالک زمین کی وساطت سے جاری ہے۔ حال ہی میں صوبائی حکومت نے ایک آپریٹر اور ایک چوکیدار، والوین کی آسامیاں مہیا کی ہیں اور موزوں امیدوار قواعد و ضوابط کے مطابق بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

(د) مفصل جواب جز (ج) بالا میں دیا جا چکا ہے۔

جناب باز محمد خان، زہ د وزیر صاحب دیر مشکور یم۔ جی ما دا سوال سخہ وخت کتب کرے وو، نو هغه وخت کتب دغه سینکشن شوی نہ وو۔ د هغه

نہ روستو دوی پخپلہ دلچسپی اغستے ده او دا پوستونه اوس د دوی پہ  
ذاتی دلچسپی باندے سینکشن شوی دی۔ زہ دیر مشکوریمہ، جی۔

Mr. Speaker: Honourable Najmuddin Khan, MPA, to please ask  
his Question No. 822.

\* 822 - جناب نجم الدین، کیا وزیر برائے آبپوشی از-دراہ کرم ارشاد فرمائیں

گے کہ۔

(ا) محکمہ پبلک ہیلتھ نے دیر ٹاؤن میں اب تک واٹر سپلائی کی کل کتنی سکیمیں مکمل کی  
ہیں اور کتنی نامکمل ہیں، تفصیل فراہم کی جائے:

(ب) دیر ٹاؤن میں جو پانی پینے کیلئے استعمال ہو رہا ہے، وہ حفظانِ صحت کے مطابق پینے  
کے قابل ہے:

(ج) اگر (ب) کا جواب نفی میں ہو تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

حاجی محمد یوسف خان (وزیر برائے آبپوشی)، (ا) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے دیر  
ٹاؤن میں آبپوشی کی کل چار سکیمیں مکمل کی ہیں اور دو جاری سکیموں پر مقامی تنازعہ اور  
عدالت میں مقدمہ کی وجہ سے کام بند ہے، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	منصوبہ کا نام	تکمیل سال	لاگت
1-	آبپوشی سکیم دیر ٹاؤن	1977-78	24,59,000 روپے
2-	توسیع آبپوشی سکیم دیر ٹاؤن	1980-81	5,69,000 روپے
3-	آبپوشی بالائی دیر ٹاؤن	1982-83	4,19,000 روپے
4-	آبپوشی سکیم دیر ٹاؤن فیز 2	1988-89	26,51,000 روپے
5-	دیر خاص کیلئے آبپوشی سکیم پر پچانوے فیصد خرچ ہوا ہے۔ بقیہ بیکاری نالہ پر مقامی		

تنازعہ کی وجہ سے کام بند پڑا ہے۔ تنازعہ ان کے حقوق پر ہے

6۔ آبپاشی سکیم، ٹریٹمنٹ پلانٹ پر عدالت میں مقدمے کی وجہ سے پہلے کام مکمل نہ ہو سکا جس پر کام دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔

(ب) دیر ٹاؤن میں دریا کے علاوہ پینے کے پانی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ دیر ٹاؤن کیلئے دریا سے پانی لیا گیا ہے جو کہ برساتی موسم میں اکثر گدلا رہتا ہے اور حفظانِ صحت کے اصولوں پر پورا نہیں اترتا۔

(ج) دیر ٹاؤن میں پینے کے پانی کا مسئلہ حل کرنے کیلئے نرگاہ خورژ نزد لواری سرنگ سے آبپاشی سکیم تیار کرنے کا ایک منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 1998-99 میں شامل کیا گیا ہے۔ آزمائشی بنیادوں پر عنقریب کام شروع کیا جائیگا۔ کامیاب تکمیل کے بعد پانی کی آلودگی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائیگا۔

جناب نجم الدین، د افسوس خیرہ دادہ جی کہ تاسو پہ دے کنبن دا جز (ب) اوگوری او دے تہ تاسو سوچ اوکری نو دوی دا تسلیم کرے دہ چہ ہلتہ خلقوتہ د حفظان صحت د اصولوں مطابق صحیح اوبہ نہ ملاویندی۔ زما یو درخواست دے، دیر ٹاؤن تاسو ہم لیدلے دے، شکر الحمد لله راغلی یئی، دے تولو ایم پی ایز صاحبانو ہغہ علاقہ لیدلے دہ۔ د ہغہ آبادی چہ کومے اوبہ ورلہ دوی دغہ خایونو لہ ورکوی، پچاس، ساہہ ہزار دہ۔ دوی پخپلہ د دے سوال پہ جواب کنبن دا لیکلی دی چہ دا اوبہ تہیک نہ دی۔ د دے د پارہ مخکنیں ہم مونہ درخواست کرے وو، دا کوم چہ د دیر د ٹاؤن د پارہ جی دوی د نرگاہ سکیم وائی 1998-99، د دے دا دریم کال دے چہ د دے Approval شوے دے، د دے منظوری شوے دہ او پی۔ سی ون او د ہر شخہ نے منظور شوی دی، زہ صرف د منسیر صاحب نہ دا سوال کومہ چہ ولے

هغوی انسانان نه دی جی؟ هغه خلق چه په دے مرضونو کښ مبتلا کیری، دا دوی پخپله تسلیم کرے ده، او د هغوی حالات خرابیږی، ورځ په قیامت باندے به منسټر صاحب، ضمنی سوال م دا دے چه د دے ضمانت اخلی په ورځ د قیامت چه د هغوی غه نقصان او شو، د هغه ذمه وار به دے وی یا دا حکومت به وی۔ جی ما ته د دا خبره اوکری چه د دے اوبو د پاره دے غه بندوبست کولے شی او غه طریقہ کار جوړولے شی؟

جناب سپیکر، آریبل منسټر، پیز۔

وزیر برائے آبپاشی، جناب سپیکر! نجم الدین خان خو منلے شوے داسے شخصیت دے چه په هاؤس کښ دے همیشه د پاره داسے غوندے یو ماحول جوړوئی چه هغه ټول پرے مونږه اوخاندو او خوشحالی راشی۔ د ده خو ډیر احترام دے، ډیر قدر دے۔ عرض دا دے جی چه حقیقت دا دے چه دا سکیم غه وخت کیدو، پکار دا وه چه هغه وخت سره په دے باندے دا بحث شوے وے چه دا اوبه موزون دی یا دا اوبه موزون نه دی؟ دا خو زور سکیم شوے دے جی۔ غو پورے چه د محکمہ دا خبره دوی سره منی چه د اوبه تھیک نه دی، خو دا زړه خبره ده چه اوس کوم سن کښ شوے دے، پکار دا وه چه هغه وخت سره دا خبره شوے وے نو دے نه به مقصد راوتلے وو۔ چه یو سکیم نه دے شوے او په هغه باندے اعتراض اوشی نو هغه صحیح طرف ته لار شی۔ چه یو شے اوشی او کلونه پرے تیر شی، د هغه باوجود چه دوی د پاره بل سکیم جوړ شوے دے، هغه Approve شوے هم دے، د هغه ټینډر هم شوے دے، اوس صرف د طریقہ کار مطابق د هغه Administrative approval نه، د ټیکنیکل سینکشن نه روستو بیا پی اینډ

دی تہ عخی، پی ایندہ دی والا فنانس تہ لیکئی، فنانس والا فنڈ ریلیز کری۔  
اوس چہ دا فنڈز کوم وخت ریلیز شی نو پہ ہفہ باندے بہ کار شروع شی او  
دا مسئلہ بہ ددوئی انشاء اللہ ختم شی۔

جناب نجم الدین، سر! زما درخواست دے جی۔ زہ دا وایمہ جی، دا مخکنے  
ما اوونیل چہ دا درے کالہ مخکنے Approve شوے دے، دا د 1997-98 اے  
دی پی سکیم دے، د اوسہ پورے دا د پی ایندہ دی نہ او نہ وتلو او دا تسلیمی  
جی، دا خبرہ تسلیمی چہ دا اوبہ زہر دی۔ دا چہ خلق مخکنی، د دے نہ  
خلقو کتب مرضونہ پیدا کیری او د دے نہ خلق مری او د ہفے باوجود ما تہ  
وانی چہ دے خاندی جی۔ خاندنہ، پہ خیل خان پورے خاندنہ حکہ چہ مخہ  
حالات دی نن، د دے نہ دا پوزیشن جور شوے دے چہ د دغہ سکیم د پارہ  
مونر دا سوال کوو منسٹر صاحب تہ چہ ہلتہ د پہ دیر کتب ددوئی میتنگ  
راوغواری او یا د پہ ہفہ خانے کتب ددوئی دا افسران کینوئی او پہ ہفہ خانے  
باندے پہ دے باندے کار شروع کری۔ پروخہ کال د دے تیندر شوے وو او  
اوسہ پورے فنانس پیسے نہ دی ریلیز کرے۔ دا خو۔۔۔۔

جناب سپیکر، کوشش اوکری چہ موقعے تہ لار شی، لار نے اوگوری۔ نجم  
الدین خان بہ تاسو Invite کری، موقع اوگوری۔

وزیر برائے آبوئی، جناب سپیکر! ما خو ددوئی تہ دا ونیلی وو او زہ ورتہ  
اوس ہم دا وایم چہ As a Minister بہ زہ سپورٹ کوم او As a MPA ددوئی  
د سپورٹ کوی او دا خبرہ خو پورے د پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ دہ، نو  
ہغوی خو Already یو سکیم جور کرے وو، ہفہ نے Approve کرے دے  
او د ہفہ تیندر نے ہم کرے دے۔ اوس پاتے شو فنانس او پی ایندہ دی، ہفہ پہ

دے ہم پوهیڑی، تاسو پرے ہم پوهیڑی او زہ ورتہ دا یقین دھانی ورکوم

چہ زہ بہ د دوی سرہ د دوی نہ زیاتہ دلچسپی پکین اخلمہ As a Minister

incharge of the Public Health Engineering Department.

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for tea break and we will re-

assemble after half an hour.

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی چانے کیلئے آدھے گھنٹے کیلئے ملتوی ہوگئی۔)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

### اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر، معزز اراکین اسمبلی، جناب سردار محمد مشتاق نے 10-12-1998 اور

11-12-1998، جناب فرید خان طوفان، جناب سلیم سیف اللہ خان اور جناب ارباب محمد

ایوب جان نے 10-12-1993 کیلئے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں، تو Is it the

desire of the House that leave may be granted to the honourable Members?

(تحریر منظور کی گئی۔)

Mr. Speaker: The leave is granted.

یو منٹ حاجی صاحب، صبا د پارہ ہفہ ایڈ جنرنمنٹ موشن ایڈمٹ

دے فار ڈسکشن، بہاشا دیم او دیامیر، نو د جمعے ورخ دہ، پرون ہم داسے

سرسری غوندے خبرہ شوے وہ او پہ ہفے باندے بہ Naturally دیر ممبران

صاحبان بلکہ گورنمنٹ بہ پرے ہم دیرے خبرے کوی نو کہ، تاسو مناسب

گنری نوچہ د سب د پارہ د ہفہ Rules relaxation د پارہ موشن موو کرئی چہ

Questions' Hour د سب د پارہ Suspend شی - ستاسو پہ دے باندے غہ خیال

دے؟ تھیک دہ جی؟

جناب زرین گل خان، ہنہ جی دیر اہم تحریک التواء دے، زہ خو وایم چہ کہ نورہ بتولہ کارروانی معطلہ کریں او پہ دغہ باندے خبرہ اوکریں۔

جناب سیکر، ہم دغسے بہ اوکرو، زما خیال دے چہ اوشی۔ thank you.

جی، حاجی صاحب!

حاجی محمد عدیل (ڈپٹی سیکر)، جناب سیکر! اگر آپ کی اجازت ہو، جیسا کہ آجناب کو بھی علم ہے کہ دنیا بھر میں خواتین کے ساتھ تشدد کیا جاتا ہے، اس حوالے سے آج ساری دنیا میں خواتین کا دن منایا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں ایک Procession پشاور پریس کلب سے نکلا جس میں اس صوبے سے تعلق رکھنے والی مختلف خواتین شامل تھیں۔ صوابی سے خواتین کا وفد آیا، نوشہرہ سے آیا، پشاور سے تھا، ٹراہیل ایریاز، کوہاٹ اور پتہرال سے خواتین تھیں اور اس Procession میں شامل لوگوں نے آکر آپ سے بھی ملنا تھا لیکن اتفاق سے جب وہ Procession اسمبلی کے گیٹ پر پہنچا تو اس وقت اسمبلی کی کارروائی ہو رہی تھی اور آپ مصروف تھے۔ اس Procession میں مختلف جماعتوں کے نمائندے بھی تھے، پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے آفتاب شیرپاؤ خان تھے اور مسلم لیگ کی جانب سے بعد میں صوبائی وزیر تعلیم، اسفند یار امیرزیب آکر اس Procession کے شرکاء سے ملے، عوامی نیشنل پارٹی کی نمائندگی میں خود کر رہا تھا اور اسمبلی کے گیٹ پر ہماری قائد، بیگم نسیم ولی خان صاحبہ اس Procession سے آکر ملیں۔ اکرم خان درانی جمعیت علماء کی جانب سے تھے۔ اس کے علاوہ بہت ساری ایسی سیاسی جماعتیں جن کے نمائندے اس اسمبلی میں نہیں ہیں، ان کی بھی نمائندگی اس Procession میں ہو رہی تھی، فیڈریشنز تھیں، یونینز تھیں، وکلاء تھے تو جیسا کہ مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ میں آپ کی وساطت سے اسمبلی میں ان کے پارٹنر آف ڈیمانڈ

آف انٹرنیشنل ہیومن رائٹس ڈے، 10 دسمبر 1998 کے حوالے سے بات کروں کہ دنیا میں آج سے پچاس سال پہلے یعنی 1948 میں پارٹر آف ڈیمانڈز پیش کیا گیا تھا جس میں خواتین کے ساتھ گھروں میں جو تشدد ہوتا ہے یا جہاں وہ سروس کرتی ہیں یا Otherwise ان کے حقوق کے حوالے سے جو پارٹر آف ڈیمانڈ ہے، تاہم قسمتی سے پچاس سال گزرنے کے بعد بھی ہمارے ملک میں کوئی ایسا قانون یا ایکٹ پاس نہیں کیا گیا، تو اس Procession میں خواتین کی نمائندگی جو خواتین کر رہی تھیں، انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے اس ایوان سے کہ ایک ایسا بل پراونشل اسمبلی میں پیش کیا جائے، اور یہ مطالبہ تمام جماعتوں کے نمائندوں نے بھی کیا ہے، جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ حکومت کی طرف سے بھی ان کو Recieve کرنے والوں میں اسفندیار امیرزیب (صوبائی وزیر) شامل تھے اور انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ ہم ایسا ایک بل اسمبلی میں Introduce کریں گے جو پارٹر آف ڈیمانڈز آف انٹرنیشنل ہیومن رائٹس فار وومن کے مطالبات پر مبنی ہو۔ تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ جو بات میں کر رہا ہوں اور حکومت بھی ہمارے ساتھ اس میں شریک ہے تو یہ ایوان اجازت دے کہ ہم ایک ایسا بل یا پھر اگر حکومت چاہے تو حکومت کی جانب سے یا آپ چاہیں تو پرائیویٹ ممبر کی جانب سے ان کی رضا کے ساتھ ہم ایک ایسا بل اس صوبے کی اسمبلی میں Introduce کریں جو خواتین کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے ہو۔ جناب سپیکر! اس وفد کی بڑی خواہش تھی کہ وہ آپ سے بھی ملیں لیکن اتفاق ایسا تھا کہ آپ اجلاس کی صدارت کر رہے تھے اور میں بھی یہاں موجود نہ تھا ورنہ شاید مجھے موقع مل جاتا کہ میں آپ کی جگہ اجلاس کی صدارت کرتا لیکن چونکہ میں اس جلوس میں آپ کی نمائندگی کر رہا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ آج ہم اس اسمبلی کے اجلاس میں اس بات کا عہد کریں کہ جلد ہی اس ایوان میں ہم ایک ایسا بل پیش کریں گے جس میں خواتین کے حقوق کو تحفظ دینے کیلئے جو قانونی سقم ہے،

اس کو ہم دور کریں گے اور وہ بل اس چارٹر آف ڈیمانڈز کے مطابق، اس کی روشنی میں پاس کیا جائے گا۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، جناب سپیکر صاحب! -----

جناب سپیکر، ایک منٹ جی، میں ذرا ایک وضاحت کر دوں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ حاجی صاحب نے میری Representation وہاں پر کی ہے۔ ویسے مجھے ان سے سخت لگتا ہے، یہ دو تین روز پہلے میرے پاس آئے تھے اور یہاں میرے ساتھ باقاعدہ وقت Fix کیا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ ساڑھے نو بجے آپ آجائیں لیکن وہ کہہ رہے تھے کہ نہیں، ساڑھے نو بجے وہاں سے ہم سٹارٹ لیں گے اور دس بجے اسمبلی آئیں گے۔ کل تک تو ان کا میرے ساتھ یہ وعدہ تھا کہ وہ دس بجے اسمبلی پہنچیں گے۔ میں ساڑھے دس بجے تک وہاں اپنے چیمبر میں بیٹھا رہا، پھر تقریباً پونے گیارہ بج گئے۔ پونے گیارہ بجے یہ مجھے اطلاع دیتے ہیں پی آر۔ او کے ذریعے، حالانکہ ویسے بھی ہمارے بھائی ہیں 'They have got the right to criticise, پرپرس والوں کا یہ بالکل حق بنتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ اسمبلی کی کارروائی عموماً آدھ گھنٹہ نیٹ شروع ہوتی ہے لیکن میں معمول سے زیادہ پینتالیس منٹ تک وہاں بیٹھا انتظار کرتا رہا۔ پینتالیس منٹ بعد ان کا Message آیا کہ ہم اب روانہ ہوں گے تو میں نے کہا کہ اب ان سے یہ کہیں کہ چونکہ 'Questions' Hour ہے تو میں کوشش کروں گا کہ ساڑھے گیارہ بجے ختم کر کے ان کا استقبال کروں اور جو بھی پروگرام ہو، وہ ہو جائے۔ تو جس طرح آپ نے فرمایا کہ یہاں پر سیشن جاری تھا اور Questions' Hour شروع تھا پھر بھی میں آپ کو یہ بتا دوں حاجی صاحب 'This is for the Press to note it کہ نجم الدین خان کا Question on تھا، ان کو ایک دو دفعہ جواب ملا تھا پھر بھی نجم الدین خان باتیں کر رہے تھے۔ اکرم خان کا بھی کچھ اس طرح کا معاملہ تھا، میں نے ایک دفعہ ان سے بھی کہا کہ وہ ذرا تشریف رکھیں اور I am

thankful to him کہ وہ بیٹھ گئے۔ ان کو میں نے چھوڑا تو ایک اور آئریبل ممبر پھر بھی اٹھے تھے اور میں نے Immediately کہا کہ، "The sitting is adjourned"۔ صرف اسلئے کہ میں نے ان کو ساڑھے گیارہ بجے بتایا تھا تو ساڑھے گیارہ بجے پھر میں روانہ ہوا اور جب موٹر شیڈ تک پہنچا تو وہ واپس آگئے اور انہوں نے کہا کہ وہ Disperse ہو چکے ہیں، تو اب ہم کیا کریں؟ یہ تمام انٹرنیشنل فورم کی باتیں کرتے ہیں اور ڈسپن کا ان کا یہ حال ہے 'This is no good, I realised' کہ یہ ان کی بالکل اچھی بات نہیں۔ میں نے بعض بعض ممبران کی دل شکنی بھی کی، ان کو پورا ٹائم بھی نہیں دیا اور پھر بھی جو ٹائم انہوں نے Fix کیا تھا، ایک کا بھی غلط، دوسرے کا بھی غلط اور تیسرے کا بھی غلط۔ تو خیر، بہر کیف یہ میں نے چونکہ آپ نے بار بار کہا کہ آپ سیشن میں تھے ---

++

ڈپٹی سپیکر، جناب سپیکر! آپ کی مجبوری کا ہمیں واقعی احساس ہے لیکن جناب سپیکر۔

++

جناب محمد ایوب خان آفریدی، جناب! یہ ان کا قصور نہیں ہے۔ حاجی صاحب نے کہا کہ آپ کی نمائندگی یہ کر رہے تھے اسلئے وہ نہیں آئے۔ انہوں نے ان سے یہ کہہ دیا تھا

سر-----

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! میں ویسے آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب اسمبلی کا سیشن شروع ہوتا ہے تو پینل آف چیئرمین بھی ہم Announce کرتے ہیں، تو ان سے کام لے لیا کریں۔

جناب سپیکر، وہ پینل آف چیئرمین ہوتا ہے لیکن جب ایک Process ہو اور ٹائم اس کیلئے Fix ہو One hour، تو وہ One hour extend بھی نہیں ہو سکتا اور پینل آف چیئرمین میں جو چیئرمین صاحب ہیں، وہ بھی آج موجود نہیں تھے اور میں کس کس

کو ڈھونڈتا؟ اور آپ بھی ماشاء اللہ جلوس میں بہت خوش ہوتے ہیں اور مجھے % 100 یقین ہے (قہقہے) اور یہ میری خوشی ہے کہ کل انشاء اللہ میں آپ کے سب فونوز بڑے مزے سے دیکھوں گا۔ جی اورنگزیب خان!

وزیرِ بلدیات، جناب سپیکر صاحب! -----

جناب سپیکر، وہ بات کر لیں تو پھر آپ بات کریں۔

جناب محمد اورنگزیب خان، محترم سپیکر صاحب! جو بات آپ نے کہی، میں نے یہ سوچا کہ شاید آپ اپنی بات نہ کہہ سکیں یا وضاحت نہ کر سکیں۔ میں جب یہاں سے نکلا تو کوئی دس بارہ آدمیوں کا جلوس جا رہا تھا تو میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوگئی ہے؟ میں حیران ہوا۔ جب میں نے اپنے کمرے سے دیکھا تو آپ جا رہے تھے تو میں سمجھ گیا کہ سپیکر صاحب جلوس سے ملاقات کیلئے جا رہے ہیں جیسے کہ چٹ آئی تھی۔ تو میں صرف یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ آپ نے اپنی کوشش کی ان سے ملنے کیلئے، آپ نہ مل سکے اور وجوہات آپ نے بتا دی ہیں۔ میں صرف اسلئے کھڑا ہوا تھا کہ شاید آپ اپنی بات نہ کہہ سکیں تو آپ کی طرف سے میں کہنے والا تھا۔

جناب اکرم خان درانی، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ جناب سپیکر صاحب! یو خو دا راغلے وو او بل جی د اسمبلی گیت تہ د ویٹرنری ڈاکٹرانو یو دیر غت جلوس راغلے وو۔۔۔۔

جناب سپیکر، چہ لو ددے جواب دایوسف ایوب خان ورکری۔

وزیرِ بلدیات، حاجی صاحب نے جو بات کی ہے تو ہمیں اس چیز پر کوئی اعتراض نہیں

Unanimously/joint bill, resolution or what-ever-so, we can sit ہے

Has been taking ہمیشہ صورتہ سرحد together and work out the modalities.

the lead in these new things. Probably we were the first one to

move a resolution for Women seats in Pakistan, if I am not wrong.

میرا خیال ہے کہ کسی اور صوبے نے Move نہیں کیا۔ تو اچھی اور Positive چیزوں میں اگر ہم Lead لیں تو It is a good thing, ایک اچھی Outlook صوبے کو ملتی ہے اور I think, it is a good thing. ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بہر حال سیشن بھی کافی لیٹ شروع ہوا ہے، آپ کو بھی کافی زحمت اٹھانی پڑی لیکن میں نے دیکھا ہے کہ کافی عرصے سے کم از کم اخباروں میں حاجی صاحب کی تصویریں نہیں آ رہی تھیں تو جو پچھلے ہفتے 'دس دن کی کمی تھی' کل وہ انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر، جی، 'اکرم خان درانی'!

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! شکر یہ۔ جناب سپیکر صاحب! دلته بہر پہ دے گیت باندے یو جلوس راغلے وو، پہ ہفے کنبں دا ویترنری ڈاکٹرز وو۔ یو خود ہغوی دا شکوہ وہ چہ پہ دو سو چالیس کسانو باندے مشتمل یوہ پر امن جلوس ہغوی ہلتہ د یونیورسٹی نہ راوستو د خپلے مطالبے د پارہ دلته اسمبلی تہ او د ہرچا دا حق جو ریریری چہ غوک ہم دلته راخی او خپل فریاد راوری او د ہغوی غوک دلته نمائندگی اوکری، نو پہ ہفے باندے ہغوی دا وئیل چہ صرف ہغوی خہ مخصوص کسان ہیر پہ تکلیف سرہ راورسیدل او نورو تہ رکاوٹونہ وو دلته د راتلو د پارہ، لکہ گورنمنٹ مونر تہ اجازت نہ را کوو چہ مونرہ د جلوس پہ شکل کنبں راغلے وے بلہ دا جی چہ د ہغوی خپلے خہ مطالبے دی۔ دلته لکہ پہ پاکستان کنبں مغلور صوبے دی پہ ہفے کنبں پہ ہرہ صوبہ کنبں، پہ پنجاب کنبں ویترنری ڈاکٹرز دی، د ہغوی بہرتیانے کیری او مختلف قسم ہلتہ جی فارمز دی چہ د ہفے نہ د پنجاب صوبہ مستفید کیری۔ داسے جی پہ سندھ کنبں دی۔

زمونڙه هم داسه يوه صوبه ده چه دلته قدرتي غريزه علاقه هم زياته ده او  
 داسه زمکه هم شته ده چه هلته د خناورو د فارمنگ پروگرام شروع  
 كيدے شي۔ يوه خبره دا وه جی چه د دوی دا گله وه چه دلته په هری چند  
 كښ او خبه كښ د گورنمنټ فارمز وو او هغه اوس گورنمنټ بند كړی  
 دی۔ په هغه كښ ډیر خلق په روزگار وو او ورسره بیا د هغه نه مختلف  
 قسم غیڙونه لکه شوده یا غوری به د دے صوبے خلقو ته مهیا كیدل۔ بله جی  
 دا چه لکه د دوی دا یو چارټر آف ډیمانډز دے چه په هغه كښ دوی لیکلی  
 دی چه زمونڙه په دے صوبه كښ چار سو ستانیس پوستونه وو۔ مخکنی د  
 گورنمنټ پالیسی دا وه چه د دے چار سو ستانیس پوستونو د پاره ډاکټرز  
 پکار وو خو چونکه په هغه وخت كښ ویترنری ډاکټران نه وو نو د هغه د  
 پاره په هغه وخت د ضرورت چلولو د پاره ویترنری ډسپینسران Appoint  
 شوی دی، نو اوس دوی وائی چه په دے صوبه كښ خو کوالیفائیډ  
 ویترنری ډاکټرز موجود دی او هغوی ته د دا موقع ملاؤ شي۔ چونکه په یو  
 وخت كښ ضرورت وو او هغه ډسپینسرز به هغه كار كوو او نن چونکه د  
 خدائے فضل دے، په دے صوبه كښ چار سو ستانیس پوستونه دی او د هغه  
 نه علاوه جی په زرگونو بانډے ویترنری ډاکټرز موجود دی چه د هغوی  
 تعیناتی پرے اوشی۔ بله ئے جی دا خبره وه چه كمیشن پینځه كسان، یو  
 ډاکټر رشید خان، ډاکټر فخرالاسلام، ډاکټر امجد، ډاکټر انور خان كړی دی  
 او ډیپارټمنټ ته ئے لیکلی دی خو دلته چه جی مونږه پاڅونو د گورنمنټ د  
 طرف نه دا یوه خبره کیږی چه زمونږه سره Sanctioned posts نشته دے،  
 كمیشن ته مونږه اولیږو نو هغه د دے Process ډیر لیت شي او د دے

غریبانو خو کمیشن دیپارٹمنٹ ته لیکلی دی او د دوی سلیکشن نے کرے دے او تاسو د دوی تقرری اوکری۔ نو زمونر گزارش دا دے د گورنمنٹ نه چه دا خو زمونر د صوبے د پاره دیره ضروری ده او خلتو ته یو تربیت ورکول دی که هغه په خناورو کنب دی او که هغه په مرغانو کنب دی او که په بل هغه کنب دی چه د دے صوبے خلق د دے باکترانو د تربیت نه هغه مستفید شی۔ او مهربانی به د گورنمنٹ وی چه هغه پوستونه چه کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر، اکرم خان، نور هم گورنی دیر زیات دا پوائنٹ آف آرڈر دی۔

جناب اکرم خان درانی، سپیکر صاحب! زه ستاسو مشکوریم او خپله خبره ختموم۔ او د گورنمنٹ نه جی زمونرہ دا مطالبه ده چه دوی د په هغه خپلو پوستونو باندے Appointment اوکری او که پوستونه نه وی نو مونرہ د پوستونو د Sanction د پاره هم مطالبه کوو۔

جناب سپیکر، دوه بجے چه شی نو د چا چه هغه پاتے کیری هغه به سبا دا نه وانی چه مونر له نه پانم رانه کرو۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر، جی!

جناب محمد ایوب خان آفریدی، سر! یہ اسمبلی۔۔۔۔

میاں افتخار حسین، جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر، دوی مخکنے پاسیدی وو۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، سر! اسمبلی کی اتنی اہم کارروائی ہوتی ہے اور ان باتوں میں یونہی ضائع ہوتی ہے۔ اس کا طریقہ کار ہے، کوئی توجہ دلاؤ نوٹس دیں، کچھ اور دیں۔ سر! اتنا ٹائم ضائع ہوتا ہے، مہربانی کریں جی یہ کارروائی ختم ہو تاکہ ہم ٹائم پر چلے

جائیں۔

میال افتخار حسین، جناب سپیکر صاحب! بعضے خبرے داسے وی چہ -----

جناب سپیکر، نہ، دا ہغوی لہ پکار دی چہ د چا دا نور غیزونہ پاتے وی چہ ہغوی پاغی او خبرہ اوکری۔ عبدالرحمان خان ناست دے او داسے نور ناست دی، ددوئی دا Matters پاتے دی۔

میال افتخار حسین، یرہ جی، مونڑہ خونے پہ دے گیت باندے شپڑ اووہ خلہ رایسار کرو، نو مونڑ وایو چہ دا فریاد کہ ایمر جینسی کتب اوشی نو سبا بہ ہغوی گیت تہ نہ راخی۔ دغہ داسے دہ چہ -----

جناب سپیکر، کوئی چہ غہ مو خوبنہ وی۔

میال افتخار حسین، دغہ داسے دہ چہ د کومو ڈاکترانو خبرہ اوشوہ، زہ د ہغے پہ تفصیل کتب نہ خم، خو داسے دہ چہ دغہ د پینخو کالو راسے مسئلہ دہ او سنجیدہ مسئلہ پہ دے وجہ دہ چہ خمونڑ دا بتول ڈاکتران لاهور تہ خی، ہلتہ تعلیم حاصلوی۔ یو خو پہ دے صوبہ کتب د ہغوی د تعلیم د حاصلولو د پارہ غہ بندوبست نشتہ دے۔ د ایف ایس سی نہ پس ہغوی لارشی او غوک خلور کالہ او غوک شپڑ کالہ کورس کوی او ہغوی چہ دلته راشی نو دا د پینخو کالو نہ دب پراتہ دی او دومرہ دغہ دے چہ اوس دا کوم کسان دلته کتب راغلی وو چہ د سحر نہ کم از کم تر دولس بجو پورے ہغوی دلته پہ دے گیت باندے ولار وو، مونڑ تہ ئے او وئیل، مونڑ وئیل چہ ستاسو دا فریاد بہ مونڑ ہغوی تہ اورسو۔ نو کہ د دے پہ سنجیدگی سرہ غور اوشو خکہ چہ ہغوی سرہ یوہ وعدہ شوے وہ، خلور سوہ او اوویشٹ پوسیتونہ یو ہانم کتب حکومت وئیل چہ دا مونڑ دوئی تہ ورکوو خو تر اوسہ پورے

هغوی د پینځو کالو نه آویزان دی۔ نوزه نور وخت پرے نه اخلم چونکه نور ممبران هم خفه کیری خو د هغه خلقو د وجه نه چه هغه زرگونه ډاکټران دی او بهر پراته دی او خمونږ د خلقو ډیمانډ دے، تر اوسه پورے خمونږ د حیواناتو علاج ډسپنسران کوی۔ نو پکار ده چه په هغه باندے ډاکټران Appoint شی او مونږ سره Available ډاکټران شته دے چه هغوی ته خپل حق ورکړی۔ مهربانی۔

جناب افتخار الدین، جناب سپیکر صاحب! عرض مے دا وو چه د دے خپل طریقہ کار دے او هم د هغه مطابق د راشی۔ گوری جناب، خمونږ داسے یو ډیر معصوم غوندے قرارداد راغله دے نن، د ډیرے مودے بعد راغله دے خوزه په دے۔۔۔۔

جناب سپیکر، هغه خو ما مخکنی ونیلی دی چه دوه بجے شی نوزه به اجلاس ختموم چه د چا هر مخه معصوم وی او که غیر معصوم وی۔ ولے چه اوس په پوائنټ آف آرډر باندے به غوک دوی له جواب ورکوی؟ No body is going to reply.

جناب افتخار الدین، جناب سپیکر صاحب! خدا خپل معزز روڼرو ته دا خواست وو چه لږ غوندے د ټاټم خیال اوساتی که مخه داسے دغه لری نو تاسو راشی۔۔۔۔

### تخاریک التواء

Mr. Speaker: Haji Abdur Rehman Khan to please move his adjournment motion No. 285.

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ "جناب سپیکر! معمول

کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے اور وہ یہ کہ پچھلے سال گنے کی قیمت فی ٹن گیارہ سو روپے تھی جبکہ اس سال اتنی ہنگامی کے باوجود آٹھ سو پچھتر روپے فی ٹن ہے جس کی وجہ سے غریب زمینداروں میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہذا اس پر بحث کی جائے۔"

جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو دیر مشکوریمہ۔ دا یوہ دیرہ اہمہ معاملہ وہ۔ پروس کال ملونو مونہ لہ سرکاری نرخ چہ لگوو دا گیارہ سو روپے تہن ووہ نہ سرکاری نرخ گیارہ سو روپے نہ وو۔ یو منت تاسو ما پریردئی چہ زہ خپل اعداد و شمار پورہ اوگورم۔۔۔۔

جناب سپیکر، پہ دے کنہ تاسو دا لیکلی دی "کہ پچھلے سال گنے کی قیمت فی ٹن گیارہ سو روپے تھی جبکہ اس سال اتنی ہنگامی کے باوجود آٹھ سو پچھتر روپے فی ٹن ہے۔"

حاجی عبدالرحمان خان، او جی، آتھ سو پچھتر روپے۔ تاسو جناب اوگوری، دا پرچے م ورسرہ کرے دی، ساتھ نے اوگوری، دوانرہ پرچے دی۔ فی تہن نے پہ گیارہ سو روپے باندے اغستو خزانہ شوگرملز او مردان شوگرملز او غنخکال پہ آتھ سو پچھتر اخلی نو دو سو پچیس روپے فی تہن کھے دے۔ جناب سپیکر صاحب! پہ یو تہرک کنہ کہ لس تہنہ وی نو دو ہزر، دو سو پچاس روپے د زمیندار پہ گنی کنہ کھے راغے۔ تاسو اوس پخپلہ دا اندازہ اولگوئی چہ پروس کال غہ وجہ وہ چہ دوی گیارہ سو اخستل او سخکال غہ وجہ دہ چہ سرہ د گرائی، چہ کال پہ کال پہ دے ملک کنہ زیاتیری او د زمیندار غمخیز چہ دے نو دا ولے ارزانیری؟ جناب سپیکر صاحب! ما بیگاہ پہ دے باندے حساب کرے دے چہ پینخہ ملونہ دی، دا یو داسے عجیبہ حکومت دے چہ د پینخو ملونو خاطر کوی او د زرگونو زمیندارو پچیس

لاکھ روپے دیلی، زہ دا ثابتولے شم چہ دا د زمیندار د جیب نہ خی او دا کارخانہ دارو، پینخو کسانو لہ ورخی۔ جناب، او ہر کال د گنی نرخ زیاتیہی۔ پہ 1996 کنس چہ سرکاری نرخ چہ سو روپے فی تہن وو، نو دوی پہ ایک ہزار پچاس روپے اخستو۔ چہ پہ 1997-98 کنس آتہ سو پچہتر روپے فی تہن وو نو دوی پہ گیارہ سو اخستل او چہ سخکال پکار دا دہ چہ دا تہن پہ چودہ سو وے، نو آتہ سو پچہتر روپے باندے نے کرو نو دو سو پچیس روپے نے زمیندارو لہ کسے ورکرو۔ چہ دا کرورونہ روپی د پینخو کسانو جیب تہ خی، زہ پہ دے نہ یم، د یو بدقسمتہ زمیندار پہ حیث چہ د ہغوی دے گنو سرہ غومرہ امیدونہ وابستہ وی چہ زما لاری بہ خی، زہ بہ د بچی فیس داخلوم او دغہ شان زما بہ دا کارکیہی او دا کار بہ کیہی خو ولے ہغہ تولے منصوبے د حکومت د نااہلی پہ وجہ پہ یو دز سرہ او د دوی ددے ظلم د لاسہ ختمے شوے۔ ما د پہ دے پوہہ کری چہ سخکال کوم شے ارزان شوے دے واحد د گنو نہ؟ دوی پہ روپی کنس ہم لونے نہ کرو۔ پہ یو تہن کنس ایک ہزار کلو وی نو تا چہ پروس کال پہ گیارہ سو اخستو ہغہ سخہ چل وو او سخکال چہ پہ آتہ سو پچہتر اخلے نو دا سخہ چل دے؟ نو جناب سپیکر صاحب، دا یوہ دیرہ اہمہ معاملہ دہ۔ زہ دے حکومتی بنچونو تہ وایم چہ دوی، ہغہ زمونر عدیل صاحب، سپیکر صاحب، دا حالت دے چہ سخوک یوے اہے خبرے تہ اہمیت نہ ورکوی چہ دوی پہ خپلو کنس گپے لگوی او خبرے کوی دا خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، آنریبل منسٹر، پلیز۔ حاجی صاحب، تاسو مہربانی اوکری ولے

چہ عبدالرحمان خان اعتراض ہم اوکرو چہ تاسو۔۔۔۔۔

حاجي عبدالرحمان خان، زه ڊير سخت اعتراض ڪوم، زه د بدقسمته زميندارو خبره ڪوم او دوي نه نه اوري۔ گورني تاسو سوچ اوکري چه يو طرف ته پينجه ڪسه خوشحالوي او يو طرف ته پنخوس زره ڪسان خفه ڪوي، په ڊيره اسماعيل خان ڪنن مل دے، په بنور ڪنن مل دے، په خزانه پشاور ڪنن مل دے، په مردان ڪنن مل دے، په تحت بهاني ڪنن مل دے، ما دوه سوه بترک ڊيلي د يو مل اوسط واچولو، ايک هزار بترکونه ڊيلي دے ملونو ته ڪنن اوري، نو د ايک هزار بترکونو ما دس ٽن في بترک ڪرو، نو دو هزار، دو سو پچاس روپے په يو بترک ڪنن تاوان دے۔ حساب اولگوي چه په ايک هزار ڪنن ڇه پچيس لاکھ روپے روزانه د زميندار د جيب نه خي او ملونو والو ته فائده ده۔ نو لڙا په دے باندے په سنجيدگي سره غور اوکري او زه دے حکومتی پارٽي ته وایم چه تاسو خود دے قام دعويدار يي او د قوم د بنيگري د پاره سوچ لري نو دا پينجه ڪسه ڊير وي او که دا پنخوس زره ڊير وي؟ که ستاسو په ڪتاب ڪنن پينجه ڊير وي، نو تهپيک ده، خود دے نه دا معلوميري چه هغه د فارسي شعر دے چه

ڪند ہم جنس باہم جنس پرواز      ڪبوتر با ڪبوتر باز بہ باز

دا د ڪارخانه دارو حکومت دے نو د ڪارخانه دارو د خوشحالولو د پاره که پنخوس زره زميندار غرقيري، نو دوي ته دا هيڇ نه بئڪاري۔ دوي دے پري ماته وضاحت اوکري۔

جناب محمد افتخار خان مہمند، جناب سنيڪر صاحب! -----

جناب سنيڪر، ستاسو نه وړاندے بهادر خان پاغيدلے وو۔

جناب محمد افتخار خان مہمند، بنه جي، بالکل تهپيک ده۔

حاجی بہادر خان (مردان)، جناب سپیکر صاحب! عبدالرحمان خان چہ کومہ خبرہ اوکریہ نو حقیقت دا دے چہ پہ دے اسمبلی کین زیات ناست زمیندار دی نو مونڑ رالیہ لہم دغہ زمیندارو خلقو یو، مونڑ دغہ پینخو کارخانہ دارو نہ یو رالیہ لی۔ مونڑ لہ پکار دہ چہ کم از کم حکومت د پہ دے زمیندارو باندے مہربانی اوکری۔ عبدالرحمان خان وائی چہ پنخوس زرہ دی، زہ وایم چہ پنخوس زرہ نہ دی بلکہ پنخوس لکھہ بہ وی پہ دے چہ پہ دے کین مزدور۔ او نور۔ ہر۔ عہ۔ دی۔ یو شے داسے اوگورئی چہ د ہغے قیمت زمیندار تہ کم شوے وی، تاسو اوگورئی چہ سرہ کوم حد تہ اورسیدہ؟ نو دا حکومت د مہربانی اوکری او مونڑ دے حکومت تہ دا خواست کوو چہ پہ دے باندے د ہمدردانہ غور اوکری او دا زمیندار د دے تاوان نہ بیچ کری۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر، جی!

جناب محمد افتخار خان مہمند، جناب سپیکر صاحب! پہ دے معزز ایوان کین زمیندارو محترم مشر رور، عبدالرحمان خان صاحب چہ کومہ مسئلہ اوچتہ کرے دہ نو جناب سپیکر صاحب، ہغہ واقعی چہ دیرہ اہم دہ۔ پہ دے ضمن کین جناب سپیکر صاحب، زما گزارش دا دے چہ دا گنے زمیندار د دے صوبہ سرحد پہ زراعت کین یو دیر اہم کردار ادا کوی او د معیشت یو دیر اہم نقد آور فصل دے۔ جناب سپیکر صاحب! گزارش صرف دا دے چہ زمیندارو محترم مشر رور عبدالرحمان خان چہ کومہ خبرہ اوکریہ او بیا ورپے زما محترم مشر رور بہادر خان چہ کوے خبرے اوکریے، نو پہ پروس کال کین او پہ غنچکال کین دا دو سو پچیس روپے چہ کوم دوی د تین پہ حساب سرہ پہ

گنو کسں ارزانے راوستے دے نو دے وجوہات جناب سپیکر صاحب، غمہ دی؟ جناب سپیکر صاحب! دے وجوہات دا دی چہ پروس کال زمونہ حکومت اولگیدو او بغیر دے Fact. نہ چہ د چینو کمے پہ دے ملک کسں شتہ او۔ کہ۔ نشتہ۔ ہغوی د بہر ملکونو نہ چینی راوغوبتل۔ نو جناب سپیکر صاحب، د ہغے پہ وجہ نے پہ دے ملک کسں د چینو یو Glut جوہر کرو او د ہغے Glut پہ مقابلہ کسں اوس چہ کوم وخت د چینو پروڈکشن راغے، نو اوس جناب سپیکر صاحب، دوئی وائی چہ ہغہ چینی مونہ ہندوستان تہ ایکسپورٹ کوو، سری لنکا، ایران، ترکی او نورو ملکونو تہ نے کوو۔ نو جناب سپیکر صاحب، زما گزارش صرف دا دے چہ د دغے گنو د قیمت تعین کیدو سرہ د دوئی چہ د شوگر کومہ پالیسی د امپورٹ او د ایکسپورٹ دہ، د ہغے دے سرہ یو دیر نيزدے وابستگی دہ نو جناب سپیکر صاحب، زہ د دے د پارہ دا وایم چہ دلته پہ دے صوبہ کسں چہ کلہ تاسو د یو زرعی اجناس قیمت تعین کوئی، نو پہ دے ضمن کسں تاسو لہ ہر یو غیز تہ خیال کول پکار دی چہ آیا زمونہ د دے صوبے ہغہ زمیندار، د گنو کاشت کار چہ یو کال نے مخکین گنے کاشت کرے دے چہ د ہغوی دا خیال و و چہ پہ گیارہ سو روپے باندے تن دے او اوس چہ ہغوی نے ریسی او خرغوی نے، نو تاسو ورتہ وائی چہ نہ پہ آتہ سو پچھتر روپے تن باندے بہ نے خرغوی خکہ چہ پروس کال متعلق دوئی وائی چہ چینی پہ بیس یا پہ اکیس روپے کلوگرام و و او شخکال کلوگرام پہ سترہ او آتہارہ روپے باندے دی۔ جناب سپیکر صاحب! د دے دوانرو Relationship ہدو لہ شتہ دے نہ، چہ کوم وخت کسں چینی گران وی نو آیا داسے غمہ میکینزم شتہ چہ د ہغے

هغه کومه منافع ده چه هغه تاسو کاشت کار له ورکړئ؟ اوس جناب سپيکر صاحب، دوی دا پروگرام جوړ کړی دے چه پانچ لاکه يا دس لاکه تن چيني به دوی ایکسپورت کوی او د هغه نه به دے حکومت پاکستان ته هغه تقريباً چوده ارب روپے ملاويزی۔ اوس په هغه باندے به جناب سپيکر صاحب، دوی Tax rebate ورکوی چه هغه هغه چار هزار، آتھ سو روپے فی تن جوړيزی یعنی حکومت به د هغوی نه نه اخلی خکه چه کوم چيني پروډکشن زیات اوشی او هغه بهر ملک ته ایکسپورت خی نو په هغه باندے به هغه ایکسائز تیکس معاف کوی۔ Janab Speaker Sahib, as an incentive to the growers که د 4850 روپے دوی Pass on کړی Growers ته، نو نه صرف دغه شانته به د گنو هغه پیداوار زیاتیري بلکه هغه زرعی اجناس به نور هم زیات شی چه د هغه نه به کاشتکارو ته هغه نه هغه فائده اورسی۔ جناب سپيکر صاحب، زه ستاسو په وساطت سره دا گزارش کول غواړمه او خپل وزیر خوراک ته به دا ونیل ضرور غواړمه چه دلته کښن د گنو د قیمت د تعیناتی پالیسی د کم از کم د دريو کالو د پاره وی۔ ولے چه که سرے د دريو کالو د پاره یوه پالیسی جوړه کړی چه خانه زه سخکال به گنے کرم نو دا دوه کاله به موند پاته کیږی، نو کم از کم سړی ته به دا معلومات وی چه دا به زه دے وارغو خرغوم۔ بله جناب سپيکر صاحب، دا ده چه پروس کاله په 1100 روپے باندے تن وو چه د سرے ہی اے پی قیمت په هغه وخت کښ 450 وو او د نائیتروفاس قیمت 390 وو دغه شانته Vedicide شو او Pesticide شو، تریکتر شول، دیزل شول یعنی ټول Agriculture product پروس کال د سخکال نه په نیم قیمت باندے وو۔ اوس

هر څه ډبل شو۔ جناب! تاسو د بجلي، د سرے، د ډيزلو او د تریکټرو قیمت  
 ته اوگورئ۔ جناب سپیکر صاحب، بیا هغه د گنو کاشتکار به خپل وخت  
 څنگه تیروی؟ دغه خو Margin دا % 33 چه په پینتیس روپے من وو،  
 اوس په پینتیس روپے من دے او پروس کال په چهالیس روپے من وو نو  
 دغه گیاره، باره روپے هغه ته بچت وو۔ نو زما به جناب سپیکر صاحب، دا  
 گزارش وی چه که مونږ د دے موقع نه فائده واخلو چه دلته کښی یو  
 ایگریکلچر کنټرول بورډ دے، شوگر کین کنټرول بورډ دے، نوزه ستاسو  
 په وساطت باندے خپل ورور نه دا تپوس کول غواړمه چه دغه کنټرول  
 بورډ څه د پاره دے؟ آیا هغه صرف په کاغذ باندے دے؟ صرف دے د پاره دے  
 چه بهنی مونږ خلقو ته او وایو چه مونږ سره کنټرول بورډ شته دے؟ جناب  
 سپیکر صاحب، هغه په دے صوبه کښی د گنو قیمتونه به کنټرول کوی،  
 تعینات کوی او په هغه کښی زمونږه معزز کاشتکاران روڼه هم شته، په  
 هغه کښی د حکومت نمائندگان هم شته، نوزه به دا گزارش کوم جناب سپیکر  
 صاحب، 'Immediately' په اولنی فرصت کښی، ځکه چه خلقو ته ډیر لونه  
 تکلیف دے، د دے سیشن دوران کښی د شوگر کین کنټرول بورډ میتنگ  
 راوغواړی او په هغه کښی دا ټول مدونه چه کوم دی، په هر پهلو باندے د  
 هغوی د دے جانچ واخلی او مهربانی د اوکری چه هغه قیمتونه د وخت  
 مطابق سره Fix کری، داسے نه وی چه بیا راتلونکی درے کاله څوک گنی نه  
 کری۔ جناب سپیکر صاحب، زما خو خپله دا اراده ده چه کوم گنې م اوس  
 کرلے دے، په هغه کښی هم زه دا کوشش کوم چه بل فصل اوکرم۔ نو آیا بیا  
 به مونږه دا کار کوو چه سخکال لس لکھه تنه چینی مونږ بهر لیرلے شو او

هغه به دغه شان په ډبل قیمت باندې هم هغه چيني به بيا واپس خپل ملک ته راغوارو، که دا زمونږه پالیسی وی، که دا مونږه یوه لار اختیار کړې وی جناب سپیکر صاحب، نو څنگه چه د نورو مدونو هغه حال دے او چونکه زمونږه دے صوبه کس زراعت زمونږه د معیشت د مالا هلوکے دے۔ 75 پر سنت خلق د زراعت پیشے سره منسلک دی او د افسوس خبره دا ده چه 75 پر سنت خلق د خان د پاره بنیادی خوړاک نه شی پیدا کولے، دا خو زمونږه حال دے۔ جناب سپیکر صاحب، زما به ډیر مودبانه گزارش وی او ډیر په عاجزی سره زه دا گزارش کول غواړمه که معیشت د دے صوبے بچ کوی، کاشتکار ته څه نه څه ژوند ورکوی نو بیا حکومت ته به مے دا گزارش وی چه د شوگر کین کنترول بورډ میتنگ د راوغواړی او په دے ټولو مدونو باندے نظر واچوی او دهغه نه پس د فیصله اوشی۔ شکریه جی۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، سر!-----

جناب سپیکر، ستاسو نه هغوی مخکنې دی۔ بیا هغوی پسه تاسو خبره اوکړی۔

جناب توفیق محمد خان، ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ زما نه مخکنې خو عبدالرحمان خان، بهادر خان او افتخار مہمند صاحب ډیره په تفصیل خبره اوکړه، هغه دوباره نه Repeat کومه خو بد قسمتی څمونږ، د زمیندارو خاصکر دا ده چه که تاسو اوگوری نو په ټولو څیزونو کس یو د گنی ریت اوغورزیدو۔ په دے ټول کال کس تاسو اوگوری نو یو د گنی ریت غورزیدلے دے۔ نور تاسو اوگوری نو د هر یو شی ریت اوچت شوے دے زه به دومره اووایمه په هغه کس نور نه چه زما څومره کم دے یا

زیات دے، عومرہ نقصان دے، ہفہ دوتی پہ تفصیل اوونیل، خو جناب سپیکر صاحب، زہ بہ ستاسو پہ وساطت وزیر خوراک صاحب تہ اووایمہ چہ د سفیدارو خانگے ہم پہ شپیتہ روپے من دی، د سفیدارو خانگے، او د گنی نہ چینی جوریری، سپرت ترے جوریری او بگاس د پارہ چہ کوم د ہفے ہفہ پوگ دے، ہفہ د تین پہ حساب خرخییری۔ چینی کہ دوه روپے ارازان شو نو ہفے سرہ سرہ چہ د ہفے نور کوم غیزونہ جوریری، د ہفے ریت ہیر زیات دے نو کم از کم د دے سفیدارو پہ ریت نے خو اخلی کنہ او د ہفے نہ علاوہ تاوان۔ خو پکنس۔ حکہ نشہ چہ Last year او د ہفے نہ مخکنے کال دا پہ دغہ ریت خرخ شوی دی۔ نو چہ نقصان پکنے وے نو مخکنے ولے دا داسے خرخییل؟ نو زہ ستاسو پہ وساطت وزیر خوراک صاحب تہ دا درخواست کومہ چہ د شوگر کین کنترول بورڈ میتنگ راوغواری، لکہ غنگہ چہ افتخار خان اوونیل او دا ریت تاسو Revise کرئی حکہ چہ د دے ریزلٹ بہ کال لہ دا وی چہ گنے اوس خلقو نریخودلو، گنے نہ کری، چا چہ کرلی دی ہفہ بہ نے اروی، نو د دے اثر بہ بیا پہ چینی غورزیری او چینی بہ بیا دوتی د بہر نہ راوغواری نو ہفہ پیسے بہ بیا د دے ملک نقصان کیری او بیا بہ ہفہ ضائع کیری۔ دیرہ مہربانی او دیرہ مننہ۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، شگریہ، سپیکر صاحب۔ سر! یہ بڑی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے خاکر یہ جو چینی کے بارے میں ان کی ایک پالیسی تھی، میں نے اس کو پڑھا ہے کہ جتنی چینی باہر بھیجیں گے، ان کو Incentives دیں گے۔ سر! مصیبت یہ ہے کہ زمیندار لوگ یہاں پر پہلے گڑ بناتے تھے اور گڑ باہر ایکسپورٹ ہوتا تھا افغانستان یا دوسری جگہ کو، وہ بند ہو گیا ہے۔ اگر یہ چینی باہر بھیجتے ہیں اور ان کو Incentives دیتے ہیں

تو اس سے بہتر یہ ہے کہ صوبہ سرحد کا گڑ تو بہت اچھا گڑ ہوتا ہے، تو اس کو ایکسپورٹ کرنے کی اجازت دیں تاکہ زمینداروں کو کچھ فائدہ ہو، وہاں سے ان کو کچھ مراعات مل سکیں۔ پھر کھاد کی بات ہے تو فاسفیٹ کا ایک کارخانہ ہے اور وہ بھی بند ہے۔ جب ان کے ساتھ ہم نے میٹنگ کی کہ یہ کارخانہ کیوں بند ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ باہر سے جو نیار فاسفیٹ لاتے ہیں، اس پر کوئی ڈیوٹی یہ نہیں دیتے اور Raw material جو ہزارہ میں پہلے تھا، وہ اب کم ہو گیا ہے اور اب ہم باہر سے جو منگواتے ہیں Raw material، تو اس پر ایکسائز ڈیوٹی بہت زیادہ ہے، اگر یہ اس کو کم کر دیں تو ہم اس کارخانے کو چلا سکتے ہیں اور زمینداروں کو اذراں ریٹ پر یہ فاسفیٹ مل سکتی ہے اور یہاں پر Unemployment بھی ختم ہو سکتی ہے۔ تو سر، میں تو یہ گزارش کرونگا کہ کھاد مہنگا ہو رہا ہے۔ جس وقت خزانہ شوگر مل گورنمنٹ کی تحویل میں تھی، اس وقت تو زمیندار کو گیارہ سو روپے ملتے تھے، اب پرائیویٹ پارٹی نے لے لی ہے یا یہ بنوں چل گئی ہے۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر ان کو Incentives دیتے ہیں کہ وہ چینی پیدا کریں تو زمیندار کو Incentives دیں تاکہ وہ زیادہ گنا کاشت کریں اور ساتھ ساتھ گڑ کی ایکسپورٹ کی اجازت دیں۔ شکریہ سر۔

جناب محمد اورنگزیب خان، محترم سپیکر صاحب! صرف دو منٹ لینا چاہتا ہوں۔ میں حاجی عبدالرحمان صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گا کہ انہوں نے بڑی تفصیل سے ریش پیش کئے کہ 1996 میں ساڑھے پانچ سو روپے، چھ سو روپے ریٹ تھا، 1997-98 میں آٹھ سو پچاس روپے ہو گیا، چاہئے تو یہ تھا کہ اب گیارہ سو کی بجائے چودہ سو روپے ہوتا لیکن گیارہ سو سے کم ہو کر آٹھ سو پچھتر روپے ہو گئے، تو Calculation یا مہنگائی کے لحاظ سے زمیندار کو دو سو پچیس روپے نہیں بلکہ چار سو روپے کا نقصان ہوا۔ ریٹ تو بڑھنا چاہئے تھا اور انا ان کا ریٹ کم ہو گیا ہے۔ دوسری بات میں صرف یہ کہنا

چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی جو پالیسی ہے، وہ تضادات کا شکار ہے۔ جناب سپیکر! ایک طرف تو ہم روزانہ اخباروں میں دیکھتے ہیں، اخبار بھرا ہوتا ہے، پروپیگنڈہ ہوتا ہے کہ انڈیا ہمارا دشمن ہے، ایٹم بم اسلئے بنایا کہ انڈیا نے دھماکے کئے تھے، ہمیں انڈیا سے خطرہ ہے اور ہم اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں تو حیرانگی اور شرم کی بات ہے محترم سپیکر صاحب، میں نے جنگ اخبار کا ایک ایڈیٹوریل اپنے پاس سنبھال کر رکھا ہوا ہے اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ تحریک آج پیش ہوگی تو میں اپنے ساتھ لے آتا۔ جنگ کے ایڈیٹوریل میں لکھا ہوا ہے کہ یہ حیرانگی کی بات ہے کہ نواز شریف صاحب نے اپنے 75 ووٹ انڈیا جنگ کا بہانہ بنا کر یا کشمیر کا مسئلہ کھڑا کر کے حاصل کئے۔ انہوں نے ایک سیاسی ڈیپارٹمنٹل سٹور بنایا ہوا ہے۔ مسلم لیگ والے مسئلہ کشمیر کو حل نہیں ہونے دیتے اور انڈیا کو دس لاکھ ٹن چینی دے دی اور دو ارب روپے۔۔۔۔۔

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات)، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ یہ ایگریگنچر پالیسی پر ڈسکشن ہو رہی ہے یا فارن پالیسی پر؟

جناب سپیکر، اورنگزیب خان، نور ممبران پابھی، د نورو ہم دغہ وی، تاسو ہغہ خو To the point خبرہ اوکری۔ چہ پہ اخبار کنب شخہ راغلی دی، ہغہ خو بتولو کتلی دی۔

جناب محمد اورنگزیب خان، او جی، To the point خبرہ زہ کوم۔ د انڈیا خبرہ سے خکہ اوکریہ چہ دوی جناب سپیکر، ہر وخت اخبار دک وی جی۔ اسی انڈیا کو دو ارب روپے سبڈی دے کر اپنے ملک میں ہم خواہ بیس روپے چینی خریدتے ہیں لیکن انڈیا پر چودہ روپے فی کلو بیچتے ہیں۔ بیچنے کا معاہدہ ہوا ہے۔ جنگ اخبار میں ایڈیٹوریل ہے اسلئے میں نے بات کی ہے۔ انہوں نے ایٹم بم یا مسئلہ کشمیر یا جنہوں نے سیاسی ڈیپارٹمنٹل سٹور کھولا ہوا ہے۔ مسئلہ کشمیر کو بنا کر ووٹ لیتے ہیں اور اپنی

بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔۔۔۔

وزیر اطلاعات، جناب سپیکر! اس کیلئے الگ دن مقرر کریں پھر ہم بھی جواب دے دیں گے۔

جناب محمد اورنگزیب خان، اسی انڈیا کو پاکستان کے خزانے سے دو ارب روپے سبڈی دے کر چینی بیس روپے یہاں سے خرید کر چودہ روپے سیر وہاں پر بیچی جا رہی ہے۔۔۔۔

جناب غفور خان جدون (وزیر خوراک)، جناب سپیکر صاحب! یو درے ورخے تانم ورلہ مقرر کرنی کہ غوک پہ فارن پالیسی باندے پہ دے اسمبلی کنبی بحث کوی چہ دوتی د خپل زره براس او باسی۔ خبرہ د عبدالرحمان خان د زمیندارو پہ بارہ کنبی دہ او خبرہ لارہ فارن پالیسی تہ۔

جناب سپیکر، مصیبت خود اشی کنہ جی چہ ہفہ اصلی موضوع پہ خانے باندے پاتے شی او ہفہ چہ کوم غریب تحریک داخل کری وی ہفہ پہ خانے پاتے شی او بحث پرے شروع شی۔ گورنی جی چہ تاسو پولیٹیکل دغہ تہ راختی نو۔ د بل فریق حق دے چہ Naturally بیا تاسو لہ پہ ہفے جواب درکری۔ دا خو بیلہ خبرہ دہ چہ د ہاؤس چلولو د پارہ دیرہ بنہ مظاہرہ روانہ دہ، داسے۔ مہ۔ کوئی۔ مہربانی اوکری۔ پہ۔ ہرہ۔ خبرہ باندے تاسو پولیٹیکل دغہ تہ دغہ کوئی، اصلی مقصد ہفہ پہ خانے پاتے شی۔ جی اکرم خان! خو دیر بریف، جی۔ او دا ما خکہ دومرہ دغہ اوکریو چہ پہ دے کنبی نور تانم نشہ گنی Other wise ما پہ ورہبی خل عبدالرحمان خان تہ ونیلی وو چہ ایڈمٹ کوئی نے خو ما ونیل چہ پریردہ تاسو پرے خبرہ اوکری خکہ چہ دا دیرہ اہمہ مسئلہ دہ او افتخار خان چہ کوم پروپوزل پیش کرے دے،

دیر Sound دے او پہ Meantime کینے د حکومت پہ ہفے سوچ کوی او  
تاسو خیلے خبرے اوکری جی۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! حقیقت دا دے چہ دلته خو پہ  
یو طرف، بل طرف اوگورنی بقول زمینداران یو جی او خمونر د صوبے د  
دے غریبو خلقو اکثر گزارہ پہ دے دے، یا پکنے کاشتکاران دی یا پکنے  
معمولی غوندے زمینداران دی۔ زمونر پہ بنوں کنن جی ہم یو مل دے،  
داسے پہ دیرو کنن دے، داسے دلته دی جی۔ د ایوب آفریدی صاحب ہم زہ  
شکریہ ادا کوم چہ ہغوی پہ گرہ باندے خبرہ اوکرہ حالانکہ د دوی پہ علاقہ  
کنن زما پہ خیال گرہ نہ جو ریری خو بیا ہم د دے صوبے خلق دی، زمونرہ  
نے سبہ مرستہ او ملگرتیا اوکرہ۔ پہ دے کنن جی بہ مونر صرف د گورنمنٹ  
نہ دا Request کوف چہ پہ کوم بنیاد باندے ہرہ یو خبرہ چہ حکومت کوی  
نو د ہفے د پارہ غہ داسے یو جواز وی چہ زہ د گیارہ سو نہ آتہ سو تہ  
راخمہ، زمیندار تہ نے جی غہ ورکری دی؟ آیا ہفہ یوریا دوی ارزانہ  
کرے دہ، ہی اے پی سرہ نے ارزانہ کرے دہ یا خنے داسے دی، زمونرہ  
تیوب ویلونه دی چہ ہفہ پہ بجلی باندے دی، آیا دوی د بجلی قیمت کم  
کرے دے چہ دومرہ لونے فرق چہ پہ یو بترک کنن تقریباً دوہ زرہ، دوہ نیم  
زرہ روپے راخی نو زمونرہ گزارش دا دے چہ پہ گیارہ سو کنن د خو  
گورنمنٹ ہدو خبرے نہ کوی چہ کوم زور ریت دے، پہ ہفے کنے خو  
ہسے د شرم خبرہ دہ چہ دوی آتہ سو تہ راخی، خو ورسرہ لکہ غہ رنگ  
چہ اورنگزیب خان اووتیل چہ دا زمیندار تہ مغلور، مغلور نیم سوہ روپے  
بقضان ورکے شوے دے، چہ حساب اوشی چہ پہ دے کال کنن مغمورہ

ريٽونه سوا شوي دي چه د هغه مطابق نور هم د گياره سو نه علاوه  
زميندارو ته خپل حق ملاقوشی۔

جناب سپيکر، ارباب سيف الرحمان خان، پليز۔

ارباب سيف الرحمان، جناب سپيکر! ضروري خبره خو دا ده چه دا سرے  
اوگوري چه رومے دا قيمت گياره سو روپے تن وو او اوس آتھ سو  
پچھتر روپے شو۔ حقيقت دا دے چه هر خاتے کنځ قيمتونه اوچتيري، يو  
گنے داسے غيز دے چه دوي في الحال د دے دا قيمت کم کرے دے حالانکه  
چه د فريټلانزر غومره قيمتونه دي، هغه اوچتيري، د ليبر قيمتونه چه  
غومره دي هغه اوچتيري، نور چه غومره اخراجات په دے باندے کيري،  
هغه اوچتيري او د هغه برخلاف د گني قيمت کميري۔ د دے نه دا  
معلوميري چه دا تهنيک ده، مل مالکان به کم وي خو دا حقيقت دے چه هغه  
خلق Influential دي او د زميندارو ارگنائيزيشن کمزورے دے، د هغوي  
هغه فنانشل پوزيشن داسے دے چه هغوي غوک بريك کولے نه شي۔ نو  
پکار دا ده چه دے خبرے ته ډير خيال اوکرے شي او دا مخيزونه برابر شي۔  
که نور هيڅ نه وي چه هغه قيمت چه کوم پروسکال وو، چه هغه قيمت  
ته، هغه ليول ته خود خامخا خمونډ دا قيمتونه راشي، گني نو پکار ده چه د  
هغه نه دا قيمتونه اوچت شي۔ تهنيک يو، سر۔

وزير خوراک، جناب سپيکر صاحب! دا عبدالرحمان خان چه کوم ايډجرمنټ  
موشن پيش کرے دے جي نو دا واقعي تهنيک خبره ده او 75 پرسنټ د دے  
صوبے معيشت د زميندارو سره دے او بيا افتخار خان چه کومے خبرے  
پرے اوکرے، ارباب صاحب چه کومے خبرے پرے اوکرے، بهادر

خان صاحب چه کومے اوکړے، اورنگزیب خان پرے اوکړے، ایوب آفریدی پرے اوکړے، اصل کنبے خبره دا ده جی چه پروسکال هم د چالیس کلوگرام قیمت پینتیس روپے وو، په 1997-98 کنبے هم دا قیمت وو او په 1998-99 کنبه هم پینتیس روپے فی چالیس کلوگرام د دے دا قیمت سرکاری مقرر دے۔ پروسکال د گړے قیمت ډیر زیات وو، د گړے ډیمانډ ډیر زیات وو، زمیندارو مل ته گنے نه ورکو نو د مل مالکانانو په کورکنبه دا فیصله اوکړه او نه-روپه هغوی فی چالیس کلو باندے اضافی قیمت ورکړو او چوالیس روپے ته دا قیمت لاړو۔ چه نه روپه اضافی قیمت نه ورکړو نو خلقو گره پرینوده او-مل-ته هغوی گنے شروع کړو۔ سخکال که تاسو اوگورنی جی، په بازار د گړے قیمت بیا ډیر کم دے او زمیندار بیا ملونو والا ته روان دی او که چالیس کلوگرام قیمت پینتیس روپه په حساب باندے تاسو واچوئی نو که د سرے قیمتونو ته اوگورنی، د زمیندار خپل اخراجات ته اوگورنی، دا غیز خو نه پوره کیږی جی۔ او دا قیمتونه چه کوم دی نو دا صوبانی حکومت نه مقرروی، باقاعدہ وفاقی حکومت دا قیمت مقرروی او د هرے-صوبے د-پاره خپل خپل قیمت هغوی مقرروی۔ نو غنګه چه افتخار خان یو Suggetion ورکړو چه د شوگر کین کنترول بورډ یو میتنگ تاسو راوغواړی نو مونږ ته پرے هیخ اعتراض نشته بلکه زه وایمه چه د دے اسمبلی سیشن دننه به چه زمونږ نه، د صوباتی حکومت نه څه کیږی، مونږ خو دوی سره یو، ولے چه د زمیندارو ټول / که پینږ ته اوگورنی، که چارسدے ته اوگورنی، مردان ته اوگورنی، صوابی ته اوگورنی، ډیره اسماعیل خان ته اوگورنی، بنوں ته اوگورنی جی په دے

کنبے بتول گنے پیدا کیری۔ هزارے ته اوگوری، په هزاره کنب هم لږ ډیر  
 گنے پیدا کیری خو ډیر زیات گنے په دے پیښور ویلی کنب پیدا کیری او بیا  
 Southern districts کنبے، په بنون کنب او په ډیره اسماعیل خان کنبے پیدا  
 کیری۔ مونږه دا نه وانیو چه مونږه د ملونو والا حمایت کوو یا ملونو والا  
 سره یو یا غلور پینځه کسان به حکومت خوشحاله کوی او نور بتول  
 زمینداران به خفه کوی۔ مونږ بالکل د دے په Favour کنب نه یو جی۔ دا  
 میتنگ به مونږ راوغوارو جی۔ په دے کنبے به افتخار خان کینی،  
 ایکسپرټ دے، عبدالرحمان خان صاحب دے، بهادر خان صاحب دے، دا  
 زمینداران دی او د دے غارپه نه به یو دوه درے کسان شی جی نو چه دوی  
 په هغه کنبے غه Suggessions پیش کری بلکه زمونږه ورسره به مکمل،  
 سو فیصدی اتفاق وی جی۔ کوم سرے د زمیندارانو خلاف کیدے شی جی؟  
 که تاسو وایی، اوس یو اعتراض اوچت شو چه تاسو انډیا ته چینی ورکوئی  
 که دا چینی چه په دے ملک کنب غومره پراته دی او دا چینی تاسو  
 ایکسپورټ نه کری او دا پراته وی نو دا خو به لس، اتو روپے ته چینی  
 راشی، د زمیندارو دا گنے به لسو، اتو روپو من ته راشی۔ نو د دے  
 مخالفت مه کوئی۔ گوری تجارت پکار دے، هر چا سره چه پکار وی او که  
 چینی نه لیږی نو قیمتونه به نه په بازار کنب کمیری۔ په دے خو یو غارپه ته  
 سوچ کوو او بلے غارپه ته خو مونږ دا سوچ نه کوو چه دا نقصان خو به  
 زمیندار ته راخی۔ چه په بازار کنب د یو غیز ډیمانډ وی او غوک نه وی نو  
 په ډیمانډ باندے قیمتونه کمیری۔ نو خبره دا ده چه اوس غنم د امریکه نه او د  
 استرلیا نه مونږ نه راغوارو، ولے چه غنم نشته، ستاسو په صوبه کنبے د

اکیس لاکھ تین غنمو ضرورت دے او ٲول مونږ د امریکے نه او د اسٲریلیا نه  
 ٲیمانہ کوو، زمونږ ٲیداوار بارہ لاکھ دے او ضرورت مونږ ته د تینتیس لاکھ  
 دے، نو دغه شان گنے ٲہ ٲاکستان کنبے ٲیر ٲیدا کیری، د چینی کٲت ٲیر کم  
 دے جی۔ نو دے ایڊجرنمنٲ موشن سرہ زما مکمل اتفاق دے، ما ته ٲرے ہیخ  
 اعتراض نشته، حکومت ته ٲرے ہیخ اعتراض نشته جی، بالکل د دے بورڊ  
 میٲنگ به مونږ راوغوارو انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر، داسے اوکرنی جی غفور خان، شنگہ چہ هغوی تجویز اوکرو،  
 چہ داسیشن ختم شی، خٲلو کنب ملاؤ شی۔۔۔۔۔

وزیر خوراک، بالکل۔۔۔

جناب سپیکر، او یو تاریخ مقرر کرنی۔۔۔۔۔

وزیر خوراک، ڊیر زر۔

جناب سپیکر، او خاصکر چہ دا کوم کوم ممبرانو ٲہ دے خبرے اوکریے،  
 هغوی ٲکنب هم راوغواری۔۔۔۔۔

جناب جان محمد خٲگ، یو ٲوانٲت دے ٲکنب۔ اجازت دے جی؟ منسٲر صاحب  
 ٲخٲلہ یو ٲوانٲت Raise کرو چہ ٲروسکال د گُری قیمت زیات وو نو مل  
 والا قیمت زیات کرو۔ د دے خو دا مطلب دے چہ هغه ریٲ نے ورکولو خو  
 دوئی ته فائده وه خکه نے مل ٲلولو۔ نمبر دو دا جی، چہ ٲاکستان ٲوبیکو  
 بورڊ هانیکورٲ کنب دغه کری د ٲاکستان ملٲی نشینل کمٲنیانو، چہ یرہ  
 مونږہ سٲلانی ٲیمانہ چہ کوم کال بانڊے ٲمباکو زیات اوشی نو مونږہ به ٲخٲلہ  
 قیمت، هانیکورٲ فیصلہ ورکری جی، د دے یوه میاشت اوشوه، چہ یو کال  
 کنب چہ ٲاسو کوم Existing ریٲ وی، د هغه نه به ٲاسو کم نه ورکوی،

زیات ورکولے شی، کم نہ شی ورکولے۔ دادھانیکورب فیصلہ دہ جی۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! زہ دومرہ عرض لرمہ د وزیر صاحب نہ، تاسو اوگورنی، تا چہ زما پروسکال پہ گیارہ سو روپی تین گنے اغستونو تا تاوان له اغستو او کہ گتے له؟ کہ تا تاوان له اغستے وی او کہ تا تاوان کرے وی نو مونرہ تہ اوواہ۔ تہ ما سرہ حساب اوکرہ، پہ دغہ پینتیس چہ سرکاری نرخ وو نو تا ما نہ پہ گیارہ سو روپے تین ولے اغستو، اوس نے را نہ ولے نہ اخلے، وجہ غہ دہ؟ صاحبہ، خبرہ دا دہ، زمونرہ بدقسمتے دے کہ د زمینداری خبرہ کومہ، دا نور ملگری غصہ وی چہ یرہ زر زر خبرہ خلاصوہ، دا یوہ اہمہ خبرہ دہ۔ گورہ جی، مونرہ آلوگان اوکرل، زہ ہم دے حکومت تہ وایم چہ پہ دوہ روپی سیر د زمیندار کورکنے آلو وو، نن چہ ستاکستانو له لارو، ہغہ آلو زہ پہ دولس روپی کلو اخلم۔ ولے زمیندار تباہ کوے؟---

وزیر اطلاعات، پوائنٹ آف آرڈر، سر-----

حاجی عبدالرحمان خان، پہ گیارہ سو د اغستی دی، پہ گیارہ سو بہ راسرہ نرخ کوے د گیارہ سو نہ پس بہ متینگ کوو، چہ غہ زیاتے شوے دے، ہغہ بہ زیات راکوئی او گیارہ سو بہ وی۔ دا بہ تاسو حکم کوئی ملونو تہ چہ پہ گیارہ سو بہ اخلی او باقی بہ دغہ کوو او گرے له بہ اجازت ورکوی۔

جناب سپیکر، جی، دامانک آن کری۔

وزیر اطلاعات، آنریبل ممبر، عبدالرحمان خان پہ دے Insist کوئی چہ دا د Discussion د پارہ Admit کوئی کہ نہ۔ زما پہ خیال چہ فوڈ منسٹر صاحب د ہغوی یا د افتخار خان مہمند، آنریبل ممبر Suggestion سرہ اتفاق اوکرو

نو نور جي د ڊبٽ ڪولو ضرورت نشته۔ گني بيا خو به د رولز مطابق نن

Admit ڪيو او بيا پر ۽ Discussion هم ڪيو۔۔۔

جناب سپيڪر، دا Discussion دغه ته نه بوخو۔۔۔۔

وزير اطلاعات: او، نه نه جي، مونڙ هم ٻٽول زميندار يو ڪنه، يو مفاد دي،

خبره خو د ٻٽولو د مفادو شو ۽ ده ڪنه۔

جناب محمد افتخار خان مهنڊ، جناب سپيڪر صاحب! زه خو دومره گزارش ڪومه

چه مونڙ د خپل محترم منسٽر صاحب د ۽ خبره باند ۽ چه د شوگر ڪين

ڪنٽرول بورڊ ميٽنگ به زر ترزره هغوي راوغواڙي، خو صرف ستاسو په

وساطت باند ۽ دا گزارش ڪول غواڙمه چه د زرعي اجناس د مارڪيٽنگ

پاليسي چه ڪوم ده نو هغه دا ده چه د هغه Harvesting نه مخڪني ۽ يعني د

فصل ڪٽ ڪولو نه مخڪني، دا ڪنٽرولنگ اتهاڙتي چه ڪومه ده، د هغوي

ميٽنگ راوغونبته شي۔ اوس چونڪه د چه نومبر نه يا د باره نومبر نه يا د

سوله نومبر۔ نه۔ دا۔ ملونه به شروع شوي وي، خو اوس چونڪه محترم

زمونڙه رور ايد جرنمنٽ موشن پيش ڪرو نو د دوي خيال شوگر ڪين

ڪنٽرول بورڊ ته راغ ۽، زما صرف دا گزارش به وي چه داس ۽ زرعي

اجناس د مارڪيٽنگ يا د پرائسنگ د تعين ڪولو د پاره د Harvesting ڪولو نه

مخڪني دا پڪار ده۔ نو زه د دوي شڪريه ادا ڪوم اوس هم چه دوي دلته

ڪني اعلان اوڪرو چه مونڙه به زر نه زر د شوگر ڪين ڪنٽرول بورڊ

ميٽنگ راغواڙو او په هغه ڪنن به زمونڙه ڪاشتڪار رونڙه شامل شي او

صحيح قيمت به تعين شي۔ شڪريه جي۔

حاجي عبدالرحمان خان، جناب سپيڪر صاحب! زما په د ۽ ضمن ڪني يو عرض

دے چہ گیارہ سو دوی لیکی او د نورو زیاتولو د پارہ د دوی ملونو ته  
 هدایت اوکری چہ گیارہ سو دے لیکی او د زیاتولو د پارہ ورسره میتنگ  
 اوکری، یوہ دا، دویمہ دا چہ د گُری نہ د پابندی اخوا کری چہ هر خوا گره  
 خی۔ د گری اجازت دور کری۔

جناب سپیکر، دا بتول Options کہ هغه بورڈ کین تاسو کیردی خو چہ تاریخ  
 پکین فوراً کیردی، تاریخ پکین زر ترزہ کیردی۔۔۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! ملونہ د دوی پابند کری چہ آتھ  
 سو پچھتر بہ ما تہ نہ لیکی، ما تہ بہ پہ زور نرخ باندے چہ گیارہ سو دے، زہ  
 بہ ہلہ دے تہ تیاریم گنی زہ بہ سبہ نہ پس پہ دے باندے / نہ نہ جی، رولز  
 دا دی چہ بالکل یو زبردستہ دغہ دہ۔ زما پچیس لاکھ روپی د ورخے تاوان  
 کیری، پچیس لاکھ روپی جی Daily د زمیندار تاوان کیری گنی کوم یو  
 سرے چہ ما سرہ حساب کوی، راختی چہ کینو، پچیس لاکھ روپی ورخ،  
 نو چہ تہ ما لس ورخے لیت کرے نو دوہ نیم کرورہ روپی نقصان خود ما  
 لہ راکرو۔

جناب سپیکر، غفور خان! Date لہ زر ترزہ مقرر کری جی۔

Haji Bahadar Khan, MPA from Dir, to please move his 'Call  
 Attention Notice' No. 679.

### توجہ دلاؤ نوٹس

حاجی بہادر خان، شکرہ، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! روزنامہ "پاکستان" کے 23  
 اگست 1998 کے شمارے میں ایک خبر کے مطابق ضلع دیر میں لاکھوں روپے مالیت کی  
 گندم کے تخم کے ناقص ہونے کا انکشاف ہوا ہے جس کے مطابق گندم کا تخم غیر

میاری اور ناقص ہے۔ گندم کی اچھی پیداوار تو درکنار ایک دانہ بھی نہیں آگ سکتا، جس کی تصدیق موقع پر موجود بعض زرعی ماہرین نے بھی کی ہے۔ جناب سپیکر، اس مسئلے کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ زرعی تحقیقاتی ادارے کی طرف سے فراہم کردہ ناقص گندم کی تحقیقات کرائی جاسکے۔

جناب سپیکر صاحب! د 23 اکتوبر 1998 پہ "روزنامہ پاکستان" کنبے نے سرخی ورکریے ده چه "ضلع دیر میں لاکھوں روپے مالیت کی گندم تخم میں نقص کا انکشاف" دا جی د دے اخبار سرخی ده جی او دا بالکل دے اخبار والا تھیک ورکری دی۔ سپیکر صاحب! ما پخپله باندے زمیندار لیرلے دے، اول خو تخم نہ ملاویدو چه کله تخم ملاو شو، بختور نامہ غالباً د تخم ده، نو هغه زمیندار ما ته اوونیل چه هغه دومره گندہ او دومره خراب شوی دی، سپرو لوپت کری دی چه هغه یو دانہ به هم نه خیرتی، هغه نے بیرته یورل۔ درے غلور چکرے نے اولگولے زما زمیندار۔ بیا یو سرے وو چه په بازار کنبے نے د بختور هغه بورنی گرخوله، ما اوونیل چه په دے غخه کوے؟ هغه ونیل چه دا رانه غوبنتے ده زراعت والو چه دا بیرته مونزیه له راوره، مونزیه به ئے درنه په دوه سوه روپی واخلو۔ د دے مطلب دا وو چه په دے کنبے نور تخم اچوو او هم په دغه نوم نے خرغحه وو۔ نو زما ستاسو په وساطت باندے دا Request دے چه دا کمیٹی ته حواله کری چه د دے پته اولگی۔ باقاعدہ په دے کنبے زرعی ماہرینو معلومات کری دی د هغه باوجود دا غلط راغلی دی او زمونزیه په علاقہ کنبے خوزه به اووایم چه په ضلع دیر کنبے هدیو یو دانہ د دغه تخم نه ده ختلے۔ چه چا اورے دے نو بیرته مونزیه هغه تخم مو کرلے دے۔ نو دا د کمیٹی ته حواله کری چه کم از

کم ددے پتہ اولگی چہ داسے ولے دھکوسلہ شوے دہ۔

جناب سپیکر، زما خیال دے تاسو تہ خو بہ پہ دے غہ اعتراض نہ وی، کمیٹی

تہ دلارشی چہ پتہ نے اولگی چہ ولے غلطشے نے تقسیم کرے دے؟

حاجی ثناء اللہ خان میاں خیل (وزیر زراعت)، جناب سپیکر! اس میں اعتراض والی کوئی

بات نہیں ہے تاہم میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں جب یہ خبر شائع ہوئی،

انہوں نے "پاکستان" کا حوالہ دیا لیکن دوسرے اخبارات، روزنامہ "خبریں" نے بھی اس کو

Take up کیا تھا اور جب میرے نوٹس میں یہ بات آئی تو میں نے اپنی Preliminary

تحقیقات کیں۔ اور اس کے نتیجے میں۔ میں نے Director Seeds Procurement جو

اے ڈے اے کے تھے، کو فوری طور پر سروس سے برطرف کر دیا ہے۔ (تالیاں) اور

ساتھ ہی وہاں پر جو متعلقہ ضلعی افسر ہے، ڈی۔ ایس۔ او مردان، اس کے خلاف تحقیقاتی

کمیٹی بھیجی ہوئی ہے اور تحقیقات ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد میں ایوان کو ان

تحقیقات کے بارے میں بھی رپورٹ پیش کر دوں گا اور میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ

ان معاملات میں جو بھی At fault ہوا، کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس خبر

میں یقیناً صداقت تھی اور اس میں جو بھی ملوث پایا گیا، وہ سزا سے بچ نہیں سکے گا (

تالیاں) اور انشاء اللہ اس کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ

ایگریکچرل اے ڈی اے کی تاریخ کا ایک واقعہ ہے کہ ایک اٹھارہ گریڈ کے آفسر کو اس

کی پاداش میں سروس سے نکال دیا گیا ہے۔ (تالیاں)

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! یو منت، پہ دے زہ خبرہ کوم۔

مونرہ د دریو کسانو کمیٹی لارہ فیصل آباد تہ او اسلام آباد تہ، دا افتخار

خان، غفور جدون خو پاخیدو، نوے ہزار بوری پروسکال تخم مونرہ لہ

پنخاب نہ راغلی دے او ہغوی اوونیل چہ دا مونرہ د خوراک غنم درکری

وو۔ پہ ہفے باندے مونڑہ دیر اعتراضونہ اوکپل او زمونڑہ د صوبے خلق نے تباہی سرہ مخامخ کرل۔ د خوراک غنم نے پہ نو سو بیس روپے راکپل او دوی پہ گیارہ سو روپے دلته ہفہ غنم خرچ کرل۔ چہ ہفے نہ زمیندارو تہ یو دیر لونے نقصان او شو۔ زہ د وزیر زراعت پہ خدمت کینے دا عرض کوم چہ تحقیقات خود ہفے شوی دی۔ دا اے۔ دی۔ اے باندے چہ چیک اونہ ساتی نو ددے صوبے زمیندار بہ تباہ کیری او تباہ بہ وی۔

حاجی بہادر خان: ما جی یو عرض کوڑ۔ ہسے دا مے غرض وو سر، معلومات لہ دا بتول، زما پہ خیال چہ غومرہ ممبران دی او غوک زمیندار دی، ہغوی تہ دا پتہ شتہ چہ دا تخم غلط راغلے دے، نو زمونڑہ نے خو ہلتہ کینں زمکے سارے کرلے سر۔ مونڑہ خو دیر مخکنیں کرلی دی او چہ کوم نہ دی راختلی، ہفہ خو تباہ و برباد شو، زمکے نے سارے پاتے شوے۔ زمونڑہ ہفہ غریزے او۔ یخے علاقے۔ دی، ہفہ مخکنے کرلے کیری خو زہ منسیر صاحب تہ دا درخواست کوم چہ دا د کمیٹی تہ حوالہ کری چہ د دغہ تاوان مونڑہ د دغے نہ واخلو، خکہ چہ دا تاوان بہ مونڑہ لہ غوک راکوی؟ دوی ولے خلقو لہ غلط تخم ورکوو؟ کہ نہ وو ورسرہ، وائیلی بہ نے وے، مونڑہ بہ خپل کرلی وے۔ نو ددے زہ دوی تہ درخواست کومہ ستاسو پہ وساطت چہ داد کمیٹی تہ لارشی چہ مونڑہ ترے دا تاوان واخلو۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جونہی یہ چیز واضح ہوئی، کوئی زمیندار بھی کیڑا لگا بیج خریدنے کیلئے تیار نہیں ہوتا، تو اسلئے اسی دن جب یہ خبر آئی، اس ناقص بیج کو یا جس میں Infestation ہوئی تھی، فوری طور پر روک دیا گیا اور زمینداروں کو جو بیج مہیا کیا گیا ہے، وہ بالکل Guaranteed ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں یہ کہوں کہ

بالکل ایک بوری تک بھی نہیں گنی ہوگی تو شاید یہ غلط ہو لیکن ہم نے کوشش کی ہے اور Infested بیج کو واپس سٹور کر کے اس پر تحقیقات کیلئے کہہ دیا گیا اور اس کے Replacement میں Authenticated بیج زمینداروں کو فراہم کیا گیا ہے۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! زہ یو عرض کوم، زہ د ایگریکلچر کمیٹی ممبر یم، زہ د دے وزیر صاحب سرہ دا شرط لگوم چہ کوم تخم راغلی دے، انقلاب تخم راغلی دے، ہغہ ناقصہ دے او پہ دے صوبہ کنے کامیاب نہ دے، دمرض جالادہ۔ تاسو گورنی جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، زما خیال دے پہ دے باندے اعتراض مه کوئی، لار د شی کمیٹی ته۔۔۔۔۔

حاجی عبدالرحمان خان، تاسو نے کمیٹی ته واستوی، مونزہ زمیندار خود دوی دلاسہ غرق پرق شو، د تخمونو دلاسہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، لار د شی کمیٹی ته، ریفر نے کرنی، ہیخ فرق نشته۔ ہلتہ بہ Thrash out شی۔ چہ کہ خہ نہ وی نو تاسو خو خپلہ کارگزاری تھیک اوبنودلہ چہ یو کس مو دسمس کرو، د نورو برخلاف تاسو خپلہ انکوانتری کوئی، نو دا بہ ہلتہ پہ کمیٹی کنین Submit کرنی کنہ۔ خہ فرق نہ پریوخی۔

وزیر زراعت، سر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس میں کوئی ایسی اعتراض والی بات بھی نہیں ہے کہ غذاخواستہ میں اس چیز میں کسی طریقے سے ملوث ہوں اور میں اس کو Defend کرنا چاہتا ہوں۔ یہ یقیناً پچھلے سال کی بات کر رہے ہیں جب بیج کی Shortage آئی تھی حالانکہ اسے ڈی اے کے پاس جو بیج فراہم کرنے کیلئے آیا ہے، اس کا جو Component ہے، وہ بہت تھوڑا ہے کیونکہ اس وقت ایگریکلچرل سیکٹر میں جو پرائیوٹ کمپنیاں ہیں، وہ بھی سپلائی کر رہی ہیں اور اسے ڈی اے بھی اس کے ساتھ

ساتھ Parallel کام کر رہا ہے ایک Autonomous body کی حیثیت سے  
Competition میں Commercial basis پر -----

جناب سپیکر، خنا، اللہ خان! بات یہ نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ آپ نے جو جواب  
دئے ہیں Perfectly تو آپ نے اپنے فرائض منصبی پوری کئے ہیں لیکن Still the  
Honourable Members insist کہ اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے ورنہ کمیٹی تو یہ  
Suo moto بھی لے سکتی ہے۔ تو Why do not you say کہ مجھے کوئی اعتراض  
نہیں ہے؟ What should be the objection on your side? ٹھیک ہے 'یہ  
سرسری باتیں جو ہیں -----

وزیر زراعت، سر! میں کیا کہوں کہ مجھے اعتراض ہے؟ میں نے تو یہی کہا ہے کہ مجھے  
اس پر اعتراض نہیں ہے کہ اگر ایوان -----

جناب سپیکر، اعتراض نہیں ہے، بس ٹھیک ہے معاملہ ختم ہو جائے گا۔ ٹھیک ہے جی۔

Is it the desire of the House that the Call Attention Notice No. 679, moved by Haji Bahadur Khan, MPA, from Dir, may be referred to the Standing Committee on Agriculture. Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The Call Attention Notice is referred to the Standing Committee on Agriculture.

جناب بہادر خان، سر! زہ ستاسو او دمنستیر صاحب ڊیر مشکوریم۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! با زما والہ تحریک التواء وہ،  
تاسو ما ته په تیبل اینے وہ جی خو هغه خو رانقله۔ جناب سپیکر صاحب!

زما یو ایڈجرنمنٹ موشن وو، تاسو زما پہ تیبل اینے دے خو هغه ختم شو۔  
 جناب سپیکر، دوی خو زما خیال دے نن صرف یو ایڈجرنمنٹ موشن اینودے  
 دے، Only one او Sorry اکرم خان، هغه کبے لږ یو شے راغلی وو چه د  
 آفس دا خیال وو چه چونکه دا د عبدالرحمان خان مسئلہ ډیره اهمه وه نو دا  
 به یا د Admission د پارہ خی نو هم به ستاسو پاتے کیری او یا به دا دومره  
 تاتم اخلی۔ چه۔ نور۔ ممبران۔ به۔ هم۔ دغه۔ کیری۔ -- نو I think this is  
 misunderstanding because of that, otherwise په دغه۔ کبے۔ مونږه۔ سره  
 نشته دے۔

حاجی محمد عدیل، دا جی تاسو کال اٹینشن کبے هم اغستے شی۔

جناب سپیکر، هغه شته نه ما سره، خو پروت هم نه دے۔ نن مو اینودے نه  
 دے کہ د هغه مونږه Conversion اوکرو حاجی صاحب، Then there  
 will be another problem. اوس پینخه مونږه Already اخستی دی، شپږم  
 پکبیا لږ دغه به وی۔ خیر دے، وا به نه خلق بل وخت کبے۔ یاد نه کری  
 نو مونږه به نه Immediately بیا بل وخت واخلو۔ Honourable Zareen  
 Gul Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 691.

جناب زرین گل، محترم سپیکر صاحب! ډیره مننه۔ "اسمبلی کی کارروائی روک کر  
 اس اہم مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرائی جائے کہ کالا ڈھاکہ کے زیادہ تر پرائمری  
 سکولوں میں اساتذہ کیلئے کرسیاں اور طلباء کیلئے ٹاٹ دستیاب نہیں ہیں، لہذا مہربانی کر کے  
 کالا ڈھاکہ کے تمام پرائمری سکولوں کیلئے فرنیچر، ٹاٹ اور بلیک بورڈ فراہم کئے جائیں۔"

محترم سپیکر صاحب! کالا ڈھاکہ کبے تقریباً 132 پرائمری سکولونہ

دی او پہ ہفتہ 132 پرائمری سکولونو کئے صرف پہ 28 پرائمری سکولونو کئے ہاتھونہ او Teaching kits شتے۔ 18 سکولونہ داسے دی چہ یوہ یوہ کرسی دہ پکینے او زیات تر زنانہ سکولونہ چہ دی، ہفتہ بالکل د سامان نہ خالی دی۔ زہ ستاسو پہ وساطت منسٹر صاحب تہ دا خواست کوم چہ د سامان رسائی دیقینی اوگرخوی۔

جناب سپیکر، آنریبل منسٹر، پیڑ۔

میاں گل اسفندیار امیر زیب (وزیر تعلیم)، جناب سپیکر صاحب! دا واقعی ڈیرہ تشویشناکہ خبرہ دہ چہ دا کومہ خبرہ دوی اوکرہ نو دغہ شان حال پہ ثابت صوبہ سرحد کئیں دے۔ پہ 1997-98ء کئیں فرنیچر او ہاتھ د پارہ بالکل د سرہ پیسے مختص شوے نہ وے او د ہفتے نہ مخکنے چہ کلہ مختص شوے وے نو ہفتہ پہ صحیح طریقے باندے دے پرائمری سکولونو تہ نہ وے رسیدلے

چکہ چہ There are about 22700 primary schools in the whole of the Province نو ہفتہ د استاذانو پہ ذریعہ دا Purchases شوی وو نو پہ صحیح طریقہ باندے دے سکولونو تہ دا ہاتھس او فرنیچر آنتمز نہ وئی رسیدلے۔ اوس زمونہ SAF 2 لاندے پروگرام دے پرائمری ایجوکیشن پروگرام کئیں چہ 129 ملین یو کال او 129 ملین د بل کال د دے پرائمری سکولونو د پارہ مختص شوی دی۔ یوے یوے کمرے باندے 1500 روپے د کلاس روم Consumable او 1500 روپے د کلاس روم د Repair د پارہ مختص شوی دی۔ نو پہ ہفتے کئیں مونہہ ڈیر Ellaborate exercise کرے دے چہ ہفتہ بہ پہ داسے طریقے باندے خرچ کیری We are going to make it sure that the consumable items reach the primary schools. پہ بل۔ طرف۔ باندے۔ چہ د

فرنیچر، د کرسو او د ټاټونو خبره ده نو سخکال تقریباً څه اووه کروړه روپۍ د فرنیچر او د ټاټونو د پاره په پرائمری لیول باندے مختص شوی دی او فنانس دیپارٹمنٹ مونږه له Assurance هم راکړے دے چه باقاعدہ نه صرف دا به Allocation وی خو د دے به Disbursal هم کیږی۔ انشاء اللہ چه څنگه دا Disbursement اوشی نو دا ټاټونه او کرسی به هم په دے طریقہ باندے پرائمری سکولونو ته شروع شی۔ زه حاجی زرین گل صاحب ته یقین دھانی کوم چه په دے مسئلہ کنے به چه کوم Far flunged areas دی لکه کالا دهاکه او نور داسے Backward areas وی نوهفے ته به Priority ورکوف۔

Mr. Speaker: Honourable Muhammad Shuaib Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 698.

(Applause)

جناب محمد شعیب خان، شکرۍ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے صوبائی حکومت کی توجہ ملاکنڈ ایجنسی میں اپنے حلقے کے ایک اہم قومی مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ لنڈاکے پرائیویٹ چینل سے تقریباً بارہ ہزار ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے۔ اس چینل کے اوپر کئی پن پکیاں بھی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک لفٹ ایریگیشن سکیم الہ ڈھنڈ ڈھیری بھی ہے۔ اس چینل کو دریائے سوات سے پانی مہیا کیا جاتا ہے مگر جب دریائے سوات میں پانی کم ہو جاتا ہے تو اس چینل میں پانی بالکل نہیں آتا جس کی وجہ سے تمام علاقہ پانی سے محروم ہو جاتا ہے اور عوام پانی کی ایک ایک بوند کیلئے ترستے ہیں لہذا استدعا کی جاتی ہے کہ دریائے سوات پر پانی موڑنے کیلئے اس کو نیشنل ڈربنج پروگرام میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! دا لنڈاکے پرائیویٹ چینل تقریباً بارہ ایکڑ

زمکہ Irrigate کوی او پہ دے چینل باندے بے شماره ژرندے ہم چلیزینی او۔ دے نہ علاوہ یو لفت ایریگیشن سکیم الہ دھند دھیری ہم دے۔ دے چینل تہ د دریائے سوات نہ او بہ راخی بلکہ دے چینل تہ د دریائے سوات نہ او بہ ورکوی، کلہ چہ پہ دریائے سوات کنیے او بہ کیے شی نو د دے چینل نہ او بہ بالکل بندے شی۔ د دے سرہ بتولہ علاقہ بیا د او بو نہ محرومہ پاتے شی۔ جناب سپیکر صاحب! تاسو سوات تہ چہ کلہ خئی، دے لنڈاکی سرہ جوختہ یوہ داسے غتہ ولہ تلے دہ او ما چہ دا کوم عرض اوکرو، دا چونکہ زما پہ حلقہ کنی دہ او بیا خدائے پاک د عبدالکمال خان (سابقہ ایم پی اے) او بیسی، دا چونکہ د تھانے سرہ تعلق ساتی نو د دغے (سابق) ایم پی اے عبدالکمال خان، خدائے د او بیسی، ہم پرے خپل وس کرے وو او لعل خان، غنی محمد، دے بتولو کرے وو پرے خو چونکہ د فنڈ داسے حال دے او مونہہ کہ ہفے تہ ہر غومرہ فنڈ ورکرو خو پہ دے باندے دیرے پیسے لگی۔ نو لہذا زما ستاسو پہ وساطت باندے وزیر صاحب تہ دا خواست دے چہ کہ دوی مہربانی اوکری چہ پہ دے راتلونکی اے دی پی کنیے دا پہ نیشنل ڈرینج پروگرام کنیے شامل کری نو زما پہ خپل خیال کنیے جی دا مسئلہ بہ حل شی۔

حاجی محمد یوسف خان (وزیر برے آبوشی)، جناب سپیکر! د محترم ممبر صاحب دا مسئلہ واقعی دیرہ اہمہ دہ او دوی چہ کوم د دے تفصیل بیان کرو نو د دے پہ خپل خانے باندے یو افادیت دے او ضرورت دے او دا کوشش بہ کوفہ چہ مخکنے حل ----

جناب محمد طارق خان سواتی، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ یہ اپنی سیٹ پر آئیں کم از کم

منشر صاحب ---

جناب سپیکر، خپل سیتہ تہ لارشی۔

وزیر برائے آبپاشی، کوشش بہ کوف جی چہ انشاء اللہ تعالیٰ د دوی دا مسئلہ خدانے حل کری او غو پورے د تعاون تعلق دے نو ہغہ بہ ورسرہ پورا پورا کوف او دفتہ خیرہ دہ نو زمونہ بہ دا کوشش وی چہ دا مسئلہ حل شی۔

جناب محمد شعیب خان، زما جی دا مطلب دے چہ فنتہ خو دا نہ شی کولے۔ دے باندے دیرے زیاتے پیسے لگی نو زما صرف دا گزارش دے چہ پہ راتلونکی نیشنل ڈرینج پروگرام کنے دا سکیم شامل کری نو زما پہ خپل خیال دا مسئلہ بہ حل شی۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! کہ اجازت وی، دا نیشنل ڈرینج پروگرام چہ دے، دا د بہر ملک د امداد پہ ذریعہ یو پروگرام دے او د ہغے باقاعدہ اوس سروے روانہ دہ او زمونہ بہ کوشش وی چہ داسے بتول پروگرامونہ نہ صرف دا خو دریانے سوات دا بتول پہ نیشنل ڈرینج پروگرام کنے شامل شی۔

جناب محمد شعیب خان، مہربانی۔ اوس سپیکر صاحب، ستاسو ہم دیرہ مہربانی او د وزیر صاحب او حاجی صاحب، ستاسو خو مہربانی، مہربانی دہ چہ تاسو خو زمونہ مشر وزیر صاحب یی۔ دیرہ دیرہ مہربانی۔

Mr. Speaker: Mr. Akram Khan Durrani, MPA, to please move his

Call Attention Notice No. 678.

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب، شکر یہ۔ "جناب سپیکر صاحب! گزشتہ دنوں پرل کانٹی نٹل پشاور میں ایک تقریب میں زہر خوردنی کی ایک واردات ہوئی ہے جس کے نتیجے میں سینکڑوں لوگ بیمار ہوئے اور اخبارات میں بھی یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ پتہ نہیں کہ حکومت نے ہوٹل ٹیچمنٹ کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی ہے یا ہوٹل کا

لائسنس منظر کیا ہے یا نہیں اور آیا اس کی ذمہ داری پراونشل گورنمنٹ پر نہیں آتی؟ اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر صاحب! دا د اخبار کتنگ ورسره دے۔ پہ انٹرکانٹ ہویٹل کین یو پروگرام وو او یو پلار وو چہ د ہغہ دا کوشش وو چہ زما د خوئی وادہ دے او زہ د ہغہ خوئی د وادہ پہ خوشحالی کنبے ہلتہ خپل دوستان عزیزان او خلق راولم او بتولو لہ روتی ورکرو۔ د ہغے نتیجہ دا راوتہ چہ د ہغے روتی نہ د بے عزتی خبرہ جو رہ شوه۔ چہ دے کس غومرہ خلق پہ ہغے کنب مدعو کرے وو او غومرہ میلمانہ ورتہ راغلی وی، نو دے اخبار لیکلی دی چہ ہغہ بتول ہسپتالونو تہ لاپل او ہغہ کس د دعوت نہ یو مسئلہ غوندے جو رہ شولہ۔ چہ د کوم کور خوشحالی وہ نو ہغہ کور بتول پخپلہ پہ ہسپتال کنب وو او ورسره چہ غومرہ خلق وو، نو ہغہ ہم بتول پہ ہسپتالونو کنب دی۔ کہ دلته مونزہ اوگورو مجسٹریٹ صاحب راوخی او یو د چانے پہ دوکان باندے چہاپہ اوہی چہ ستا پیالی گندہ دی، تالہ مے پرچہ درکرہ۔ ہلتہ یو غریب سرے چہ پہ روڈ باندے ناست خان لہ غہ روزگار کوی نو ہغہ تہ پرچہ ورکری چہ تا نرخنامہ نہ دہ لگولے، تا دا شے کرے دے۔ پہ دے ملک کنب ہغہ قانون او انصاف هر وخت پہ غریب سری باندے ازمائیلے کیری او د قانون ہغہ بتول زور چہ کوم دے، ہغہ دا غت غت خلق چہ ہوتلونه نے دی، غتے غتے کارخانے نے دی او نور د ہغوی داسے Source وی، چہ ہغہ غوک قانون لاگو کوی نو ہغہ خلق د ہغوی تابعداری کوی۔ ہغہ زہ تاسو تہ نہ شم وئیلے چہ اخبار غومرہ بیکلے پہ چہاپ باندے لیکلی دی خو زما خپل گزارش دا دے چہ خاص کر

دغہ خلق یا ستاسو غوندے زیات خلق یا نور داسے خلق بہ خعی د دے د پارہ  
 چہ ہلتہ بہ زمونرہ خوراک صفا وی او مونرہ تہ بہ سہولت وی، خما میلہ  
 بہ پہ قدر باندے وی نو الہا د ہفہ بے قدری اوشی او ہفہ د مرگ بستر تہ  
 اورسی۔ زما جی دا گزارش دے چہ دا تاسو ستیندنگ کمیٹی تہ حوالہ کرے  
 چہ مکمل د ہفے چہان بین اوشی او کہ واقعی دوی ہم داسے کوی نو بیا  
 پکار ہم نہ دی چہ ہفہ بقول قوانین پہ غریبو خلقو باندے Apply کری۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، سپیکر صاحب! میں اس سلسلے میں ایک عرض  
 کرنا چاہتا ہوں، 'First of all' Marriage party یا Marriages میں ایکسٹرا خرچ  
 کرنا Illegal ہے، اگر انہوں نے جا کر ادھر بہت سارے لوگوں کو کھانا کھلایا بھی ہے  
 Marriage کے سلسلے میں، تو یہ ایک آرڈیننس آیا ہوا ہے، اس کی خلاف ورزی ہے۔  
 Secondly جب اخبار میں یہ چیز آئی تو میں نے خود اپنے ذریعے سے پتہ کیا ہے اور  
 شادیوں میں آپ کو پتہ ہے کہ یہاں تو شادیاں ایسی ہوتی ہیں کہ تین تین، چار چار دن  
 لگی ہوتی ہیں، مختلف جگہوں سے کھانے آتے ہیں، مختلف لوگ آتے جاتے ہیں، تو یہ  
 کوئی Confirm نہیں ہے کہ Food poisoning جو ہوئی ہے وہ PC کے کچن سے  
 ہوئی ہے یا کہیں اور سے ہوئی ہے۔ And secondly جب آپ ریکارڈ دیکھ لیں، PC

کے کچن کو - Specially when I was looking after the Industries ministry  
 وہ Weight and measure والوں نے ایک دفعہ نہیں، کئی دفعہ جا کر چیک کیا ہے،  
 مختلف ڈیپارٹمنٹ کی کتنی ٹیمز گئی ہیں اور انہوں نے چیک کیا ہے اور کبھی بھی کسی قسم  
 کی کوئی Complaint نہیں آئی۔ ایک ادارہ جو ایک سٹی میں ایک اچھی Facility نہ  
 صرف پشاور بلکہ پورے صوبے کے لوگوں کو Provide کر رہا ہے، کم از کم ہمیں اتنی  
 چھوٹی چھوٹی چیزوں کے ساتھ ان کو Discourage نہیں کرنا چاہئے، We should

لیکن be encouraging them اگر واقعی انکا کوئی قصور ہے تب تو کوئی بات ہے جی لیکن  
 ابھی کسی کا پیٹ خراب ہو جائے اور کہے کہ جی پورے PC کو سیل کر دو This is  
 not a

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، میاں صاحب، زہ تاسو نہ مخکنے پاخیدلے ووم۔

جناب سپیکر، ہسے زہ ستاسو پہ نوٹس کنیں راولم چہ دا کال اٹینشن نوٹس  
 دے گورنی، تھیک شوہ، ما چہ سخہ اوونیل نو پہ ہفے باندے بہ تاسو پیرہ  
 مودہ پس پوہیرئی۔ تاسو خپل یوشے پہ دماغ کنے نیولے وی، بل سخہ تہ  
 مو خیال نہ وی۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! یہ جو جوائنٹ کال اٹینشن نوٹس ہے، یہ اصل میں  
 ایڈجرمنٹ موٹن تھا جو آپ نے مہربانی کر کے کال اٹینشن میں تبدیل کیا ہے۔ میرے  
 خیال میں جو Signatories ہیں، اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو اس میں کیا حرج ہے؟  
 جناب سپیکر، نہیں، اس میں Signatories تو تمام نہیں ہیں۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، دے کنے خو ما مخکنے ورکرے وو۔

جناب سپیکر، کوم دے؟ دلته خو چرتہ نشتہ دے۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، سٹینڈنگ کمیٹی تہ ورکرے دے دا پیر  
 مخکنے۔۔۔

جناب پیر محمد خان (وزیر مال)، سپیکر صاحب! عدیل صاحب تہ سخنگہ پتہ  
 اولگیدہ چہ دا فلانی دستخط کرے دے او فلانی۔۔۔

جناب سپیکر، نہ دلته خو صرف۔۔۔۔

حاجی محمد عدیل، میں تو آپ کو بھی مشورہ دیتا ہوں۔ آئینی مشورہ ہے تو آپ بھی مجھ

سے پوچھیں، میں آپ کو بھی دیتا ہوں لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے جناب سپیکر، کہ یہ ہیلتھ کا معاملہ ہے یا انڈسٹری کا معاملہ ہے کیونکہ میرے خیال میں ہیلتھ منسٹر تو بیٹھے ہوئے ہیں۔

وزیرِ بلدیات، سپیکر صاحب! میں عرض کر رہا ہوں کہ

When I was looking after Industry, تو - weights and measures - والے -

They are authorised to go and check, میرے خیال میں تین چار دفعہ تو وہ چیک کرنے گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، نہیں، یہ اور مسئلہ ہے، آپ ذرا تشریف رکھیں جی۔

وزیرِ بلدیات، یہ - وی - تو - کہہ رہے ہیں - کیونکہ - چیک - کرنا - تو -

Weights and Measures

جناب سپیکر، اس پر صرف اکرم خان صاحب کی دستخط ہیں، کسی اور کے دستخط اس پر

نہیں ہیں۔ There is no signature of -۔۔۔۔۔

وزیرِ مال، سپیکر صاحب! دا خو بدل شوے دے۔ عدیل صاحب چہ لیکلے وو،

ہفہ پہ دیرو کسانو نے لیکلے وو۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! دے کنب یوسف ایوب خان

اوونیل جی نو پہ دے کنب دھانی سو کسان بیماران شوی دی نو چرتہ دیو

کورسے بہ وی چہ ہفہ تہ نہ شخہ شکایت شوے وی خو پہ دے کنب چہ

غومرہ خلق تلی دی نو زما خیال دے ہفہ دھانی سو کسان۔۔۔۔۔

وزیر برائے آبپاشی، جناب سپیکر! دا پیر اہم بحث شروع دے او طارق

سواتی راغلے دے دلته، دا وزیر صاحب دسترب کیڑی، دوی تہ اوویئی چہ

خپل سیٹ تہ لارشی۔

جناب اکرم خان درانی، نو کہ چرتہ جی پہ دے خبرہ باندے اتفاق وی او د دے

مکمل تحقیقات اوشی نو پہ دے کسں گورنمنٹ تہ، دوی تہ شخہ تکلیف دے جی؟

وزیرِ بلدیات، سیکر صاحب! اگر اسمبلی اب اس چیز کیلئے رہ گئی ہے کہ ہوٹلوں کے کچن کیلئے بھی ہم کمیٹی میں جائیں گے۔ جی۔ تو I think this is below everyone's dignity. کم از کم یہ چیزیں تو ہاؤس کمیٹی میں مت لے کر جائیں۔

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): یوہ خبرہ موکولہ جی۔ گورنی جی چہ چا تہ شخہ تکلیف رسیدلے دے نو هغوی شخہ عدالت کنے Complaint کرے دے چہ مونر پرے بحث کوو؟ اخبار خو، یوسرے چہ دھوہیل والا د چا سرہ شخہ لن بد اوکری، هغه پسے پہ اخبار کنے اولیکی چہ دا دا اوشو او د هغه د پارہ دا ذاتیات، چہ۔ راخی۔ هغه مونرہ راولو او دلته کنے Discuss کوو او ورسرہ چہ تاسو چہ شنگہ حکم کوئی جی بیا پہ دے باندے پکارده چہ مونر بتول تعمیل کوو۔ مونر لہ دا اسمبلی یا د رولز تحت چلول غواہی یا د روایاتو، دا دوانرہ مونر گلہ و د کوو۔ چونکہ زما پہ دے تجربہ زیاتہ دہ، مونرہ پہ سوات کنس چہ وو هغه زمونر ستیت ختم شو نو هغلته کنس د ستیت د ختمیدو نہ پس پہ مونر باندے مخلور بینخہ قانونہ وو۔ خنی کیسونہ بہ نے ونیل چہ دا پہ رواج کنس اوچلوی، خنی ونیل دا پہ شریعت کنس اوچلوی، خنی ونیل دا پہ قانون کنس اوچلوی، بیا پکنس د مارشل لاء دغہ اوونیل، شخہ پہ دے مارشل لاء کنس اوچلوی، نتیجہ دا شوہ چہ زمونرہ سوات دیر، چترال چہ دی دا چہ د بتولو نہ مخکنے علاقے وے، دا نن سبا کہ تاسو د بتول پاکستان حالت اوگورئی، حالت د بتولو خراب دے خو کہ دا درے خانیونہ پکنس اوگورئی، نو پہ بتول پاکستان کنس مثال ورکولے شی چہ

خراب دے۔ نو زما دا عرض دے چه دا اسمبلی یا د روایاتو چه کوم ته دوی واتی او روایات زمونڙه داسے بنه هم نه دی پاتی شوی زما چه غومره خیال دے خکه چه د چا حکومت به وو نو هغه به هغه اپوزیشن له نه فنڊز ورکول او نه به نه ورسره نوکری ورکولے، امتیازی سلوک به نه کولو۔ چه د هغه بل حکومت به وو د هغه بل نه به نه بدل اغستو، نو هغه داسے فخر مونږ په خپلو روایاتو هم نه شو کولے چه مونږ وایو، داسے مونږه د انگریزانو مثال ورکوو چه روایات نه قائم کری دی نو بنه به دا وی چه یا په، خو که نه یتول ملگری په دے خوشحاله دی چه په روایاتو نه اوچلوو او بیا ددوی په روایاتو چلوی او دارولز ترے نه ختم کری جی۔ مهربانی جی۔

میال افتخار حسین، جناب سپیکر صاحب! حکومت د طرف نه هم دوه درے کسانو خبرے اوکرے جی۔۔۔۔

جناب سپیکر، د منسٹر صاحب دا دومره خبرے تاسو واوریدے او که مو و او نه ریدلے؟ گوری جی۔۔۔۔

میال افتخار حسین، ستاسو په اجازت جی یو خبره۔۔۔۔

جناب سپیکر، شے دا دے، تاسو ته یو عرض اوکره میاں صاحب، د هغوی Request دا دے چه سٹینڈنگ کمیٹی ته د په حواله شی۔ اوس دوه لارے دی یا خو به نه زه هافس ته Put کوم او یا که د سٹینڈنگ کمیٹی چیئرمین نه پخپله اخلی نو نه هم اخسته شی۔ نمبر دو خبره نه دا ده که د سٹینڈنگ کمیٹی ممبران ریکوزیشن کوی په دے Purpose نو نه هم کولے شی۔ نو دا اوس آپشن د دوی د پاره دے۔ فتح محمد خان ډیره صحیح خبرے کوی خو زه هغه اوکره، اوس دا ورته نه وایمه چه دا خپل سیټ بدلوو، ته ما له هغه

جائے راکرہ او زہ تا لہ دا درکوم چہ د دوی پہ حساب باندے بہ پوہہ شے۔  
(تہقیقہ)

وزیر بلدیات، سیکر صاحب! میں مانتا ہوں، چلیں جیسے آپ *Suo moto* لیتے ہیں لیکن جس کی شادی ہوئی ہے، جس نے شادی میں غیر قانونی طور پر ڈھائی سو آدمیوں کو کھانا کھلایا ہے، قانون کے مطابق اس کے خلاف بھی فوجداری کارروائی ہونی چاہئے۔

(شور)

میاں افتخار حسین، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ زہ جی مخکنے یم۔ داسے دہ جی چہ د وزیر صاحب د طرف نہ دویم، دریم خل دا خبرہ راخی یو چہ د وادہ خلقو تہ اجازت نشتہ نو Defence خو دوی د ہغے ہویتل کوی چہ کوم خانے اہتمام شوے دے۔ چہ کوم خلق ہغہ Invite کرل، د ہغہ خو Defence کوی او د وادہ کری مخالفت کوی۔ داسے خبرہ دہ جی چہ د دے پاکتری رپورت باقاعدہ راغلے دے۔ پاکترانو باقاعدہ وئیلی دی چہ او، Food poison وو۔ د ہغے نہ پس بیا ہغوی کورٹ تہ پہ دے کنب ہم تلے دی۔ چہ تہ وائے کورٹ تہ لارشی نو پکار دہ چہ -----

Minister for Local Government: Sir, how can we take it up in the Assembly when a thing is subjudice? I want the ruling on that, Sir. -----

میاں افتخار حسین، نہ نہ، جی۔ داسے دہ چہ دوی د کورٹ د ہغہ خبرے ذکر او کرو، پہ ہغے کنب جی دا خبرہ دہ چہ ہغوی وائی داد کینٹونمنٹ -----  
جناب سیکر، تاسو کہ وائی چہ کورٹ کنب دا شے دے نو بیا خو ہیخ،

----- Subjudice

میاں افتخار حسین، جی زہ دغے خبرے لہ چہ راشم -----

جناب سپیکر، خبرہ خپلہ کوئی او بیادغہ نے کړی۔

میاں افتخار حسین، کورټ کنبے دا بتول کیس نہ دے جی کنہ، دا بتول کیس نہ

دے۔ کومہ خبرہ چہ دوئی کوی، زہ هغه ته اشاره کوم جی کہ یو منتہ نے

پرینبومد نو خبرہ بہ کلیئر شی جی۔ د کینٹونمنټ بورڈ پہ علاقہ کنبے جی

دا راخی، کومو ٻاکټرانو چہ د دے نخنبے اغستے دی او هغوی وائیلی دی

چہ دا Food poisoned وو۔ هغوی چہ کورټ ته په دے تلے دی چہ دا خلق

زمونرہ دلته راتلے نہ شی او زمونرہ فوڈ چیک کولے نہ شی۔ صرف په دے

بنیاد هغوی دانہ وائی چہ گنی دے کنب زهر نہ وو، نقصان نہ وو -----

جناب سپیکر، میاں صاحب! خبرہ واورئی، ما تاسو ته دوه درے Proposals

درکړل۔ اوس تاسو په هغه باندے کہ هغوی غوک Suo moto اخلی هم او

کہ تاسو په ریکوزیشن نے کوئی او کہ تاسو په ڈویژن کوئی نو دا هغه عجیبہ

خبرہ ده -----

میاں افتخار حسین، تھیک شوہ جی، ارباب صاحب به نے Suo moto واخلی۔

جناب اکرم خان درانی، جی ارباب صاحب به نے Suo moto واخلی، بس

تھیک ده جی۔

جناب سپیکر، دے سرہ زمونرہ هغه کارنشته جی۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! مجھے یہ سمجھ نہیں آئی -----

وزیر تعلیم، دوئی وائی چہ ارباب صاحب به نے Suo moto واخلی، نو هغه

خوبہ ارباب صاحب فیصلہ کوی جی۔

جناب سپیکر، مطلب دا دے کہ نے اخلی نو Any time نے کولے شی کنہ۔ ہغہ  
خو سخہ خبرہ نہ دہ۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کیونکہ وزیر موصوف تین دفعہ بات  
کر چکے ہیں اور جناب سپیکر، یہ پہلے بتائیں کہ انہیں کیا پرابلم ہے؟ اگر ڈھائی سو آدمیوں  
کو Food poisoning ہوئی ہے اور اخباروں میں خبریں بھی آئی ہیں اور ان کے فوٹو  
بھی آئے ہیں تو یہ کیوں Defend کر رہے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ اس فائو سٹار ہوٹل کو  
یہ کیوں Defend کر رہے ہیں؟ ----

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! میں یہ سمجھتا ہوں اس آرگنائزیشن کے ساتھ، یہاں پہلے بھی  
مختلف ریزیولوشنز آئی۔ چکی۔ ہیں۔ 'This is nothing to do with the people.' یہ سب  
ممبرز ہمارے۔ آئریبل بھائی ہیں، 'There is something personal going on,  
there is nothing else, Sir.

میاں افتخار حسین، دو سو پچاس کسان خو Personal نہ شی کیڈے جی،  
عجیبہ خبرہ دہ۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر صاحب! یہ ڈھائی سو آدمی جو بیمار ہوئے ہیں اور یہ ایک  
عجیب بات ہے کہ حکومت ان کی ہے اور یہ کہتے ہیں کہ شادی کے فکشنز کیوں ہو رہے  
ہیں؟ تو روکیں ناں آپ۔ آپ تو ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ شادی کا فکشن ہوا تھا، آپ نے  
شادی آرڈیننس پر کیا ایکشن لیا ہے؟ ایک تو بات یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر  
تفصیل چاہتے ہیں تو بتایا جا سکتا ہے کہ کن کن کو دعوتیں آتی ہیں، یہ الگ بات ہے۔  
جناب سپیکر! یہ اخباروں میں آپ نے بھی پڑھا ہوگا، ہم نے بھی پڑھا ہے، اب اگر ایک  
واقعہ ہوا ہے تو آپ لیواں روکتے ہیں کہ اس واقعہ کی تحقیقات نہ کی جائیں؟ یہ تو آپ  
کو خود کر لینی چاہئے تھیں۔

وزیرِ بلدیات، سپیکر صاحب! ایک چیز Subjude ہو تو اس کو کیسے Take up کیا جا سکتا ہے؟

حاجی محمد عدیل، آپ بتائیں کہ Subjude کس حوالے سے ہے؟ یہ بتائیں کہ کس عدالت میں کیس گیا ہے؟

وزیرِ بلدیات، وہ خود کہہ رہے ہیں، خود کہہ رہے ہیں۔

حاجی محمد عدیل، وہ اس مسئلے پر نہیں کہہ رہے ہیں۔ آپ بتائیں ناں۔۔۔۔

حاجی عبدالرحمان خان، پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب۔ یو منٹ د پارہ، مونرہ د پی سی او سٹینڈنگ کمیٹی خوبنہ کرے وہ، زہ خو پہ سٹینڈنگ کمیٹی کنبے نہ یمہ خو فرید طوفان او زہ۔۔۔۔

جناب سلیم خان، ہفہ جدا خبرہ دہ۔

حاجی عبدالرحمان خان، ہفہ خبرہ خو جدا دہ کنہ حو دا خبرہ ختمو و چہ دا وخت بچت شی۔ ہفہ کمیٹی تہ دے، طوفان او زہ بہ ورلہ دا خبرہ حل کرو۔ طوفان زمونرہ مشر وو، ستاسو د پارٹی میاں صاحب، ہفہ چہ او زگار نہ دے نو تاسو طوفان تہ او وائی، زہ ورسرہ یمہ، نو دا بہ انشاء اللہ بنہ پہ خوش اسلوبی سرہ حل شی او پہ دے کنبے یو سیاسی غرض دے، ہفے باندے مونرہ ہم پوہہ یو او دوئی ہم پوہہ دی۔ (مداخلت)

جناب سپیکر صاحب! پہ پوائنٹ آف آرڈر ولاریم، یو منٹ، زما یو دیر معصوم او ضروری قرارداد دے او ہفہ قرارداد نہ جی۔۔۔۔

جناب سپیکر، وخت چہ برابر شی نو پاخم بہ۔

حاجی عبدالرحمان خان، نہ جی، ہفہ زما قرارداد، رول ورتہ Suspend کرپی او دا یو قرارداد پیش کومہ۔ دا ماحول بہ ہم بنہ شی او ہفہ زما قرارداد بہ

پيش شي او نور قراردادونه به هم پيش شي۔ جناب! ما له اجازت راڪړي چه  
 زه دا قرارداد پيش كړم۔ رول 240 لاندے دا۔۔۔۔  
 جناب سپيڪر، جي لږ صبر اوڪړئ، لږ صبر اوڪړئ۔  
 حاجي عبدالرحمان خان، بڼه جي۔

جناب سپيڪر، هسے۔ زما۔ خيال۔ دے۔ To keep the whole atmosphere intact,  
 چه څنگه مخڪڻے نه پاتے شوے ده او څنگه بڼه ماحول ڪڻن دا ٿوله اسمبلي  
 اوشوه، (حاجي صاحب، پليز۔) چه څومره دا ٿول وخت زمونڙه، اوس  
 خوداسے ښڪاري چه لڙے ورڃے به وي ولے چه روڙه هم راروانه ده نو  
 چه څنگه بڼه ماحول ڪڻن چليلے يو۔ نو۔ We should not ask for any  
 division, we should not ask for anything او Best course دا دے که د  
 چا دغه وي نو چونکه تاسو ته رولز هم معلوم دي، طريقه کارهم درته معلوم  
 دے او خاصڪر زمونڙه ڊپٽي سپيڪر صاحب خو ماشاء الله په رولز باندے بڼه  
 ماهر دے، بڼه عبور نے دے نو Best course به دا وي که تاسو خامخا دغه  
 کوئي نو گورنمنٽ په داسے ځڙونو ڪڻن، په دغه ڪڻن مه Put کوئي، ستاسو  
 سره دغه شته بلکه دا هم د خبرو نه پته اولگيده چه چيترمين چه کوم دے نو  
 هغه هم يو قسم زه به دا اووايمه چه اپوزيشن سره تعلق لري يعنى  
 Government is not even Chairman د۔ هغوى به پڪڻن خپل  
 Representation وي، ستاسو به پڪڻن خپل، نو په هغه طريقه کار که لار  
 شئى نو۔ That would be the best course.۔۔۔۔

ايک معزز رکن، گورنمنٽ خو هم۔۔۔۔

جناب سپيڪر، نه۔ جي، Opposition is their right, opposition is your

right, some matters may be such کہے گورہ لہ بعضے بعضے  
 غیظونہ راشی، گورنمنٹ وائی مونر ڈرسره یو، بعضے غیظونہ داسے  
 راشی چہ ہفے کین تاسو وائی چہ مونر گورنمنٹ سرہ یو۔ غو غو خلہ  
 داسے شوے دی چہ د گورنمنٹ، اپوزیشن شکرہ ادا کرے دہ چہ یرہ مونرہ  
 نے سپورٹ کرے یو او گورنمنٹ ستاسو شکرہ ادا کرے دہ نو داسے پہ بنہ  
 طریقہ باندے خبرہ لار شی، That will be I think personally, چہ صحیح  
 بہ وی او لہ فتح محمد خان نہ بہ زہ خلاص شہہ چہ د رولز دغہ بہ ہم اوشی  
 کنہ حالانکہ ہفہ رولز خو سر اوخورو او پہ کال اتینشن باندے اتیا کسانو  
 خبرے اوکرے او بیا دومرہ ہم غوک نہ وائی او پہ ہفے تکه ہم نہ وائی  
 چہ زہ پہ بل غہ پاغمہ، غہ بلہ بہانہ سرے جورہ کری، زورورو نو ہفہ بلہ  
 بہانہ ہم نہ کوی او بس کرز پرے ور وہی، اودریزی او پرے لکیا وی نو  
 داشے دے۔ زما خیال دے چہ بہترہ بہ داوی، دغہ بہ نہ درکوم۔

جناب محمد افتخار خان مہمند، زہ افسوس کومہ جی۔۔۔۔

جناب سپیکر، افتخار مہمند خو بغیر د علت نہ کارنشہ، رو غونٹے غہ خبرہ  
 پکنین اوکری جی، پوہہ شوی جی۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر! دا د علت تکه ترے نہ Expunge کری،  
 علت غہ بنہ تکه نہ دے۔ (تہتمہ) دا پہ تاریخ کین راخی، دا ترے نہ  
 Expunge شی۔ دا خو زمونرہ یر بنہ گران روردے۔ (تہتمہ)

Mr. Speaker: Honourable Haji Muhammad Adeel Khan, MPA, to  
 please move his 'Call Attention Notice No. 707.

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! شکر ہے کہ اس سیشن میں پہلی مرتبہ موقع ملا ہے۔

(قہقہے) میں نے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو شامل ایجنڈا کرنے کیلئے درخواست کی تھی اور آپ نے شامل کر دی۔ گلگت کالونی نمبر 2 میں نکاسی آب کا مسئلہ ہے باوجود اس کے کہ مکینوں نے اپنی رقم سے نالی وغیرہ بنائی ہے مگر حکومت کے مختلف اداروں کے عدم تعاون سے اس مسئلے کا حل نہیں ہو سکا۔ جناب سپیکر! یہ اخبارات میں بھی آیا ہے 'Drainage problem to Gul Gashat Colony' جناب سپیکر! پشاور کارپوریشن نے یہاں ایک ڈریج سکیم بنائی تھی اور اس پر تقریباً دو لاکھ روپے خرچ آنا تھا۔ وہ سکیم منظور بھی ہوئی تھی لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے عمل نہیں ہو رہا تھا تو علاقے کے لوگوں نے اپنے چندے سے ایک لاکھ 'چورانوے ہزار روپے اکٹھے کئے اور انہوں نے خود وہ ڈرین بنائی اور وہ ڈرین باہر آ کر مین ڈرین سے جب ملنے لگی، وہاں تک اس کی کنسرکشن جب پہنچ گئی تو حکومت کے مختلف اداروں نے 'مجھے دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ پولیس کے Through ' ایس اینڈ جی اے ڈی کے افسران کے Through اور وہاں اس کالونی میں کچھ سرکاری افسر بھی رہتے ہیں، جنہوں نے خاصہ رول ادا کیا اس کے روکنے میں۔ انہوں نے تقریباً ایک سال تک یہ اجازت نہیں دی کہ اس کا پانی نالے میں آئے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ لوکل باڈیز کے منسٹر اس بات سے بخوبی واقف ہوں گے بلکہ یہ کم از کم انہوں نے پڑھا ہوگا کہ کارپوریشن کو تو ڈریج کی Facility شہر کے اندر Provide کرنی چاہیے۔ جب گھر بنانے کی اجازت دیتے ہیں کسی کالونی میں، ان سے ہاؤس ٹیکس لیتے ہیں تو ان کے پانی کی نکاسی کا بندوبست بھی کارپوریشن پر ہونا چاہیے۔ بجائے اس کے کہ کارپوریشن ان کو ڈریج بنا کر دیتی، ان لوگوں نے اپنی مدد سے خود بنائی ہے اور اس کیلئے میں نے بڑی Efforts کی ہیں جناب، میں کئی دفتروں میں کئی مرتبہ گیا۔ جب تک یہ کال ایٹشن نوٹس میں نے داخل نہیں کیا تھا، اس وقت تک اس کا کوئی حل نہیں نکلا تھا۔ اب مجھے پتہ چلا ہے کہ میرے کال ایٹشن نوٹس کے بعد محکمے کو خیال آیا

ہے اور اسی لئے ہم یہ کال اٹیشن نوٹس داخل کرتے ہیں۔ آپ کو تو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ کسی جگہ آپ کے مراسم اگر اچھے ہیں تو وہ خراب ہوں گے۔ ڈھائی سو آدمی جب بیمار ہوتے ہیں تو آپ کو خود جا کر تحقیق کر لینی چاہئے تھی (تالیاں اور قبضے) آپ کو خود تحقیق کرنی چاہئے تھی لیکن وہاں آپ کو اچھا Entertain کرتے ہیں، فائو سٹار ہوٹل میں بڑی دعوتیں آتی ہیں۔ پچھلے دنوں دو سو تیس لوگوں کو بلایا گیا جس میں جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب محمد افتخار خان مہمند، وہ بھی Public interest میں۔

حاجی محمد عدیل، وہ بھی Public interest میں 'Of course'۔ تو جناب سپیکر، میرے کال اٹیشن نوٹس جب تک نہیں آیا تھا، اس وقت تک ان بیچاروں کو ڈرنج کے حق سے بھی محروم رکھا گیا تھا۔ اب تو شاید میرا خیال ہے، وزیر صاحب صبح میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے وہ کام کر دیا ہے، تو میں نے ابھی تحقیق کی ہے کہ کچھ کام ہوا ہے۔ شاید صرف اسلئے کہ آج یہ کال اٹیشن نوٹس آ رہا تھا۔

وزیر بلدیات، شکر، سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر، اب وہ Satisfied ہیں تو آپ کیا فرما رہے ہیں؟ (قبضہ)

وزیر بلدیات، جناب بات یہ ہے کہ حاجی صاحب کو پتہ ہے۔۔۔۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! فتح محمد خان ان کو رولز بتائیں ناں کہ۔۔۔۔

وزیر بلدیات، سر! یہ آج سے ڈیڑھ مہینہ پہلے ہو چکا ہے۔ اس میں حاجی صاحب کی بھی کافی Efforts ہیں لیکن جیسا کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ سرکاری افسروں نے اور ایس اینڈ جی اے ڈی اور سی اینڈ ڈبلیو کے سرکاری افسروں نے تو ان لوگوں کو بے بیچارے غریب لوگ ہیں صرف اس چیز کیلئے ہم نے ان کو کام کروا کر دیا ہے کہ ایسے لوگوں کو Encourage کرنا چاہئے کہ کمیونٹی Self help basis پر اپنا تھوڑا بہت کام کرواتی

ہے کیونکہ کارپوریشن کے پاس فنڈ کی قلت ہے تو وہ سول کوارٹرز کی ایسوسی ایشن / یونین جو بنی ہے، وہ Allow نہیں کرتے تھے، سرکاری ٹیڈیا رٹمنٹ کی کوئی بات نہیں تھی۔ خیر ابھی ہم نے ان کے ساتھ Negotiate کر کے ان کو رضا مند کر لیا ہے۔ اب ان کو کوئی پرابلم تھا، وہ تو حل ہو گیا۔ اسی طرح جہاں بھی کمیونٹی Self help basis پر اگر اپنے کاموں کیلئے Contribute کریں تو حکومت ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کرے گی۔

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Karim Khan Babak, MPA/Chairman Standing Committee No. 24, on Power to please present before the House the Report of the Committee. Not present.

ہاں جی! Who is going to present this report? بل ٹھوک ممبر نے

شہدہ دے سٹیڈنگ کمیٹی نمبر 24؟ بل ٹھوک وو دے کہنے؟  
جناب محمد اورنگزیب خان، رپورٹ خوشہ نہ گنی ما بہ پیش کرے وو جی۔  
رپورٹ پہ تبیل باندے نہ دے راغلی۔

Mr. Speaker: The Chairman or some body else!

رپورٹ خو بہ چہ ہفہ اووائی چہ present کومہ نو ہلہ بہ  
present کیری۔

Mr. Muhammad Aurangzeb Khan: Sir, on behalf of Chairman Powers Committee, I beg to present the Report -----

جناب سپیکر، آپ سٹیڈنگ کمیٹی نمبر 24 کے ممبر ہیں جی؟ کمال دے۔ زما خیال دے  
دا بہ بیا چرتہ بل تاہم تہ کرو۔ بیا خہ اوکرو؟ بل ٹھوک، Any member شہدہ

دے د کمیٹی نمبر 24؟

جناب ہمایون سیف اللہ خان، ممبر نے یمہ جی خو اوس تاسو جوہ کرے یمہ

خو I have not attended a single meeting. -----

جناب سپیکر، نہ، چہ Signatory یمہ تاسو ددے کہ نہ یمہ؟

جناب ہمایون سیف اللہ خان، تاسو اوس جوہ کرے یمہ، ما Meeting نہ دے

Attend کرے۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ یہ سات سے نو پر کیسے آگے

جی؟ آپ نے لکھا ہے "گزشتہ اجلاس کی باقی ماندہ کارروائی" اس میں -----

جناب سپیکر، وہ کانا گیا ہے۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! ہمارے پاس یہ سرکولر ہے۔

جناب سپیکر، وہ کانا گیا ہے۔

حاجی محمد عدیل، تو جناب سپیکر! پھر ہماری یہ جو کل کی باقی ماندہ قراردادیں ہیں -----

جناب سپیکر، باقی ماندہ کارروائی اب ہم نہیں لیں گے۔

حاجی محمد عدیل، پھر وہ کب آئے گی ہماری یہ ایڈجرنٹ موشن، کل جو رہ گئی تھی؟

جناب سپیکر، ایڈمٹ، اس کیلئے تو میں نے آپ سے پہلے عرض کر دیا تھا کہ -----

حاجی محمد عدیل، وہ ایڈمٹ ہو گئی تھی لیکن باقی جو کل کی کارروائی تھی -----

جناب سپیکر، وہ آج نہیں رکھی گئی ہے۔

حاجی محمد عدیل، یہ پھر غلط سرکولر ہمیں دیا ہے۔

جناب سپیکر، وہ اس وجہ سے کہ وہ عبدالرحمان خان کا جو موشن تھا very

important. تو اس وجہ سے یوں ہوا کہ اگر وہ ایڈیشن میں جائیگا تو وہی Status رہیگا

تو اسلئے وہ تحریک نہیں آئی تھی۔ ہمارے پاس جو ہے، وہ کراس کیا ہوا ہے شاید آپ

کے پاس غلطی سے کتا ہو نہیں ہوگا اگر کوئی ہے اس میں لفظ "دستہندنگ کمیٹی

نمبر 24 بل ٹھوک، ممبر شہتہ دے؟"

جناب محمد اورنگزیب خان، ہمایون خان دے۔

جناب سپیکر، نہ، دے خو اوس راغله دے، - He is not signatory.

جناب ہمایون سیف اللہ خان، اوس راغله یم کنہ جی۔

جناب سپیکر، Signatory خو تاسو پہ دے نہ وئی کنہ؟

جناب ہمایون سیف اللہ خان، نہ نہ جی، نہ یمہ جی۔

جناب سپیکر، ہغہ غخہ شو عاشق رضا سواتی چرتہ دے؟ تاسو نے ہم دغہ کری  
کنہ جی۔

جناب عاشق رضا سواتی، زہ ترے خبر نہ یم جی نو۔

جناب سپیکر، دستخط دے پرے کرے دے نو بیا نے د نہ پیش کولو ضرورت

غہ دے؟ دا چینرمینان دی خپل کار نے / بیا بہ غہ کیڑی؟ خئی جی تش

Presentation نے - تاسو اوکری۔ ہمایون خان - چہ On behalf of the

Chairman I beg to present

جناب ہمایون سیف اللہ خان، چہ لہر خو اوگورمہ کنہ یار، دا دوی لیکلی دی

کنہ۔

I beg to move the Committee Report on Powers to be laid in this

--- Assembly .

Mr. Speaker: Present in the Assembly on behalf of the Chairman,

On behalf

جی

ورسره

اووایی

of the Chairman اووایی ورسره۔

Mr. Humayun Saifullah Khan: On behalf of the Chairman, on behalf of the Chairman, Sir.

Mr. Speaker: The report stands presented.

بل دغه نئ نه کوو، بل چه هغه Present شی بیا هله به کتے شی چه کله دغه وی۔

میاں افتخار حسین، سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر باندے یوہ خبره کول غوارم۔ د کمیٹیو خبره او شوه جی، زمونزه انفارمیشن کمیٹی یوہ فیصله کری وه او په فیصله کنس د انفارمیشن کمیٹی، دا اوس چه کوم منسٹر دے، دا د کمیٹی ممبر هم وو، د دائریکٹر صاحب په بابت کنس Wholly solly دا فیصله شوی وه چه دا به اخوا کیری، د هغه شلورمه پینخمه میاشت ده، هیخ عمل پرے او نه شو نو که په دے باندے، ستاسو په وساطت د دوی په علم کنس راولم چه په هغه باندے زر تر زره عمل اوشی جی۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر! ----

جناب سپیکر، عبدالرحمان خان! تاسو د رولز دغه د پاره اوونیل، لږ موو کوئی نه مه، هسه رومبے زما نویتس کنس خبره راولی چه هغه Legal aspect اوگوری چه هغه پوزیشن دے؟

حاجی عبدالرحمان خان، دا جی د گنو باره کنس دے چه "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے" چه د گنو دا زور نرخ د بحال اوساتی، قرارداد دے جی یو معصوم شان، بالکل بے ضررہ۔ دا مالہ اجازت راکری چه دا زه پیش کرم۔

جناب محمد افتخار خان مہمند، اجازت ورکری سپیکر صاحب۔

جناب محمد اورنگزیب خان، زما Request خو دا دے چہ د دے قراردادونو نہ بعد دیدا پیش شی، دا چہ کوم پہ ایجنڈے باندے شتہ جی۔

حاجی عبدالرحمان خان، اورنگزیب خان! یو منتہ، دا دغہ ضروری دے۔

جناب حبیب اللہ خان کنڈی (وزیرصنعت)، جناب سپیکر صاحب! دے کنیں پیسے Involve دی، دا نہ شی کیدے۔

حاجی محمد عدیل، اورنگزیب خان کی تجویز اچھی ہے کہ اس کے بعد -----

جناب سپیکر، جی!

جناب محمد اورنگزیب خان، میری Request یہ ہے جناب کہ جو قراردادیں ایجنڈے پر ہیں، ان کے بعد یہ پیش کی جائے۔ ہمیں منظور ہے لیکن ایجنڈے کے بعد جی۔

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! میاں صاحب یوہ خبرہ اوکریہ د انفارمیشن کمیٹی متعلق جی، چونکہ زہ نے چیئرمین یمہ، مونرہ یوہ متفقہ فیصلہ کرے وہ او منسٹر صاحب، سبحان خان ہم ناست دے، ہفہ ما تہ جی یوہ خبرہ -----

جناب سپیکر، تاسو ہفہ ہاؤس نہ پاس کرے دہ، ہاؤس تہ مو تیبل کرے دہ؟

جناب باز محمد خان، مونرہ ورتہ وئیلی وو جی چہ ہاؤس کنے نے پیش کرہ خو تر اوسہ پورے راغلہ جی۔

جناب سپیکر، ہاں جی۔

جناب باز محمد خان، میٹنگ کنیں مو فیصلہ کرے وہ چہ دا بہ ہاؤس تہ Put up کوو جی خو اوسہ پورے راگلے نہ دہ۔

جناب سپیکر، دا دغہ وایی تاسو جی، ما تہ غور کیردی سیکریٹریانو صاحبانو،

کپ لگوئی جی، هغوی شخه وائی، تاسو شخه وائی، تاسو خچلو کنب گپ لگوئی ما ته دلتہ ناست یی دوارہ، Imagine کری، هغوی دا وائی چه دا رپورت مونرہ تاسو ته درکری دے As Chairman د. انفارمیشن کمیٹی او تاسو وائی چه هافس ته نه پیش کوی، نو ولے شخه چل دے، شخه قیصہ ده؟ دوی به چیک کری جی نو بیا به تاسو ته اطلاع اوکری جی۔

جناب باز محمد خان، رپورت دے۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! هغه زما پواننتہ آف آرڊر ووکھ مہربانی اوکری او د رولز اجازت راکری چه رولز Suspend کری 240 لاندے، زه دا خپل قرارداد، یو معصوم شان قرارداد پیش کومہ جی۔

جناب سپیکر، تاسو اوواین چه Rule 124 suspend کری جی۔ داسے اوواین جی۔

حاجی عبدالرحمان خان، جی Rule 124 Suspend کری رول 240 دلاندے۔

وزیر ہدایت، سپیکر صاحب! میں ایک عرض کرتا ہوں کہ جتنی ریزولوشن آتی ہیں، جیسے کہ کچھ۔ ریزولوشن۔ ہوتی۔ ہیں۔ کہ The Government has to study those. یہ ایکدم

جو آئیں گی تو جی We will not be in a position to say something.

حاجی عبدالرحمان خان، دا خو جی دیر معصوم قرارداد دے، اوس ما سرہ ملکرتیا تولو کری دے نو دے کنب شخه حرج دے جی۔ هافس ته نه پیش کری۔ جی۔

وزیر ہدایت، فنانشل تھوڑا سا تو ہے ناں جی۔ مطلب یہ ہے کہ اتنا ٹائم تو ملے کہ کم؟ کم اس Concerned محکمے سے تو ہم opinion لے لیں۔

حاجی عبدالرحمان خان، نه نه، دا خو هسے یو معصوم غوندے قرارداد دے۔

یوسف ایوب صاحب دے کنیے مخہ کار دے؟ دا خوش تاسو بتولو مونہ سرہ  
ملکرتیا دہ جی۔ تاسو اجازت ما لہ راکرنی جی، دوی د بیا مخالف اوکری  
کنہ ----

وزیر بلدیات، جناب! یہ جیسے کہ رہے ہیں، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں But we  
have to take the opinion also.

جناب سپیکر، دے کنیے عبدالرحمان خان یو تکلیف دے کہ یو کس نے ہم  
مخالفت اوکری نو ----

حاجی عبدالرحمان خان، او د کپری جی، زہ پرے خوشحالہ یمہ جی۔ زہ بہ  
وایمہ چہ حکومتی پارٹی والا مخالفت اوکرو۔ تاسو ما لہ اجازت راکرنی،  
دوی د مخالفت اوکری۔

جناب سپیکر، نہ، زہ خو اجازت نہ درکوم، اجازت خو بہ ہاؤس درکوی۔  
حاجی عبدالرحمان خان، ہاؤس نہ اجازت واخلی جی۔

جناب سپیکر، زہ بہ نے ہاؤس تہ Put up کومہ او ہاؤس بہ بیا فیصلہ کوی۔  
حاجی عبدالرحمان خان، ہاؤس تہ نے Put کرنی جی۔

جناب علی افضل خان جدون (وزیر قانون)، جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہوگی، مجھے  
احترام ہے محترم ممبر بھائی کا مگر جیسے کہ یوسف خان نے کہا کہ جناب  
There are certain rules, Sir جن کو آپ خود بہتر سمجھتے ہیں So that جس مقصد کینے قرارداد  
پیش کی جاتی ہو، اس کا پوری طرح حل ہو سکے تو اسلئے جناب، میری یہ گزارش ہوگی کہ  
جو بھی ایسی قرارداد آئے، اس پر یہ موقع ضرور دیں اس Concerned Department  
کو اور گورنمنٹ کو کہ اس پر وہ اپنی رائے دے سکے تاکہ اس کے پاس ہونے میں بھی  
پھر مشکل نہ ہو۔ یوں اگر نہیں ہوتا تو پھر دوسرے کسی قرارداد والے Next day پر آ

سکتی ہے، سیشن ایسی جاری ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، تاکہ اس کا پورا موقع مل سکے اور رولز کی بھی پابندی ہو سکے۔

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! ہاؤس سرہ خو اوس غفور جدون خان Agree وو جی، ہغہ اوونیل چہ پہ دے باندے ہیخ کلہ زمونزہ اعتراض نشتہ دے۔ د گورنمنٹ د طرف نہ پہ ہغے باندے خبرے اوشولے۔۔۔

۲۲

حاجی عبدالرحمان خان، ہاؤس تہ پیش کرتی جی کہ د ہاؤس غہ خوبنہ وہ، ہغہ داوکری جی۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی، نو پہ دے کین غہ دغہ دی چہ کہ پینخہ کسانو ہغہ د کارخانہ دارو فاندے پینخو سو لکھو خلقو تہ رسی جی نو بنہ خبرہ دہ جی او کہ غوک تہ مخالفت کوی۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! — We support this. — جیسا کہ عبدالرحمان خان کہہ رہے ہیں، ہم اس کو Support کرتے ہیں لیکن The Food Minister is not here. جب فوڈ منسٹر یہاں بیٹھے ہوں تو تب پیش کر لیں۔

جناب سپیکر، یوہ خبرہ درتہ اوکرمہ عبدالرحمان خان، زما خو دا خیال دے، دا شوگر کنٹرول بورڈ چہ دوتی اوس جور کرو کنہ د ہغوی سرہ ہم خبرہ کوو۔۔۔۔۔

حاجی عبدالرحمان خان، دا یو دیر معصوم قرارداد دے او مہربانی اوکرتی د دوتی نہ تپوس اوکرتی۔ کہ دوتی پکین مخالفت کوو نو خیر دے۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات، میرا خیال ہے عبدالرحمان خان صاحب کا جیسا مقصد ہے پیش کرنے کا، وہ میں سمجھ گیا ہوں، بے شک کر دیں، ہمیں Oppose کرنا پڑیگا جی۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب عبدالسمان خان (وزیر اطلاعات)، جناب سپیکر صاحب! -----

جناب سپیکر، بس جی، ہغوی اوونیل بیا ددے Suspension -----

وزیر اطلاعات، زہ - جی - یو Request کومہ آنریبل سپیکر صاحب، د

عبدالرحمان خان دریزولیشن جی دیر افادیت دے

جناب سپیکر، تاسو شورمہ کوی، ہلتہ ہفہ ممبر صاحب -----

(شور)

وزیر اطلاعات، میں کرتا ہوں ناں جی، یار، میں نے اللہ کہا ہے، بخش تو نہیں کہا آپ  
کفر کا فتویٰ دے رہے ہیں -----

جناب سپیکر، دا اوورنی جی عبدالرحمان خان -----

وزیر اطلاعات، عبدالرحمان خان، ستاسو د دے قرارداد دیر زیات افادیت دے۔

وختی پرے خبرہ اوشوہ، خیر دے بل سبا بہ شی، بلہ ورخ بہ شی، بیا بہ

ورثہ رولز Suspend کری، مونر بہ ہغوی سرہ مشورہ اوکرو، تاسو پرے

جلد بازی خکہ مہ کوی چہ ددے خپل قرارداد پخپلہ جی تاسو ولے افادیت

کموئی؟ مخہ اختلافات خو پرے نشتہ کنہ جی، 'We are also agriculturists.'

زہ جناب سپیکر صاحب، ستاسو پہ وساطت عبدالرحمان تہ دا وایمہ -----

جناب اکرم خان درانی، سپیکر صاحب! سبا بہ نے راولو۔ عبدالرحمان خان تہ

بہ مونرہ Request اوکرو جی ----- (شور) سبا تہ بہ نے جی راولو۔

دوئی دیرے مشورہ اوکری، سبا بہ نے جی راولو -----

وزیر اطلاعات، نہ، تاسو ورلہ افادیت مہ کموئی، مہربانی اوکری تاسو خیر

دے، سبا پیش کری، بلہ ورخ نے پیش کری جی۔

جناب سپیکر، سبایو شے بہ پرے راخی۔ سبایو شے پہ ایجنڈہ باندے پروت دے۔ داسے کار اوکری عبدالرحمان خان، بس تھیک دہ، خیر دے کہ دوی پہ ہغے باندے غہ مشورہ کول غواری کنہ، تاسو ہغہ یو سائڈ چہ کوم دے، ہغہ اوکری، ہم ہغے بارہ کنیں دے کنہ، د ریٹس بارہ کنیں دے کنہ، نو رومے دے دوہ ورخو کنیں دا اوکری، Monday باندے بہ نے مونڑہ واخلو، You ask for suspension Monday باندے بہ نے واخلو۔

حاجی عبدالرحمان خان، پنخویشٹ لکھہ روپی، نو صرف بہ د زمیندارو تسلی شوے۔ وہ چہ زمونڑہ نمائندگی اوشوہ، پنخویشٹ لکھہ روپی روزانہ زمیندار پہ نقصان کنیں روان دی۔۔۔۔

جناب سپیکر، زہ خو د ہاوس، زہ چہ غومرہ اندازہ کومہ د ہغہ سائڈ د زمیندارو۔۔۔۔

حاجی عبدالرحمان خان، لڑ تپوس ترے اوکری جی، خیر دے، یو منت۔۔۔۔

جناب سپیکر، زہ د ہغہ زمیندارانو نہ چہ غہ اخذ کومہ د ہغوی مقصد صرف دادے چہ ہغوی وائی چہ داشے اوشی او مونڑہ پرے خپلہ صلاح اوکرو۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عبدالرحمان خان سے عرض کرتا ہوں کہ یہ قرارداد کل پیش کر دیں، کوئی بات نہیں ہے۔ Request کرتا ہوں کہ کل پیش کر دیں۔

حاجی عبدالرحمان خان، تھیک دہ جی، بس زہ نے پیش کومہ نہ خکھہ چہ دہ ما تہ اووتیل چہ زہ د پارٹی د دپٹی پارلیمانی لیڈر پہ حیثیت باندے تا تہ وایم چہ مہ نے پیش کومہ۔ زہ نے نہ پیش کومہ۔

وزیر اطلاعات، جناب سپیکر صاحب! عبدالرحمان خان چہ پرے دومرہ Insist

کوی نو خیر دے، سب ورنہ د ایجرنمنٹ موشنز نہ پس موقع ورکری،  
پیش د کری جی۔

جناب سپیکر، دوی د پرے ہم خپل سوچ اوکری، ولے چہ دا یواخے د  
عبدالرحمان خان ذاتی مسئلہ نہ دے، دا دے صوبے د بتولو چہ غومرہ ایم پی  
ایز دلته ناست یی، کہ ہفہ د ہزارے دی کہ د سوات دی کہ د بل خانے دی کہ  
د بل خانے دی، د دے صوبے د بتولو مسئلہ دے او دا غہ ذاتی مسئلہ د ہفہ نہ  
دے۔ پکار دے چہ صحیح طریقے سرہ پرے غور اوشی جی۔ Honourable

Khurshid Azam Khan, MPA, to please move his Resolution No. →

121. Khurshid Azam Khan!

### قراردادیں

جناب خورشید اعظم خان، شکریہ، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش  
کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پی ایف - 37 کے  
دیہات بانڈی عطائی خان، مجاہد، ہمنگہ، پھلاں والی، کڑچہ، بودلہ، حاجیہ چند و میرا، سموالہ،  
بصیرہ، کریکی، لنگڑیل، مانجھیا کو سوئی گیس کی سہولت فراہم کی جائے۔"

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Resolution No. 121  
moved by honourable MPA, Khurshid Azam Khan, may be  
passed? Those who are in favour of it, may say 'yes' and those  
against it, may say 'No'.

جناب سپیکر، چہ 'No' پکتنیں راغے خوبیا خوبہ دغہ کوو۔

جناب خورشید اعظم خان، وہ بھول گئے ہیں سر، 'Yes' کہنے کی بجائے وہ 'No' کہ گئے

ہیں۔

Mr. Speaker: Passed as per majority.

جناب خورشید اعظم خان، سر! دوبارہ ذرا ان سے پوچھ لیں جی۔

جناب سپیکر، نہیں جی، بس یہ طریقہ غلط ہے۔ اب کسی سے بھی دوبارہ نہیں پوچھوں گا۔ آپ لوگ یہاں بالکل سکول کے طالب علموں کی طرح گپ لگاتے ہیں، 'No' بھی کہتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے نہیں کہا ہے، 'What is this? خدا کے لئے /

Honourable Humayun Saifullah Khan, MPA, to please move his

Resolution No. 141. Honourable Humayun Saifullah Khan, MPA!

MPA!

جناب ہمایون سیف اللہ خان، "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ واپڈا کا جنریشن اور ڈسٹری بیوشن کا شعبہ ون یونٹ سے پہلے کی طرح دوبارہ صوبوں کے حوالے کر دیا جائے۔"

(رتائیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Resolution No. 141

ناب علی افضل خان جدون (وزیر قانون)، جناب سپیکر! میں تھوڑی سی گزارش کروں آئرہیل ممبر صاحب کی خدمت میں کہ ون یونٹ سے پہلے کا جو سٹم تھا، ان کو اپنی قرارداد میں شاید تھوڑی سی Amendment لانی پڑے گی کیونکہ ون یونٹ سے لے واپڈا نہیں تھا، واپڈا ون یونٹ کے بعد کی Creation ہے۔ پھر جناب، اس میں ی دوسری یہ گزارش ہوگی کہ اسی نوعیت کی قرارداد غالباً قرارداد نمبر 132، 1 اکتوبر 19 میں جناب ارباب سیف الرحمان صاحب کے ایما پر یہاں سے منظور ہو چکی ہے تو Within six months والی تھوڑی سی آپ کی Difficulty آئے گی کہ The

same can not be repeated.

جناب سپیکر، ہمایون خان! دا دوئی چہ کومہ خبرہ اوکرہ نو زما خیال دے دا  
خو تقریباً تقریباً Identical دے۔ زہ خو وایم The best course is چہ  
Withdraw نے کرئی جی۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، سر! یہ پچھلی قرارداد کی طرح نہیں ہے۔ میں نے جو  
قرارداد پیش کی ہے تو میں جناب 'Pre WAPDA سے پہلے 1960 میں جب اس  
صوبے کے پاس اختیار تھا اپنی جنریشن اور ڈسٹری بیوشن کا' اس وقت کے ویسٹ  
پاکستان کی بات کر رہا ہوں۔ جناب 'اس وقت جو صوبوں کا حال تھا' فرنٹیئر میں اس  
وقت پانچ سو نو گاؤں میں بجلی تھی 'پنجاب میں صرف سو گاؤں میں تھی۔ یہ واپڈا سے  
پہلے کی بات ہے جناب 'اور پورے سندھ کے ایک گاؤں میں بھی بجلی نہیں تھی اور  
بلوچستان کے ایک گاؤں میں بھی بجلی نہیں تھی۔ یہ واپڈا سے پہلے کی بات ہے جی۔ میں  
نے یہ صرف اسلئے کہا کہ واپڈا سے پہلے ہماری حالت بہت اچھی تھی کیونکہ جنریشن  
ہمارے پاس تھی اور ڈسٹری بیوشن بھی ہمارے پاس تھی اور ہمارا صوبہ پاکستان میں  
سب سے آگے تھا۔ اگر آج وہی حالت ہوتی تو ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہوتے۔ میری  
یہ Request ہے کہ اس میں اگر کوئی چھوٹی موٹی چیز آگے پیچھے کرنی ہے تو وہ کر  
لیں جی۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! جیسے میں نے گزارش کی ہے، ہمیں اس سے اختلاف نہیں،

صرف میں نے۔ یہ عرض کی ہے۔ Because we have also to look-after the

rules and regulations. کہ اگر یہ آئی ہے تو اس پر بات ہو چکی ہے، مجھے اس پر

کوئی اعتراض نہیں، صرف گزارش یہ ہے کہ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے جناب۔۔۔۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، ٹھیک ہے جی، جس طرح یہ فرماتے ہیں۔

وزیر قانون، کہ یہ جو ہے، اس پر ہماری مخالفت نہیں۔ 'Not repetition' آپ تھوڑا سا اس کو Follow کریں، خان صاحب یہ بات نہیں ہے۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ اس کے Repercussions پر ذرا غور کر لیں، 'It's not simply to be laid here and adopted. اس میں یہ دیکھیں کہ واپڈا کے نظام ترسیل میں، ڈسٹری بیوشن میں FATA is also included in our province، فانا کے ساتھ۔ ہماری۔ بڑی Liabilities ہیں۔ پھر واپڈا کے ساتھ ہماری ایک اور Liability یہ بھی ہے کہ WAPDA owes lot of money to this Province۔ کے۔ حساب۔ سے۔ اس نے ہمیں پیسہ دینا ہے۔ تو اس کے بعد ہماری کیا پوزیشن۔ ہوگی۔ اور پھر اس جنریشن سسٹم کو۔ How long and how far we can continue?۔ تو۔ یہ۔ تھوڑا سا Technical experts کا مسئلہ ہے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ اس کو Appropriate Committee کے حوالے کریں یا آپ ایک سپیشل کمیٹی Constitute کریں اور اس کے حوالے کریں تاکہ اس کے Pros and cons کو، Expert opinion کو، Engineering opinion کو، Financial implications, Commercial implications کو اور دیگر جو اس کے ساتھ لوازمات ہیں، ان کو تفصیل سے دیکھیں اور ان پر غور کیا جائے اور اس کے بعد اس پر یہ فیصلہ کیا جائے کیونکہ اگر ابھی ہم یہاں کریں گے تو یہ ایک Haphazard۔۔۔۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جناب، اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! پہلے تو رولز کی بات کریں گے کہ ارباب صاحب کی جس قرارداد کا حوالہ دیا جا رہا ہے، وہ اس سے مختلف ہے۔ اس کا مضمون بھی اس سے مختلف ہے۔ اس کا مدعا کسی حد تک اس سے ملتا جلتا ہے لیکن اور منوں میں مختلف ہے۔ ایک

تو یہ بات ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اب تو چیف منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں، ہم نے ان کے بیانات پڑھے ہیں کہ ڈسٹری بیوشن صوبے کو دے دینی چاہئے اور ہم صوبے کی ڈسٹری بیوشن کیلئے تیار ہیں۔ ہم نے مخالفت کی تھی کہ ڈسٹری بیوشن آپ Without generation نہ لیں۔ اس قرارداد میں تو آئربیل ممبر نے یہ لکھا ہے کہ آپ جنریشن بھی دیں اور پھر اپنے صوبے کو ڈسٹری بیوشن بھی دیں یعنی واپڈا کا جنریشن شعبہ اور ڈسٹری بیوشن کا شعبہ دونوں۔ آپ کی حکومت تو یہ کہہ رہی ہے کہ ہم واپڈا کو پرائیویٹائز کر رہے ہیں اور کل اس پر آفتاب خان شیرپاؤ نے بات بھی کی ہے۔ ایک طرف آپ واپڈا کو پرائیویٹائز کر رہے ہیں کسی تحفظات کے بغیر کہ ہمارے صوبے کے بتایا جات کا کیا بنے گا، ہمارے صوبے کے Assets کا کیا بنے گا؟ دوسرا ہم یہ کہتے ہیں کہ ون یونٹ سے پہلے کی جو پوزیشن تھی، واپڈا کے پاس اب جتنی بھی جنریشن ہے اور صوبے کے اندر جتنی ڈسٹری بیوشن ہے، اس میں فانا کا ذکر نہیں ہے۔ فانا کی ڈسٹری بیوشن وہ جس سے خریدنا چاہیں گے، اس سے وہ بات کر لیں گے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ رولز میں ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے کہ یہ قرارداد پیش نہ ہو، آپ بے شک مخالفت کریں۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، سپیکر صاحب! The Law Minister is not!

opposing that, this is precisely, what he wants اور — Mover — بھی — کہہ

رہے ہیں کہ اگر کمیٹی میں جائے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر قانون، Let it go to the Committee. اس کو یہ Decide کریں۔ سر! ہمارا

مقصد صرف -----

Mr. Speaker: Committee on Powers?

وزیر قانون، جناب والا! صرف یہ ہے کہ اس کے Pros and cons کو اچھی طرح

سنڈی کیا جائے۔ یہ Simple سی بات کی ہے جناب۔

جناب سپیکر، بس - تھیک - ده - جی - Is it the desire of the House that Resolution No. 141, moved by Honourable Humayun Saifulla Khan, MPA, may be referred to the Standing Committee on Powers?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Resolution is referred to the Standing Committee on Power accordingly.

جناب ہمایون سیف اللہ خان، شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر، دا جی تاسو بار بار پاخیدیٰ پہ ھاؤس کنیے انٹارمیشن، نو دا د آفس د طرف نہ Reply ده۔ زما خیال دے / آفس د طرف نہ دے؟ بنہ The draft report on information has been sent to the Hon'able

Members of the Committee for their signatures/ approval, which is

till awaited. نو دستخطونہ اوکری جی، ممبرانی اوکری

نو بیا اوچتیرئی۔ تاسو خبرہ هغه پورا کوئی نہ او بیا هغه واپس۔۔۔۔

میال افتخار حسین، سپیکر صاحب! مونر تہ ملاؤ شوے نہ دے او کہ داسے وی نورا د کری چہ دستخط ورتہ اوکرو یا د اووائی چہ راشی فلائکی خانے تہ نو چا راورے دے کوم خانے کنیے نئے دستخط کرو؟

وزیر اطلاعات، جناب سپیکر صاحب! ماتہ خپله کاپی ملاؤ ده جی۔

میال افتخار حسین، منسٹر صاحب تہ ملاؤ ده، ممبرانو تہ نہ ده ملاؤ۔

جناب سپیکر، تاسو تہ هم درغله ده نو بیا تاسو تپوس دفتر کنی اوکری چہ

درغله ده نو بیا ولے تاسو تہ نہ ده ملاؤ شوے؟

میاں افتخار حسین، د کمیٹی چیئرمین ته جی نه ده ملاف شوے؟

جناب سپیکر، چیئرمین نے غوک دے؟

ایک آواز، باز محمد خان۔

جناب سپیکر، باز محمد خان! تاسو ته نه ده ملاف شوے؟

جناب باز محمد خان: دلته له نه ده راغله جی۔

جناب سپیکر، ولے دا خو چه چا ته ملاف شی، هغه به دستخط کوئی تاسو

نو تاسو د خان نه بیا وایی چه Awaited - پکار ده چه تاسو داسے شے با

مه ورکوئی، چا ته هم مه ورکوئی۔ تاسو ته ما دا Instructions درکړل

شه پیپر هم ورکوئی، شه انفارمیشن هم Convey کوئی، مهربانی کوئی

هغه دستخط اخلی۔ تاسو په ټیلیفون باندے د خلقو چهتیانے ما

رامخکنیے کوئی۔ In future - زه به بالکل په دے باندے ډیر Stern action اخ

هغوک اورپی، داسے به نه کوئی، باقاعده د هغه نه به دستخط اخلی۔ هغه واز

ما ته ملاف شوے دے، چیئرمین صاحب وانی ما ته را نه غے this is very

----- sad.

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! زه دغه خبره کوم چه غو پورے

چیئرمین Sign کرے نه ده جی بیا منسٹر صاحب ته مخنگه اورسیده جی؟

جناب سپیکر، نه جی، دا خو د دوی د طرف نه پیپر تاسو ته د دے د پاره

درغله دے چه - Signature پرے اوکړی، Approval نے اوکړی، نو هغه

کاغذ تاسو ته دوی واتی چه داسے هغه چه ممبر دے، د انفارمیشن منسٹر هم

ستاسو Ex-Officio ممبر دے، هغه ته هغه کاغذ رسیده دے خو تاسو ته لا نه

دے رسیدلے، Which is very bad. کہ تاسو ته رسیدلے وو، خو پکار وو  
 چه تاسو نه نه يو دستخط اخستے وے چه مونږ ته Receive شو۔ نو بيا ما ته  
 داسے جواب ۽ مه ۽ راکوئي - Honourable Aurang Zeb Khan, MPA, to  
 please move his Resolution No. 142.

جناب محمد اورنگزيب خان، شكريه، جناب سپيڪر صاحب۔ "يه اسمبلي صوبائي حڪومت سے  
 سفارش ڪرتي هے ڪه وه وفاقي حڪومت سے اس امر ڪي سفارش ڪرے ڪه افغانستان سے  
 عمارتي لکڙي پاڪستان در آمد ڪرڻے ڪي اجازت براسه ٿل، ضلع هنگو دي جائے۔"  
 جناب محمد ہاشم خان، پوائنٽ آف آرڊر، سر۔

جناب سپيڪر، اوس به په Routine ڪنہے خو۔ آئريبل منسٽر، پليز۔  
 جناب محمد ہاشم خان، پوائنٽ آف آرڊر، سر۔ دا جي ڄڻڪه چه دويي دا تجويز  
 ڪرے دے ٻيل هنگو باندے د افغان ٽمبر د راتلو جي، نو داسے يو Suggestion  
 زمونڙه هم دے، په چترال او په دير باندے هم اجازت د ورڪرے شي جي۔  
 يوازے د ٻيل او د هنگو مسئلہ پڪنہے نه ده جي۔۔۔۔

جناب سپيڪر، يره جي، تاسو ورله يو بيل Move ڪرڻي ڪنہ۔ اوس دے ڪنہے  
 به Amendments ڄڻه ڪوئي بل قرارداد بيا راورڻي ڪنہ۔

جناب ہاشم خان، هاں جي، په دے ڪنہ د ترميم اوڪرے شي او دا هم پڪنہ ور  
 و اچولے شي جي۔

جناب سپيڪر، بس ٿهڪ ده جي، زه نه تاسو ته Put ڪومه جي بس بيا ڪه  
 تاسو۔۔۔۔

وزير جنگلات، ما ته خو اجازت نه دے راکرے جي خو دومره ده چه دومره  
 دغه ترے نه ڪيري، عام يو لار داسے د غلا نه ڪهلاويري ڪنہ۔ زما په خيال

Already Governor آجہ اجازت ورکړے هم دے ترانیبل ایریا ته -----

جناب سپیکر، بس جی خیر دے، مونہ به پیش کرو بس تاسو بیا خپل دغه

کوئی۔ Is it the desire of the House that Resolution No. 142, moved

by Hon'able Aurang Zeb Khan, MPA, may be passed? Those

who are in favour of it, may say 'Yes' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed as per

majority. Hon'able Muhammad Zahir Shah Khan to please move

his Resolution No. 145.

جناب محمد ظاہر شاہ خان، شکر یہ، جناب سپیکر۔ "یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سابقہ حکومت نے تیس مارچ 1995 کے ضمنی ایکشن میں حکومت کی ہدایت پر جو ٹیلیفون ایجنج - کوزہ کاتڑا، داموڑی، بکارتی، اولندھر، اجمیر، کوزباٹ کوٹ، ڈھیرئی، لوٹڑے کیلئے منظور کئے تھے، ان کو قوری طور پر چالو کریں کیونکہ مشینری خراب ہو رہی ہے اور عوام بھی اس سہولت سے محروم ہیں۔"

جناب سپیکر! زہ یوہ خبرہ پکنے کوم جی، پہ دے ضمنی الیکشن کنے مخکنے زما، د بابک صاحب خلاف حکومت بے انتہا مشینری استعمال کرے وہ۔ پہ دے کنے ورسره ورسره ٹیلیفون ایکسچینجونه جو رکړل نو بے کار پراته دی جی او نه چلیپی او خلق مونہ ته مطالبه کوی چه دا زر زر چالو کرئی، نو زما دا یو معصوم قرارداد دے، زہ دے هاوس ته او

خصوصاً طارق سواتی تہ جی او تولو تہ دا درخواست کوم چہ زما دا دغہ دکھ منظور کری جی دیرہ مہربانی۔ (قہقہے)

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! ہائی لیکشن میں اتنی زیادہ گیس ماری گئی ہیں کہ مجھے تو یہ ناممکن لگتا ہے لیکن پھر بھی ہم ظاہر شاہ خان کو سپورٹ کرتے ہیں جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Resolution No. 145, moved by Honourable MPA, Muhammad Zahir Shah Khan, may be passed? Those who are in favour of it, may say 'Aye' and those against it, may say 'No'.

⤵ (The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Resolution is passed as per majority.

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! دیر معزز ایوان دے جی او دوی د خنی قراردادونہ نہ گپ جور کرے دے او ہلتہ نہ یو علاقے ترقی د پارہ خبرے! نوزہ Refuse کومہ ----

Mr. Speaker: Please take your seat, Akram Khan. Hon'able Salim

Khan, MPA, to please move his Resolution No. 146. Honourable

Salim Khan!

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، مہربانی۔ محترم سپیکر صاحب! "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبائی ایک گنجان آباد ضلع ہے مگر وہاں پر کوئی بھی پوسٹ گریجویٹ کالج موجود نہیں ہے، لہذا گورنمنٹ ڈگری کالج صوبائی میں جلد از جلد پوسٹ گریجویٹ کلاسز شروع کی جائیں۔"

سر! زہ لڑہ خبرہ پہ دے باندے بہ کول غواہم جی۔ زمونڑہ صوابی کالج پہ 1961 کنیے جور شوے دے جی او پہ 1970 کنیے بیا ہغہ دگری شوے وو۔ پہ نوبنار، چارسدہ، مردان، ہر چرتہ پوستا گریجویٹ کلاسز شتہ خو صرف پہ صوابی کنیے نشتہ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات، Correction جی، 1967-68 کنیے دگری شوے وو جی۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، تھینک یو جی۔ دے ستوڈنٹ لیڈر وو زمونڑہ جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Resolution No. 146, moved by Hon'able Salim Khan, may be passed? Those who are in favour of it, may say 'Yes' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Resolution is passed as per

majority. دا ڍیر بنہ او شو چہ تاسو گپ جور کرے وی، اوس د گپ

نتیجے واورنی۔ داسے یو بل تہ بیا Apply کیری۔

وزیر اطلاعات، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

میال گل اسفندیار امیرزیب (وزیر تعلیم)، ما خو اپوزیشن پہ گپ کنیے نہ دے

کرے، ہغہ زہ پوہہ شوم۔

جناب سپیکر، ما تاسو تہ نہ دی ونیلے جی - I have not seen any body,

have heard just 'No'. I have heard just 'No'.

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پہ ہوں۔ ریزولوشن مومرز نے

پیش کی ہیں تو حکومت کی جانب سے چائے تھا کہ کوئی Statement آتا کہ ہم

Oppose کرتے ہیں ان Reasons پر۔ انہوں نے تو Oppose نہیں کیا تھا۔

Mr. Speaker: There is no need of it.

Minister for Local Govt.: Speaker Sahib! you put it to vote

immediately, we can not get a chance.

جناب سپیکر، میں نے تو کہا کہ۔ There was no need۔ کیونکہ انہوں نے کہا کہ میں

سپورٹ کرتا ہوں، حکومت کی جانب سے، '----- Then I have to put it.

حاجی محمد عدیل، تو پھر حکومت کی طرف سے ایک آئریبل وزیر اٹھ کر کہتا ہے کہ میں

Oppose کرتا ہوں تو یہ تو Contradiction ہے جی۔

وزیر تعلیم، نہیں۔

وزیر بلدیات، نہیں، 'Contradiction' نہیں ہے۔

جناب سپیکر، یہ Contradiction ہے تو پھر I have to put it to votes۔ ووٹ

کیئے میں نے Put کر دیا اور آواز آئی 'Yes' اور 'No' کی -----

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! اصل یہ نہیں ہے۔ میں ایک عرض کرتا ہوں، جناب

سپیکر، -----

Mr. Speaker: Do you want division on that?

Haji Muhammad Adeel: Of course, jee.

جناب سپیکر، اچھا۔

حاجی محمد عدیل، اب ایک وزیر کہتا ہے کہ میں اس کی حمایت کرتا ہوں اور دوسرا وزیر

کہتا ہے کہ نہیں، تو لوگوں کو تو پتہ چلنا چاہئے کہ -----

وزیر بلدیات، جناب سپیکر! کسی نے حمایت کا نہیں کہا ہے۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! There is no bar کہ ایک یہ کہتا ہے اور دوسرا وہ کہتا ہے۔

جناب سپیکر! اس بات کی ذرا وضاحت کر لیتے ہیں کہ There is no bar on the

----- Minister to say 'No'.

جناب سپیکر، بس جی، تاسو تشریف کیر دتی۔ مخکنیے خو -----

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، نہ جی، زہ پہ دے ووٹ کومہ جی، زہ پہ ووٹ

کومہ چہ پہ دے باندے دے ووٹ اوشی۔

Minister for Local Govt: Janab! it has been put to vote and it is

over now.

وزیر تعلیم، جناب سپیکر صاحب! لہ وضاحت زہ ہم کومہ۔ ما سرہ باقاعدہ

Explanation وو د دے، خو تاسو چونکہ ہغہ مخنکہ خبرہ اوکرہ، تاسو

بالکل ہاوس تہ Put کرو نو ما ستاسو ہغہ خبرہ کنس رکاوٹ نہ پیدا کولو او

بیا -----

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، دوتی مخالفت کوی، مونہ پرے جی ووٹ کوؤ۔

بنے دلو، خیر دے خو مونہ پرے ووٹ کوؤ۔

وزیر تعلیم، زہ پہ شخہ وجہ۔ باندے There are solid reasons and had there

been some amendments, we would even support it.

جناب سپیکر، تاسو زما خبرہ واورتی جی، Pass by majority شو، بس دے

کنیے شخہ بلہ خبرہ خوشتہ نہ کنہ۔ عجیبہ خبرہ کوئی تاسو -----

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، پہ میجارتی باندے پاس شو خو وزیر تعلیم نے

مخالفت اوکرہ۔

جناب سپیکر، ما پاس کرو By majority ، اوس 'No' کہ پکین یو ہم راشی  
 That is by majority. یو خود وہ ونیل چہ پہ ہفہ کین شہ Difference راشی  
 نو بیا بہ زہ۔ Proceed۔ کومہ چہ تاسو کنبے۔ Division اوکرم۔ خو۔ چہ Clear  
 cut پتہ لپی چہ دا میجارتی دہ او کہ مینارتی دہ۔ وقتاً فوقتاً خبرے مینخ  
 کین راخی۔ بعضے وخت زمونر د سیکرٹریٹ نہ داسے اوشی چہ دوی تہ  
 کلہ کلہ مادو شوی وی، دا د باز محمد خان دستخط دے، دا د حاجی عمر  
 خان دستخط دے، دا بل غوک دے؟ د سخی محمد تنولی، بل دے جاوید اکبر  
 خان، د ہفہ دستخط دے جی، بل دے عبدالحلیم خان قصوریہ، د ہفہ  
 دستخط دے، بل دے دا ارباب محمد ظاہر خان صاحب، د ہفہ دستخط نشہ،  
 دے خانے کین د ہفہ کالم خالی دے۔ میان افتخار حسین دے، د ہفہ دستخط  
 دے۔ غت غت افتخار حسین نے پہ تور قلم لیکلی دی۔ مسٹر افتخار خان  
 مہمند، د دہ دستخط جوڑے نشہ۔ د فرید خان طوفان دستخط دے او دا Last  
 غوک دے جی؟ بس یو بل ہم شہ، دستخط نے شہ چہ ہر غوک دے۔ نو دا  
 دستخطونہ ستاسو شہ دے جی، Report is awaited. -----

جناب باز محمد خان، جناب سپیکر صاحب! تھیک دہ جی، دستخط بہ شوے  
 وی، راورلے بہ نے وی خو پکار وہ چہ دے ہاؤس تہ نے بیا Put up کرے  
 وے۔ چہ کہ مونر دستخطونہ کری دی نو پکار وو چہ جی۔ -----

جناب سپیکر، دا دستخطونہ نے درنہ د دے اخستی دی چہ تاسو تہ ہفہ  
 Minutes بتول پہ حوالہ شو۔ تاسو مہربانی اوکری اوس خیل رپورٹ  
 Study کری او پہ ہفے Signatures اوکری۔ نو تاسو چہ ہفہ Signatures  
 اوکری نو بیا بہ نے ہلتہ لیری۔ بیا دوی وانی چہ دا ورتہ مونر پہ حوالہ

کری دی۔ داسے دہ کہ ٹخنہ دہ؟

جناب باز محمد خان، Signature، به جی مونر کوف کہ دوی به رانه اخلی؟

میال افتخار حسین، سپیکر صاحب! زہ بخبنہ غوارمہ، دومرہ غمہ خبرہ چہ د  
تولو ممبرانو پہ علم کنن نشته نو مونر خو نہ پوهیرو، دا دستخط ٹخنہ  
دستخط دے جی؟ مونر تہ دا خبرہ جی بالکل -----

وزیر بلدیات، کنے کا مطلب میرے خیال میں یہ ہے کہ یہ سارے دستخط لیبارٹری ٹیسٹ  
کیئے ہیں کہ ایم پی اے دستخط کرتا ہے -----

میال افتخار حسین، نہیں نہیں، لیبارٹری ٹیسٹ کیئے نہیں، ایک 'Minutes' کی بات ہے  
اور ایک رپورٹ کی بات ہے، اس میں -----

جناب سپیکر، داسے کار اوکرتی، پریندنی چہ دا ختم کرو، تاسو بیا دا  
اوگوری او سپیکر تریانو سرہ وروستو ملاؤ شی چہ غمہ پوزیشن دے؟

وزیر اطلاعات، جناب سپیکر صاحب! آفس والا د، جناب سپیکر صاحب، چہ  
کوم دا ستاسو Subordinate دی یا سپیکر تریان دی، دوی د جی یو پاؤ پاؤ  
بادام ورسرہ لیبری چہ زمونرہ دا یاداشت لرنہ وی۔

Mr. Speaker: Honourable Muhammad Zahir Shah Khan, MPA, to  
please move his Resolution No. 149.

جناب محمد ظاہر شاہ خان، شکر یہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش  
کرتی ہے کہ کوڑ منگ روڈ جو کہ تباہ و برباد ہو چکا ہے، کی مرمت، توسیع اور درنگی اور  
اس سڑک پر صاصوبے پل جو کہ شکستہ حال ہے، کی تعمیر کی جائے تاکہ عوام کی  
مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔"

جناب سپیکر، جی، ' Is it the desire of the House that resolution No. 9.

غوک خبرہ کوئی پرے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، جناب سپیکر! ایک دو چیزیں عرض کرنا چاہوں گا جی۔ In principle, it is reflected in the ADP 1998-99 اور پی اینڈ ڈی نے اس کے سروے اور ڈیزائن کی Approval دیدی ہے۔ سروے اور ڈیزائن جب Complete ہو جائے تو پھر یہ Competent Authority کے پاس جائے گا اور انشاء اللہ اس کو ہم بنانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن - Resolutions are binding, there is work going on for this project anyway, hopefully approve

بھی ہو جائے گا لیکن ریزولوشن کی شکل میں I would like to oppose it.

Mr. Speaker: In the shape of resolution you are going to oppose it.

اوس شخہ وایں جی، Withdraw کوئی کہ اپوزیشن نے کوئی؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان، نہ جی، زہ نے نہ Withdraw کومہ۔ کہ یوسف ایوب صاحب نے مخالفت کوئی نو کوئی دے، دا خو زما د علاقے مسئلہ دہ او دیرہ اہم دہ۔۔۔۔

آوازیں، دا Withdraw کرہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان، زہ نے Withdraw کومہ جی۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! روز کے مطابق Withdraw نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر، لیکن With the permission of the Assembly ہو سکتا ہے۔ وہ سب کہتے ہیں کہ Withdraw کر لیں۔

حاجی محمد عدیل، اسمبلی سے اگر پوچھ لیا جائے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر، تھیک دہ جی۔ Permission ور کوئی Withdrawal د پارہ؟

وزیر اطلاعات، ورکوف جی۔ مدعی سست او گواہ چست والا معاملہ دہ۔

جناب سپیکر، یو کس 'No' کوی۔ او۔ بتول۔ وائی 'Yes'۔ Hon'able Iftikhar

Ahmad Matta, to please move his Resolution No. 152.

جناب افتخار احمد خان، شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ قرارداد نمبر 152۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ دوآبہ میں فرنٹیئر کانسٹیبلری ٹریننگ سنٹر ہونے کے باوجود دوآبہ قومیت کے نام سے کوئی پلاٹون نہیں ہے، لہذا فرنٹیئر کانسٹیبلری میں دوآبہ قومیت کی علیحدہ پلاٹون قائم کی جائے۔"

سر! پہ دے کتب یو معمولی غوندے غلطی شوے دہ۔ دا دوآبہ قوم نہ دے، دا علاقہ دہ۔ "گگیانی" ہلتہ قوم دے لکہ شنگہ چہ محمدزئی دی یا یوسفزئی دی، نو دالہ۔۔۔۔۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، سپیکر صاحب! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں اس چیز پر۔ آپ سے تھوڑا سا۔ I would like to be educated on this، یہ ایف سی میں جی قومیں رکھتے ہیں، علاقائی Base پر تو میں نے کبھی سنا نہیں ہے اور یہ Tribe کا نام نہیں ہے۔

جناب افتخار احمد خان، نہ جی، چارسدہ کنے د محمدزو پہ نوم باندے جی پلاٹون۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات، ہاں جی، محمدزئی ایک Tribe ہے، یوسفزئی Tribe ہے، شک ہے، دوسرے ہیں۔

جناب سپیکر، افتخار خان! یو خبرہ درتہ اوکرم۔ زما خو دا خیال دے چہ ہاؤس نہ بہ اجازت درلہ واخلو، Withdraw نے کرہ او بیا پہ بل وخت

کنہے نے ورکرہ کہ مخہ مقصد ترے اوباسے۔ پوہہ شوے کنہ۔

حاجی محمد عدیل، سپیکر صاحب! ہاؤس سے Amendment کی اجازت لے لیں کہ وہ "دوآبہ" کی بجائے "گگیانی" لکھ دے۔

جناب سپیکر، پھر بھی نہیں ہونا ہے۔

حاجی محمد عدیل، نہ ہو تو کوئی بات نہیں لیکن وہ Amendment کیلئے اجازت لے لیں۔

وزیر بلدیات، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے افتخار خان، لیکن سپیکر صاحب، آپ کی وساطت

سے کہ علاقائی Base پر پلاٹوں ایف سی میں کبھی نہیں ہونی۔ It has to be a tribe. اس قسم کی ریزولوشنز جو جائیں گی تو -----

جناب سپیکر، نو Tribe چرتہ دے پکنہے؟

جناب افتخار احمد خان، دے کنہں خو جی نشتہ دے کنہ۔ پہ دے کنہے د خانے غلطی شوے دہ۔

جناب سپیکر، تاسو نہ دے لیکلے، ریزولوشن خو ستاسو دے کنہ۔

جناب افتخار احمد خان، دا اوس پتہ نہ لگی لکہ دیر وخت اوشو -----

جناب باز محمد خان، جناب سپیکر! دوی وانی چہ ما نہ غلطی شوے دہ، دا "

گگیانی" لیکلی شوی نہ دی نو ہغہ د "گگیانی" د پارہ Amendment کول

غواری جی۔ دا گگیانی قوم دے، علاقہ خو دوآبہ شبقدر دہ جی او گگیانی

قوم د پارہ دے غواری جی۔

جناب افتخار احمد خان، پہ چارسدہ کنہے تقریباً د ہغوی د پارہ اووہ دی کہ

خومرہ پلاہتون منظور دی۔

وزیر اطلاعات، محمدزنی د گگیانی شاخ دے کہ دہ خشی؟ ما تہ نے کہ تاسو یا

دپتی سپیکر صاحب Explain کری چہ محمدزئی Tribe د کوم، د گگیانی دے کہ دخشی دے؟

وزیرِ بلدیات، جہاں کی بھی ہے جی The mistake should be rectified because اس قسم کی ریزولوشن بھیجیں گے تو وہ کہیں گے کہ یہ ممبرز تو بالکل ہی Unaware ہیں۔ میرا خیال ہے کہ -----

وزیرِ تعلیم، دا جی، زما پہ خیال کنیے چہ Withdraw شی او بیا پہ صحیح طریقے باندے Resolution present کری نو بنہ بہ وی۔

Mr. Speaker: "It shall be clearly and precisely expressed and shall raise substantially one main definite issue"

نو ہفہ کوم Definite issue چہ دہ، ہفہ خو تا د سرہ پرینبودلے دہ پکنیں، نوزہ خوبہ دا او وایمہ چہ ستا خوبہ دہ -----  
 حاجی محمد عدیل، جناب! یہ رول 129 دیکھیں -----  
 جناب سپیکر، نہ، Amendment خوشہ کنہ۔

Haji Muhammad Adeel: He demands an amendment:

ایک آواز، کل لے آئیں۔

حاجی محمد عدیل، کل تو پھر ریزولوشن آئیں سکتی۔

جناب سپیکر، Amendment چہ کوم دے نو ہفہ خو پخپلہ نشی شامل کولے

پکنیں۔ "After a resolution has been moved" — نو، "Any member may,

subject to these rules, move an amendment to the resolution".

"Notice of amendment. If notice of an amendment has not been given two clear days before the day on which it is moved,

any Member may object to the moving of the amendment".

کوئی تاسو خامخا ----

ایک آواز، یہ تو آپ کی Discretion ہے۔

Mr. Speaker: Why should the Speaker exercise the discretionary powers? Ask for the suspension of the rules.

بیا بہ ہاؤس تہ Put کیری - بس Withdraw نے کرہ - زما

Discretionary power دے خو ہاؤس نہ بہ پرے زہ تپوس کوم۔

حاجی محمد عدیل، نہ جی، 'With the approval of' دغہ نہ دے جی ----

جناب سپیکر، نہ جی، 'I am not going to exercise' ----

Haji Muhammad Adeel: This is your good will.

جناب سپیکر، افتخار خان! خننگہ خیال دے دے؟

جناب افتخار احمد خان، بس تھیک شوہ جی، 'Withdraw' بہ نے کرو۔

جناب سپیکر، پہ Proper طریقہ باندے ہغہ بہ بیا بنہ وی۔

جناب افتخار احمد خان، جی، تھیک شوہ۔

جناب سپیکر، Allow کرو ورتہ Withdrawal؟

(تحریر منظور کی گئی۔)

Mr. Speaker: Withdrawn. Hon'able Haji Bahadar Khan, MPA, to please move his Resolution No. 158. Honourable Bahadar Khan!

حاجی بہادر خان، شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مردان گروڈ سٹیشن سے پکدرہ اور

تیرگرہ تک 132 K.V. لائن کو ڈبل سرکٹ لائن یعنی 220 K.V. میں تبدیل کیا جائے۔"

سپیکر صاحب! دا د 1952 لائن دے چہ زمونہ مالاکندہ ڈویژن تہ پکنہ بجلی راخی او خدانے شتہ دے چہ ہر وختے لوڈ شیدنگ وی۔ چہ مونہ تپوس اوکرو نو واتی چہ دا لائن چہ دے، دا کم دے او پہ دے کنہ دا لوڈ نہ برداشت کیری۔ خدانے شتہ دے چہ پہ چوبیس گھنٹو کنہ اتہ گھنٹے بجلی نہ وی۔ نو دے تولو تہ خواست کوف چہ فوری طور پہ دے باندے غور اوشی او پاس نے کری۔

Mr. Yousaf Ayub Khan (Minister for Local Government): We support it.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Resolution No. 158, moved by Haji Bahadar Khan, MPA, may be passed? Those who are in favour of it, may say 'Yes' and those against it, may say 'No'.

← (The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

حاجی بہادر خان، دیر مشکوریمہ سر، ستاسو او ددے تبول ہاؤس۔

Mr. Speaker: Honourable Akram Khan Durrani, MPA, to please move his Resolution No. 159. Honourable Akram Khan Durrani!

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی

ہے کہ چونکہ بنوں ڈویژن میں دو ٹاؤن شپ ہیں، ایک بنوں ٹاؤن شپ اور دوسرا مکی ٹاؤن شپ، لہذا بنوں ڈویژن کیلئے 'بنوں ڈیولپمنٹ اتھارٹی' کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

جناب سپیکر صاحب! چونکہ بنوں خپل یو ڈویژن دے او پہ ہفے کنبے دوہ ہٹاؤن شپ دی او زمونہر خلقو تہ دیر پہ ہفہ کنبے تکلیف وی، چرتہ د پلاٹ تیرانسفر وی، نورہ دغسے مسئلہ وی، نو زما گزارش دے جی چہ کہ بنوں لہ خپلہ اتھارتی کریں نو زہ بہ دیر مشکوریمہ جی۔

جناب سپیکر، جی!

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، جناب سپیکر صاحب! اکرم خان صاحب نے بات کی ہے، یہ بڑا Genuine مسئلہ ہے بنوں کا لیکن چونکہ اس میں Financial implications involved ہیں So, I oppose it on this ground. ایک Detailed proposal محکمے کے ساتھ مل کر بنائیں اور اسی محکمے کے، PP&H کے جو وزیر ہیں 'Locally وہ بھی بنوں کے ہیں' They can work it out like that but 'resolution,s financial implications we don not know and there are definitely financial implications. So, on that ground I oppose this.

جناب اکرم خان درانی، جناب سپیکر صاحب! زہ یوسف ایوب خان پہ مخکنے دا خیرہ کومہ چہ پہ دے کنبں Financial محہ Implication دے۔ دفتر جی شتہ، مونہرہ نے یو وخت ہلتہ نہ شفتہ کرے وو، دلتہ پہ بنوں کنبں وو جی۔ نہ پکنیں ددوی ہفہ فنانس Involve دے چہ پہ دے باندے محہ اخراجات راخی، دیپارٹمنٹ رپورٹ ہم راغلے دے۔ ما سرہ نقیب اللہ

صاحب سحر خبرہ کرے وہ جی، دیپارٹمنٹ Agree دے چہ مونر تہ پہ دے  
کنہ ہیخ قسم نقصان نشہ دے، نہ پکنہ ہی آتی خان تہ شتہ، نہ پکنہ دومرہ  
غہ Financial implication دے۔ نو یو خل بیا زما گزارش دے گورنمنٹ تہ  
چہ دوی د Oppose کوی نہ او یو معصوم غوندے قرارداد دے۔ د بنوں د  
خلقو ڊیر لوئے خواہش دے، هغوی به د تکلیف نہ بیج شی او پہ هغه کنہ  
جی کہ چرتہ د نقصان خبرہ وه نو مونر خپله نہ غوارو۔ هلته خمونر دفتر  
جور دے، پہ هغه کنہ د Accommodation مسئلہ نشہ دے۔ صرف هغه  
خمونر د بنوں ڊویژن چہ محومرہ هغه فائلز دی، هغه به شفٹ شی بنوں تہ  
جی۔ نو یو خل بیا زما گزارش دے یوسف ایوب خان نہ چہ دے د Oppose  
کوی نہ او هغوی به د تکلیف نہ جی بیج شی ڊیرو دتلو نہ۔

جناب باز محمد خان، جناب سپیکر صاحب! دا اکرم خان چہ کوم قرارداد پیش  
کرے دے جی، مونر خو نہ پوهیرو چہ پہ دے کنہ به غہ Financial  
implications وی جی خو دوی تہ مونر Request کوف چہ دوی د مخالفت  
نہ کوی او هغه تہ ----

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! باز محمد خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کو بھی پتہ نہیں کہ  
Financial implications involve ہیں۔ اگر نہ ہوں تو منسٹر ان کے اپنے علاقے کا  
ہے اور ہم Departmentally اس کو کر سکتے ہیں لیکن At this moment آپ کو  
بھی نہیں پتہ اور مجھے بھی نہیں پتہ کہ کیا ہے؟ So let us once we should be  
Elaborate clear, if he wants, he can go to the Committee. میں  
کرلیں۔ اگر کوئی Finances involve نہیں ہیں 'We have no objection but I  
am 100 % sure کہ Financial involve ہیں۔ اس کو Withdraw سرکردیں اور

کمیٹی کے ذریعے آجائیں تو زیادہ بہتر رہے گا۔

جناب باز محمد خان، سپیکر صاحب! کہ داسے اوشی جی چہ دا قرارداد باندے اوس غہ عمل او نہ شی او دیفر نے کرنی او غہ وخت چہ نقیب اللہ خان راشی جی، چونکہ نقیب اللہ خان دوئی سرہ خبرہ ہم کرے دہ جی چہ پہ دے کنیں مونر تہ غہ تکلیف نشتہ غہ Financial implication نشتہ، نو ہغہ نہ بہ پینتہ اوکرو ولے چہ محکمہ د ہغوی سرہ دہ جی۔ نو نقیب اللہ خان چہ غہ وخت راشی نو ہغہ بہ تھیک وی جی۔

Mr. Speaker: Deferred at the request of the Honourable mover.

جناب اکرم خان درانی، تھیک دہ جی، مونر بہ نقیب اللہ خان سرہ خبرہ اوکرو، ہغہ جی Agree دے او ہغہ د دیپارٹمنٹ چیرمین دے۔ او کہ چرتہ ہغہ نہ وو Agree -----

Mr. Speaker: Honourable Iftikharuddin Khattak, MPA, to please

move his Resolution No. 162.

جناب افتخار الدین، جناب سپیکر صاحب! ستاسو دیر زیات مشکور یم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کوتل سرنگ ایک قومی مسئلہ ہے، لہذا اس پر جلد از جلد کام شروع کیا جائے۔"

Mr. Speaker: Honourable Aurangzeb Khan, MPA, also to please

move his Resolution, being identical.

جناب محمد اورنگزیب خان، جناب سپیکر صاحب! میں نے بھی قرارداد جمع کی تھی، آپ نے اجازت دے دی ہے، بڑی مہربانی۔ "یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ کوتل کے مقام پر جلد از جلد سرنگ کی تعمیر کا کام شروع کرے۔"

جناب سپیکر، جی جلد از جلد د شروع شی کنه، شخه دی؟ Is it the desire of the House that Resolution No. 162, moved by Hon'able Iftikhar-uddin Khattak and Aurangzeb Khan, MsPA, may be passed?

Those who are in favour of it, may say 'Yes' and those against it, may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it and the resolution is passed unanimously.

جناب محمد اورنگزیب خان، شکر یہ، جناب د بتول ہاؤس شکر یہ او ستاسو شکر یہ جی۔

جناب افتخار الدین، جناب سپیکر صاحب! اورنگزیب خان او زہ د بتول ہاؤس دیر زیات مشکوریو او ورسره ورسره خپلو خانونو خیر اوساتلو۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned and we will re-assemble tomorrow at 10.00 A.M, Insha Allah. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس جمعہ 11 دسمبر 1998 دس بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔)